e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 ▪ RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 45 Wednesday , November 11 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۴۵) لکھنؤ، بروز بدھ ۱۱-نومبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۳۰/جمادی الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

ماہِ جمادی الثانی کا چاند نظر نہیں آیا، پہلی تاریخ 12 نومبر کو

لکھنؤ۔ شیعہ چاند کمیٹی کے صدر مولانا سیف عباس نقوی، مولانا تسنیم مہدی زید پوری اور مولانا ابوالعرفان فرنگی محلی نے اعلان کیا ہے کہ آج منگل، 29 جمادی الاول کو چاند کی تصدیق نہیں ہوئی ہے، لہٰذا 12 نومبر کو ماہِ جمادی الثانی کی پہلی تاریخ ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت 14 نومبر کو منائی جائے گی، جبکہ یکم دسمبر کو حضرت فاطمہ زہراؑ کی ولادت کی خوشی منائی جائے گی۔ اسی طرح 3 دسمبر کو دسترخوانِ امام حسنؑ کا اہتمام ہوگا۔ مرکزی چاند کمیٹی فرنگی محل کے صدر مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے بھی اعلان کیا ہے کہ منگل کو ماہِ جمادی الثانی کے چاند کی تصدیق نہیں ہوئی، اس لیے ماہِ جمادی الثانی کی پہلی تاریخ 12 نومبر کو ہوگی۔

وزیر اعظم مودی نے گوردھن پوجا پر ملک کے عوام کو دی مبارک باد

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کے روز گوردھن پوجا کے موقع پر ملک کے عوام کو دلی مبارک باد پیش کی اور امید ظاہر کی کہ یہ تہوار ہر ایک کی زندگی میں نئی توانائی، جوش و خروش، خوشی اور خوشحالی لے کر آئے گا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے پیغام میں مسٹر مودی نے کہا گوردھن پوجا کے موقع پر تمام ہم وطنوں کو دلی مبارک باد۔ یہ تہوار آپ کی زندگیوں میں نئی توانائی اور جوش و خروش پیدا کرے۔ میری پراتھنا ہے کہ ہر ایک کی زندگی میں خوشی، اچھی قسمت اور خوشحالی مسلسل بڑھتی رہے۔ مبارک باد کے ساتھ وزیر اعظم نے سنسکرت کا ایک اشلوک بھی شیئر کیا، جس میں بھگوان شری کرشن کی گوردھن دھاری کی شکل کا ذکر کیا گیا ہے۔ گوردھن دھاری سے مراد بھگوان شری کرشن کی وہ شکل ہے، جس میں انہوں نے برج کے لوگوں کو موسلا دھار بارش سے بچانے کے لیے گوردھن پہاڑ کو اپنی انگلی پر اٹھا لیا تھا۔

دہلی-این سی آر میں فضائی آلودگی پر سپریم کورٹ سخت

دہلی سمیت 4 ریاستی حکومتوں سے 2 ہفتوں میں ایکشن پلان طلب



نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے دہلی-این سی آر میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی اور بالخصوص گاڑیوں سے ہونے والے اخراج پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے دہلی، ہریانہ، اتر پردیش اور راجستھان سے 2 ہفتوں کے اندر ایکشن پلان طلب کیا ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوائے مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے اس معاملے میں حکومت دہلی، میونسپل کارپوریشن دہلی (ایم سی ڈی)، دہلی پولیس محکمۂ ٹریفک کے ساتھ ساتھ ہریانہ، اتر پردیش اور راجستھان کی حکومتوں کو گاڑیوں کی آمد و رفت، اخراج کے مقررہ معیار اور آلودگی پھیلانے والی گاڑیوں پر قابو پانے کے لیے تفصیلی لائحۂ عمل پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ان سے گاڑیوں کے اخراج کے معیار اور قوانین پر عمل درآمد کے ضابطوں اور طریقۂ کار کی معلومات فراہم کرنے کو کہا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی گاڑیوں کے لیے جاری کیے جانے والے پی یو سی یعنی آلودگی کنٹرول سرٹیفکیٹ کے قواعد پر سختی سے عمل درآمد کے بارے میں بھی معلومات طلب کی گئی ہیں۔ بنچ نے پرانی اور مقررہ معیار پر پوری نہ اترنے والی گاڑیوں کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیلات بھی طلب کی ہیں۔ عدالت نے پوچھا ہے کہ اب تک کتنی گاڑیوں کی جانچ کی گئی ہے اور کتنے چالان کاٹے گئے ہیں، مکمل اعداد و شمار پیش کیے جائیں۔ ریاستوں کو اپنا جواب داخل کرنے کے لیے 2 ہفتوں کی مہلت دیتے ہوئے عدالت نے اس معاملے کی اگلی سماعت 23 نومبر کو مقرر کی ہے۔ دوسری جانب راجدھانی دہلی میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی پر سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے دہلی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ ”دہلی میں برسر اقتدار بدعنوان بی جے پی حکومت جھوٹے اعداد و شمار کی آڑ میں آلودگی کی ناقابل برداشت تکلیف کو چھپانا چاہتی ہے۔ آلودگی کی سطح کی حقیقت کیا ہے، یہ ان معصوم بچوں، بیماروں اور بزرگوں سے پوچھئے، جو ایک ایک سانس لینے کے لیے زندگی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ بی جے پی جھوٹی تھی، جھوٹی ہے اور جھوٹی ہی رہے گی۔“ قابل ذکر ہے کہ دہلی میں فضائی آلودگی اور ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) کی صورتحال سنگین بنی ہوئی ہے۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے 10 نومبر بروز منگل کی صبح 6 بجے تک کے اعداد و شمار کے مطابق راجدھانی کے کئی علاقوں میں اے کیو آئی 300 سے زیادہ درج کیا گیا ہے۔ سب سے خراب صورتحال چاندنی چوک میں رہی، جہاں اے کیو آئی 400 تک درج کیا گیا۔ وہیں پوسا میں اے کیو آئی 398 ریکارڈ کیا گیا۔

48 گھنٹے سے زیادہ عدالتی حراست میں رہنے پر سرکاری ملازم خود بخود معطل تصور کیا جائے گا: سپریم کورٹ

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے اپنے ایک فیصلہ میں کہا ہے کہ اگر کسی سرکاری ملازم کو گرفتار کیا جاتا ہے اور وہ مسلسل 48 گھنٹے سے زیادہ وقت تک عدالتی حراست میں رہتا ہے تو اسے قوانین کے مطابق معطل تصور کیا جائے گا۔ اس کے لیے محکمہ کو الگ سے معطلی کا حکم جاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے بہار کے ایک سرکاری اسپتال کے مینیجر کی ضمانت عرضی پر سماعت کرتے ہوئے یہ تبصرہ کیا۔ عدالت نے اس بات پر بھی حیرانی کا اظہار کیا کہ رشوت کے معاملے میں ملزم ہونے اور معطلی کے باوجود اس ملازم کو اسی اسپتال میں اسی عہدہ پر دوبارہ بحال کر دیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ مذکورہ معاملہ بہار کے سمستی پور واقع صدر اسپتال کے ایک مینیجر کی ضمانت عرضی سے متعلق تھا۔ مینیجر پر الزام تھا کہ اس نے ایک شکایت کنندہ کی 36421 روپے کی مزدوری کی ادائیگی منظور کرنے کے بدلے 4000 روپے کی رشوت مانگی تھی۔ مینیجر کے خلاف انسداد بدعنوانی ایکٹ کی دفعہ 7(بی) کے تحت معاملہ درج کیا گیا اور پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے بعد وہ تقریباً 15 دنوں تک عدالتی حراست میں رہا، بعد میں سیشن کورٹ نے اسے ضمانت دے دی۔ اس کے بعد شکایت کنندہ نے سیشن کورٹ کے ذریعہ دی گئی ضمانت کو پٹنہ ہائی کورٹ میں چیلنج کیا۔ پٹنہ ہائی کورٹ نے سیشن کورٹ کی ضمانت منسوخ کر دی اور ملزم کو دوبارہ جیل بھیجنے کا حکم دیا۔ اس حکم کے خلاف ملزم نے سپریم کورٹ میں اپیل کی۔ سپریم کورٹ نے پٹنہ ہائی کورٹ کے ضمانت منسوخ کرنے والے حکم کو کالعدم قرار دے دیا، جس سے ملزم کی ضمانت بحال ہو گئی۔ حالانکہ سپریم کورٹ نے کہا کہ گرفتاری کے بعد 48 گھنٹے سے زیادہ وقت تک اگر کوئی سرکاری ملازم عدالتی حراست میں رہتا ہے تو قانون کے مطابق اسے خود بخود معطل تصور کیا جائے گا۔ اس معاملے میں ملزم تقریباً 15 دنوں تک عدالتی حراست میں رہا تھا اس لیے وہ اس کے دائرے میں آتا ہے۔ بہار حکومت کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ ملزم کو پہلے معطل کیا گیا تھا، حالانکہ بعد میں اس کی معطلی منسوخ کر دی گئی۔ اس کے بعد اسے اسی صدر اسپتال میں پھر سے مینیجر کے عہدہ پر بحال کر دیا گیا۔ اس پر سپریم کورٹ نے حیرانی اور ناراضگی کا اظہار کیا۔ عدالت نے کہا کہ ریاستی حکومت کو اس معاملے کو جلد از جلد دیکھنا چاہیے اور مناسب کارروائی کرنی چاہیے۔

انتخابی ضابطۂ اخلاق میں ریٹائرڈ افسران پر بھی پابندیاں عائد

سیاسی غیر جانبداری یقینی بنانے کے لیے الیکشن کمیشن کی ہدایت



الیکشن کمیشن نے انتخاب کے دوران مثالی ضابطۂ اخلاق (ایم سی سی) کے دوران سرکاری افسران اور ملازمین کی سیاسی غیر جانبداری کو لے کر اہم ہدایات جاری کی ہیں۔ کمیشن نے واضح کیا کہ انتخابی ضابطۂ اخلاق کی مدت میں سرکاری ملازمین پر عائد پابندیاں ان سبکدوش افسران اور ملازمین پر بھی نافذ ہوں گی جو کسی نہ کسی حیثیت سے ریاستی حکومت یا مرکز کے زیر انتظام خطوں کی انتظامیہ سے وابستہ ہیں۔ ایسے افسران کو سیاسی سرگرمیوں سے دور رہنا ہوگا اور اپنے عہدے یا سرکاری اثر و رسوخ کا استعمال کسی سیاسی پارٹی یا امیدوار کے حق میں نہیں کرنا ہوگا۔ الیکشن کمیشن نے 9 نومبر 2026 کو گوا، منی پور، پنجاب، اتر پردیش اور اتراکھنڈ کے چیف سکریٹریز اور چیف الیکشن افسران کو اس سلسلے میں خط بھیجا ہے۔ خط میں کمیشن نے مثالی ضابطۂ اخلاق کے دوران سیاسی غیر جانبداری اور سرکاری افسران کے طرز عمل سے متعلق اپنی سابقہ ہدایات کو دہرایا ہے۔ کمیشن نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ انتخابی مہم یا کسی بھی سیاسی سرگرمی میں حصہ نہ لیں اور کسی سیاسی پارٹی یا امیدوار کے حق میں اپنی سرکاری حیثیت یا اختیارات کا استعمال نہ کریں۔ الیکشن کمیشن نے اپنی ہدایات میں کہا ہے کہ ریاستی حکومتوں یا مرکز کے زیر انتظام خطوں کی انتظامیہ سے مختلف حیثیتوں کے ساتھ وابستہ ریٹائرڈ سرکاری افسران اور ملازمین پر بھی انتخابی ضابطۂ اخلاق کے دوران وہی پابندیاں نافذ ہوں گی جو سرکاری ملازمین پر نافذ ہوتی ہیں۔ اس میں وہ افراد بھی شامل ہیں جنہیں حکومت نے کسی عہدے پر مقرر کیا ہے یا دوبارہ تقرری دی ہے۔ کمیشن کے مطابق ریٹائرڈ افسران کی سیاسی غیر جانبداری اور ضابطۂ اخلاق کے دوران ان کے طرز عمل کے حوالے سے الگ سے کوئی واضح ہدایات یا ضابطے موجود نہ ہونے کی وجہ سے یہ انتظام نافذ کیا گیا ہے۔ کمیشن نے واضح کیا ہے کہ ایسے افراد کو بھی سرکاری ملازمین کی طرح سیاسی سرگرمیوں سے دور رہنا ہوگا۔ الیکشن کمیشن نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ مثالی ضابطۂ اخلاق کی دفعات ان تمام تنظیموں، کمیٹیوں، کارپوریشنوں اور کمیشنوں پر نافذ ہوتی ہیں جنہیں حکومت مکمل یا جزوی طور پر مالی اعانت فراہم کرتی ہے۔ ان اداروں کے ملازمین کو بھی ضابطۂ اخلاق کے تمام اصولوں کی پابندی کرنی ہوگی۔ کمیشن نے ریاستوں کے متعلقہ طرز عمل کے قواعد کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کو سیاسی سرگرمیوں اور انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہے۔ کسی سیاسی پارٹی، فرد یا گروپ کو دوسروں کے مقابلے میں فائدہ پہنچانے کے لیے سرکاری عہدے، اختیارات یا سرکاری حیثیت کا استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ الیکشن کمیشن نے ہدایت دی ہے کہ جن انتخابی حلقوں میں انتخابات کا اعلان ہو چکا ہے، وہاں کے کسی بھی انتخابی افسر کو سرکاری افسران کسی سرکاری تبادلۂ خیال یا اجلاس کے لیے نہیں بلا سکیں گے۔

پدم شری ستار نواز پنڈت منی لال ناگ کا 88 برس کی عمر میں انتقال



ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کی دنیا نے اپنا ایک بڑا ستارہ کھو دیا ہے۔ پدم شری اعزاز یافتہ مشہور ستار نواز پنڈت منی لال ناگ کا 88 برس کی عمر میں انتقال ہو گیا ہے۔ انہوں نے پیر کی دیر رات کولکاتہ میں آخری سانس لی۔ ان کے انتقال کی اطلاع مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ سووینندو ادھیکاری نے منگل کے روز سوشل میڈیا کے ذریعے دی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ایکس پر پنڈت منی لال ناگ کی تصویر شیئر کرتے ہوئے ان کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ منی لال ناگ کا انتقال صرف موسیقی کی دنیا کا نقصان نہیں، بلکہ ایک عہد کا خاتمہ ہے۔ ان کے مطابق مغربی بنگال اور ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کی دنیا میں پیدا ہونے والے اس خلا کو پر کرنا مشکل ہوگا۔ پنڈت منی لال ناگ بنگال کے تقریباً 400 سال قدیم تاریخی وشنو پور گھرانے کے ممتاز نمائندوں میں سے ایک تھے۔

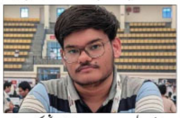
کارتک پورنیما میلے کی تیاریوں کا یوگی نے لیا جائزہ

30 لاکھ عقیدت مندوں کی آمد متوقع، 17 سے 26 نومبر تک میلہ



لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج اپنی سرکاری رہائش گاہ پر منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں کارتک پورنیما گنگا اسنان میلہ گڑھ مکتیشور اور تگری میلے کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ میٹنگ میں میرٹھ، بریلی، امروہہ، ہاپوڑ، مراد آباد سمیت مختلف ڈویژنوں اور اضلاع کے انتظامی و پولیس افسران ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے شامل ہوئے۔ وزیر اعلیٰ نے میلے کی تیاریاں مقررہ وقت میں مکمل کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ 'مغربی اتر پردیش کا منی کمبھ' کہلانے والا یہ میلہ عقیدت، نظم و ضبط اور صفائی کی علامت بنے گا۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ عقیدت مندوں کے لیے محفوظ اور آسان آمد و رفت کے ساتھ صفائی ستھرائی کے مستحکم انتظامات یقینی بنائے جائیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آئندہ 17 سے 26 نومبر تک منعقد ہونے والے اس میلے میں 25 سے 30 لاکھ عقیدت مند شرکت کریں گے۔ 24 نومبر کو کارتک پورنیما کے موقع پر اہم غسل کا تہوار ہوگا۔ یہاں عقیدت، روایت اور بہتر انتظامات کا سنگم ہوگا، اس لیے کسی بھی طرح کی لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ تمام تیاریاں مقررہ وقت میں مکمل کر لی جائیں۔ یہاں تحفظ، صفائی، پینے کے پانی سمیت تمام بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ سنگل یوز پلاسٹک کا استعمال بالکل نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ نے حکومت کے محکمۂ داخلہ، تعمیرات عامہ، ٹرانسپورٹ، آبپاشی، شہری ترقی، توانائی، پنچایتی راج، صحت سمیت متعلقہ محکموں کے افسران کو میلہ شروع ہونے سے پہلے موقع کا معائنہ کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ میلے کے کمانڈ ایریا میں شراب اور نشہ آور اشیا کی فروخت نہ ہونے دی جائے اور نہ ہی میلے کے مقامات پر عقیدت کے منافی کوئی عمل ہونے پائے۔ گھاٹوں پر غسل کے لیے مناسب سہولتیں یقینی بنائی جائیں۔ میلے کے دوران ہر گھاٹ پر پانی کی دستیابی برقرار رکھی جائے۔ صفائی کے لیے کافی تعداد میں ملازمین تعینات کیے جائیں۔ میلے کے علاقے میں کمیونٹی ہیلتھ سینٹر (سی ایچ سی) کی سطح کے عارضی اسپتال قائم کیے جائیں۔ کافی افرادی قوت، ایمبولینس سمیت تمام ضروری سہولتیں دستیاب رہیں۔

انوج شریواتری ہندوستان کے 100ویں شطرنج گرینڈ ماسٹر بنے



نئی دہلی۔ ہندوستان نے شطرنج کی دنیا میں ایک اور بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے۔ مدھیہ پردیش کے 22 سالہ انوج شریواتری ملک کے 100ویں شطرنج گرینڈ ماسٹر بن گئے ہیں۔ انوج شریواتری نے 8 نومبر کو فلپائن میں منعقدہ 7ویں آسیان پلس انڈیو بجول اوپن شطرنج چیمپئن شپ جیت کر یہ کامیابی حاصل کی۔ انوج شریواتری کی اس کامیابی پر وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی انہیں مبارکباد دی۔ وزیر اعظم مودی نے ہندوستان کے 100ویں گرینڈ ماسٹر بننے کو شطرنج کی بڑھتی ہوئی مقبولیت، کھلاڑیوں کی صلاحیت اور محنت کی ایک بڑی مثال قرار دیا۔ ساتھ ہی امید ظاہر کی کہ یہ کامیابی ملک کے نوجوانوں کو شطرنج اپنانے اور اس کھیل میں آگے بڑھنے کی ترغیب دے گی۔

کانگریس کی عالمی پہل، حیدرآباد میں 13 نومبر سے 'بھارت سمٹ'

70 ممالک کے ایک ہزار مندوبین، پالیسی ساز اور ترقی پسند رہنما ہوں گے شریک



نئی دہلی۔ گزشتہ ڈیڑھ دہائی سے ہندوستان سمیت پوری دنیا میں نفرت اور سماج کو تقسیم کرنے والی سیاست کے بڑھتے ہوئے رجحان کے خلاف کانگریس نے عالمی سطح پر ترقی پسند اور لبرل سیاسی پارٹیوں کو متحد کرنے کی پہل کی ہے۔ اسی سلسلے میں تلنگانہ کے حیدرآباد میں 13 اور 14 نومبر کو 'بھارت سمٹ' کا انعقاد کیا جا رہا ہے، جس میں تقریباً 70 ممالک کے ایک ہزار مندوبین، پالیسی سازوں اور دنیا بھر کی ترقی پسند تحریکوں کے اہم رہنما شرکت کریں گے۔ کانگریس لیڈران نے اس سلسلے میں ایک پریس کانفرنس کر اہم جانکاریاں دیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سمٹ کا مقصد نفرت اور تقسیم کی سیاست کا مقابلہ کرنے کے ساتھ ہندوستان اور دنیا کے مستقبل کے لیے ایک متبادل سیاسی ویژن پیش کرنا اور ابھرتے ہوئے نئے عالمی نظام پر سنجیدہ مکالمے کو آگے بڑھانا ہے۔ کانگریس کے شعبۂ خارجہ امور کے چیئرمین سلمان خورشید نے اس پریس کانفرنس میں بتایا کہ سمٹ کے انعقاد میں کانگریس قیادت کی حمایت اور رہنمائی حاصل رہی ہے، جس کے لیے وہ قیادت کے شکر گزار ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ سمٹ 2 اہم تاریخی مواقع کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ پہلا موقع پنڈت جواہر لعل نہرو کی 137ویں یوم پیدائش کا ہے، جن کی سوچ اور نظریات آج بھی کانگریس میں خارجہ پالیسی کی تشکیل اور اس پر غور و فکر کے لیے تحریک کا ذریعہ ہیں۔ دوسرا موقع ہندوستان کی آزادی کے 80ویں سال کا ہے۔ سلمان خورشید نے کہا کہ 'بھارت سمٹ' میں 70 ممالک سے تقریباً ایک ہزار مندوبین کی شرکت متوقع ہے۔ ان میں پالیسی سازوں کے علاوہ دنیا بھر کی ترقی پسند تحریکوں کے نمایاں رہنما بھی شامل ہوں گے۔ اس اجتماع کا بنیادی مقصد راہل گاندھی کے اس ویژن کی عکاسی کرنا ہے، جو وہ ہندوستان اور آنے والی دنیا کے لیے رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی عالمی سطح پر رونما ہونے والی تبدیلیوں اور ایک نئے عالمی نظام کے ظہور پر بھی تبادلۂ خیال کیا جائے گا۔ سمٹ میں 12 بین الاقوامی اجلاسوں کے علاوہ تلنگانہ سے متعلق آٹھ اہم اجلاس منعقد کیے جائیں گے۔ تلنگانہ کے وزیر سری دھر بابو نے اس موقع پر کہا کہ مختلف ممالک سے سینکڑوں مندوبین کی حیدرآباد میں موجودگی اور ان کے درمیان ہونے والی سنجیدہ بحث و مباحثے سے تلنگانہ کی حکمرانی کے نظام اور ریاست کے عوام کو بڑا فائدہ پہنچے گا۔ پروگرام میں 12 بین الاقوامی اجلاسوں کے ساتھ 4 الگ الگ موضوعاتی شعبوں کے تحت نو پینل مباحثے بھی شامل ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ سمٹ میں عالمی جغرافیائی و سیاسی صورت حال، نئے عالمی نظام، سماجی چیلنجز، موسمیاتی تبدیلی، ذرائع ابلاغ کے کردار، بین الاقوامی صحافت اور اطلاعات کی سچائی و شفافیت جیسے اہم موضوعات زیر بحث آئیں گے۔ اس کے علاوہ 'تلنگانہ رائزنگ' کے عنوان سے آٹھ اجلاس منعقد کیے جائیں گے، جن میں مستقبل کا شہر اور شہری کاری، معاشی انصاف، سماجی انصاف، فلاحی پالیسیاں، باہمی تعاون پر مبنی وفاقیت، ثقافت و سماج، نوجوانوں اور کھیلوں کے مسائل کے ساتھ تلنگانہ اور پورے ہندوستان میں انتخابی شفافیت جیسے موضوعات شامل ہوں گے۔ بین الاقوامی اجلاس ایچ آئی سی سی میں جبکہ 'تلنگانہ رائزنگ' کے اجلاس ہائی ٹیکس میں منعقد ہوں گے۔ سری دھر بابو نے میڈیا اہلکاروں کو بتایا کہ 'بھارت سمٹ' کے بعد 7 سے 9 دسمبر تک 'انویسٹ تلنگانہ گلوبل سمٹ 2026' کا بھی انعقاد کیا جائے گا۔









امریکہ مایوس جواری کی طرح ہاتھ پاؤں مار رہا ہے، ایرانی سکیورٹی چیف

ایران کے ساتھ تنازع کے خاتمے کی جانب مثبت پیش رفت ہو رہی ہے: ٹرمپ



واشنگٹن کی جانب سے مسلسل دباؤ کے باوجود ایرانی حکام نے سخت موقف اختیار کر رکھا ہے۔

ایران کے اعلیٰ سکیورٹی عہدیدار محسن رضائی نے پیر کی رات ایکس پر لکھا کہ امریکہ ''مایوس جواری کی طرح ہاتھ پاؤں مار رہا ہے''۔ انہوں نے واشنگٹن سے کہا کہ ''اپنے پتے سمیٹ لو۔ فرضی مذاکرات کے بارے میں جعلی خبریں پھیلانا بند کرو۔'' اس سے قبل تہران کے اعلیٰ مذاکرات کار محمد باقر قالیباف نے ایکس پر دعویٰ کیا کہ اسرائیل امریکہ کو مزید جنگ کی طرف دھکیل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''جب تک واشنگٹن 'اسرائیل پہلے' کی سوچ ترک نہیں کرتا، امریکہ اور اس کے اتحادی براہ راست ایک تاریک دور کی جانب بڑھ رہے ہیں۔'' ٹرمپ تسلیم کر چکے ہیں کہ ایران کے ساتھ انتہائی غیر مقبول جنگ ریپبلکن پارٹی کی انتخابی شکست کی کم از کم جزوی وجہ تھی، خصوصاً اس لیے کہ اس جنگ نے امریکی معیشت میں قیمتوں میں اضافے کو مزید ہوا دی ہے۔ ایرانی حکام کے مطابق، ایران میں زمینی سطح پر حملے جاری ہیں، تاہم امریکی فوج نے ان حملوں کی عوامی سطح پر تصدیق نہیں کی۔ ٹرمپ نے پیر کے روز وائٹ ہاؤس میں قطر کے وزیراعظم شیخ محمد بن عبدالرحمن آل ثانی سے ملاقات کی، جو ایران جنگ میں ایک اہم ثالث کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ بعد ازاں ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر لکھا کہ دونوں رہنماؤں کے درمیان ''بہترین گفتگو ہوئی اور ایران کے حوالے سے بہت سے امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ٹرمپ نے دعویٰ کیا، ''ایران عسکری طور پر تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ ہم صرف موجودہ صورتحال برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر ہمیں دوبارہ کارروائی کرنا پڑی تو ہم مکمل طور پر تیار ہیں اور حملے کے لیے ہتھیاروں سمیت تیار بیٹھے ہیں۔'' ٹرمپ نے کہا کہ ان کے خیال میں مزید حملوں کا امکان ''بہت کم'' ہے، کیونکہ خلیج میں امریکہ کے اہم اتحادی موجودہ صورتحال برقرار رکھنے کو ترجیح دیں گے۔ انہوں نے مزید کہا، ''ہم اس تنازع کے خاتمے کی جانب مثبت پیش رفت دیکھ رہے ہیں اور اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ امریکہ کے مفادات ہمہ وقت محفوظ رہیں۔'' وسط مدتی انتخابات میں ٹرمپ کی جماعت کی بھاری شکست کے بعد کسی غیر ملکی رہنما کے ساتھ یہ ان کی پہلی ملاقات تھی۔ انتخابات سے قبل بڑے پیمانے پر قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں کہ امریکہ جلد ہی ایران پر حملے دوبارہ شروع کر سکتا ہے۔ خبر رساں ادارے روئٹرز اور امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل نے معاملے سے واقف افراد کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ امریکی فوج نے ایران کی جانب سے دھمکی کے بعد پیر کو برطانیہ کے ایک دوسرے فضائی اڈے سے بھی طیارے منتقل کر دیے۔ امریکہ نے چند ہفتے قبل برطانیہ کے آر اے ایف فیئرفورڈ ایئر بیس پر ایک سکیورٹی واقعے کے بعد امریکی بمبار طیارے وہاں سے ہٹا لیے تھے۔ اس واقعے کے پیچھے ایران کے ملوث ہونے کا شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق، دو امریکی فضائی ایندھن بردار طیارے، جو آر اے ایف ملڈن ہال فوجی اڈے پر موجود تھے، پیر کی صبح جرمنی منتقل ہو گئے، جبکہ اڈے پر موجود کئی دیگر ٹینکر طیاروں کو دن کے بعد جرمنی اور دوسرے مقامات پر منتقل کر دیا گیا۔ ستمبر میں جنوب مغربی انگلینڈ میں آر اے ایف فیئرفورڈ اڈے کے باہر پانچ برطانوی شہریوں کو گرفتار کیا گیا تھا، جس کے بعد امریکی فوج نے سکیورٹی وجوہات کی بنا پر کچھ ہی عرصے بعد اپنے بی ون بمبار طیارے وہاں سے ہٹا لیے تھے۔ آر اے ایف فیئر فورڈ اڈے کو امریکی بمبار طیارے ایران پر حملوں کے لیے استعمال کرتے رہے ہیں۔

امریکہ ایران کے ساتھ جاری تنازع کے خاتمے کی جانب مثبت پیش رفت دیکھ رہا ہے، تاہم وہ حملے کرنے کے لیے بھی تیار ہے۔ یہ بات امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہی۔ ٹرمپ نے قطر کے وزیراعظم شیخ محمد بن عبدالرحمٰن بن جاسم الثانی کے ساتھ بات چیت کے بعد اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر لکھا، سبھی اس بات پر متفق ہیں کہ ایران کے پاس جوہری ہتھیار نہیں ہونا چاہیے۔ اس معاملے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا! اگر مشرق وسطیٰ کی صورت حال میں کوئی تبدیلی آتی ہے تو امریکہ پوری طرح تیار ہے اور کارروائی کے لیے فوری طور پر آگے بڑھ سکتا ہے۔ تاہم، فی الحال ایسا ہونے کا امکان کافی کم دکھائی دیتا ہے۔ اسرائیل اور پورا مشرق وسطیٰ ایران کے خطرات اور دھمکیوں سے محفوظ ہیں۔ ہم اس تنازع کے خاتمے کی جانب مثبت پیش رفت دیکھ رہے ہیں اور اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ امریکہ کے مفادات ہر حال میں محفوظ رہیں۔ اس سے پہلے دن میں ٹرمپ نے خبر رساں ادارے رائٹرز کو بتایا تھا کہ امریکہ ایران پر حملے کرنے کے لیے جب بھی چاہے، فوری طور پر تیار ہے۔ امریکہ اور اسرائیل نے 28 فروری کو ایران میں مختلف اہداف کو نشانہ بناتے ہوئے حملے شروع کیے تھے، جس کے جواب میں ایران نے بھی جوابی حملے کیے تھے۔ اگرچہ فی الحال اس تنازع میں جنگی کارروائیاں رکی ہوئی ہیں، لیکن معاملہ ابھی حل نہیں ہوا ہے اور دوبارہ لڑائی شروع ہونے کا خطرہ برقرار ہے۔

کویت میں مشترکہ عسکری کمانڈ ہیڈکوارٹر قائم کرنے کی منظوری



خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے رکن ممالک نے کویت میں اپنی مشترکہ ملٹری کمانڈ کے لیے ایک جدید ہیڈکوارٹر کے قیام اور وہاں افواج کی تعیناتی کی باقاعدہ منظوری دے دی ہے۔ جی سی سی کے سیکریٹری جنرل جاسم محمد البدیوی کے دفتر سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ہیڈکوارٹرز کے مقام کے انتخاب کا یہ فیصلہ منگل کو منامہ میں جی سی سی ممالک کی جوائنٹ ڈیفنس کونسل کے 23ویں اجلاس کے دوران کیا گیا۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ 'ہدایات جی سی سی ممالک کی سلامتی اور خودمختاری کے تحفظ اور مشترکہ خطرات سے نمٹنے کے لیے ان کی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کے حوالے سے خلیج کے پختہ عزم کی عکاسی کرتی ہیں'۔ جاسم محمد البدیوی نے 'گھناؤنے ایرانی حملوں' کے بعد خلیجی ممالک کے درمیان فوجی تعاون اور ہم آہنگی کی سطح کو سراہا اور کہا کہ یہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں خلیجی یکجہتی کا عملی نمونہ ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق اس ہیڈکوارٹر یا تعینات کی جانے والی افواج کے حوالے سے فی الحال کوئی مزید تفصیلات دستیاب نہیں ہیں۔ واضح رہے کہ جی سی سی میں امریکا کے اتحادی خلیجی ممالک بحرین، کویت، عمان، قطر، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں۔ جی سی سی نے دسمبر 2013 میں کویت میں ہونے والے ایک سربراہی اجلاس میں اپنی مشترکہ عسکری کمانڈ قائم کی تھی جس کا مقصد مشترکہ فوجی کارروائیوں کی منصوبہ بندی اور رکن ممالک کی ان کی سرزمین، فضائی حدود، بحری حدود اور مفادات کو لاحق ممکنہ خطرات کے خلاف دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانا تھا۔

سعودی دارالحکومت ریاض میں فضائی خطرے کے خلاف سکیورٹی الرٹ، کئی دھماکوں کی آوازیں

سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں منگل 10 نومبر کے روز کئی دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں جبکہ یمن کے ایران نواز حوثی باغیوں کے خلاف سعودی قیادت میں سرگرم عسکری اتحاد کی طرف سے بتایا گیا کہ حوثیوں کی طرف سے فائر کیا گیا ایک بیلسٹک میزائل فضا میں ہی تباہ کر دیا گیا۔ سعودی عرب کے دارالحکومت سے ملنے والی رپورٹوں کے مطابق منگل کے روز فرانسیسی نیوز ایجنسی اے ایف پی کے اس شہر میں موجود صحافیوں نے خود بھی کئی دھماکوں کی آوازیں سنیں، جبکہ ان سے قبل عام شہریوں کو ان کے موبائل فونز کے ذریعے فضائی حملے کے خطرے کے خلاف تنبیہ کرنے والے سکیورٹی الرٹ میسیجز بھی بھیجے گئے تھے۔ ان سکیورٹی الرٹ میسیجز میں ریاض شہر کے باشندوں سے کہا گیا تھا کہ وہ فوری طور پر اپنی حفاظت کے لیے قریبی پناہ گاہوں یا محفوظ مقامات کا رخ کریں۔ اسی دوران سعودی عرب کے اس شہر میں سنائی دینے والی دھماکوں کی آوازوں کے بعد سعودی قیادت میں کام کرنے والے اور یمن کے ایران نواز حوثی باغیوں کے خلاف عسکری اتحاد کی طرف سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک بیان میں کہا گیا، ''حوثیوں کی دہشت گرد ملیشیا کی طرف سے ریاض کی طرف فائر کیا گیا ایک بیلسٹک میزائل سعودی فضائی دفاعی نظام نے فضا میں ہی تباہ کر دیا۔''

ترکی کے اسٹیل کارخانے میں دھماکہ، کم از کم 17 افراد ہلاک، 12 زخمی

استنبول/ازمیر، 10 نومبر (یواین آئی) مغربی ترکی کے بندرگاہی شہر ازمیر کے قریب ایک لوہے اور اسٹیل کے کارخانے میں دھماکہ ہونے سے کم از کم 17 افراد ہلاک اور 12 دیگر زخمی ہو گئے۔ حکام نے بتایا کہ ہلاک اور زخمی ہونے والے تمام افراد علی آغا میں واقع حباس ڈیمیر سیلیک کارخانے کے ملازمین تھے۔ یہ ملک کے نمایاں اسٹیل پروڈیوسروں میں سے ایک ہے۔ جائے وقوعہ کی ویڈیو میں کارخانے کے اندر خوفناک آتشزدگی اور آسمان کی طرف دھوئیں کے اونچے بادل اٹھتے دکھائی دیے۔ مقامی گورنر نے بتایا کہ دوپہر کے قریب ایک کرین کے گرنے سے دھماکہ ہوا۔ کرین ایک تبدیل کیے جانے والے بوائلر کو لے جا رہی تھی۔ اس کے گرنے سے مواد نیچے واقع بھٹی میں جا گرا۔ ترکی میں کام کی جگہ پر ہونے والے حادثات مسلسل ایک سنگین مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔ آزاد شہری تنظیم ترکی صحت اور حفاظت مزدور نگرانی ادارہ نے یہ بات کہی۔ صدر رجب طیب اردوان نے ابتدا میں مرنے والوں کی تعداد 16 بتائی تھی، لیکن وزیر صحت کمال میمیسوگلو نے بعد میں بتایا کہ شدید زخمی ہونے والے ایک اور شخص کی بھی موت ہو گئی، جس سے ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 17 ہو گئی۔ چشم دید گواہوں نے بتایا کہ دھماکے سے زمین ہل گئی تھی، اور پہلے لگا کہ زلزلہ آیا ہے۔ کارخانے کا انتظام چلانے والی کمپنی نے اپنے بیان میں کہا کہ حادثہ پلانٹ کی ایک الیکٹرک آرک فرنس میں مقررہ دیکھ بھال کے کام کے دوران پیش آیا۔ ازمیر کے گورنر سلیمان البان نے میڈیا کو بتایا کہ کچھ لوگوں کے اب بھی ملبے میں دبے ہونے کا خدشہ ہے۔ صدر اردوان نے پیر کو کابینہ کے اجلاس کے بعد ہلاکتوں کی تصدیق کی اور کہا کہ معاملے کی جانچ جاری ہے اور امدادی و بچاؤ آپریشن چلایا جا رہا ہے۔ مقامی میڈیا کے مطابق اس معاملے میں کم از کم پانچ افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ حباس کارخانہ ازمیر ضلع کے علی آغا میں واقع ہے، جو ایک اہم بندرگاہ اور ترکی میں جہاز توڑنے کے مرکزی مراکز میں سے ایک ہے۔

بلغاریہ میں 86 کاریں آپس میں ٹکرا گئیں، 12 افراد ہلاک، 50 زخمی

صوفیہ، 10 نومبر (یواین آئی) بلغاریہ کے ترا کیا موٹروے پر جمیتسا کے علاقے میں منگل کی صبح پیش آنے والے دو شدید سڑک حادثات میں کم از کم 12 افراد ہلاک اور 50 دیگر زخمی ہو گئے۔ اس ہولناک حادثے میں مجموعی طور پر 86 گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں۔ نائب وزیر داخلہ کالویان کالویانوف نے جائے حادثہ کا دورہ کرنے کے بعد بتایا کہ برگاس کی جانب جانے والی لین میں 63 گاڑیاں اور صوفیہ کی جانب جانے والی لین میں 23 گاڑیاں اس سلسلے وار حادثے کا شکار ہوئیں۔ وزیراعظم رومن رادیو نے وارنا میں اعلان کیا تھا کہ اس حادثے میں 11 افراد کی جان چلی گئی ہے اور 48 افراد زخمی ہوئے ہیں، جس کے بعد وزیر کاتیا ایوکووا نے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 12 ہونے کی تصدیق کی۔ وزیراعظم رادیو اور وزیر دفاع، وزیر داخلہ کے ساتھ صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے خصوصی سرکاری طیارے سے برگاس پہنچے اور وہاں سے براہ راست جائے حادثہ کے لیے روانہ ہوئے۔ زخمیوں کو صوفیہ کے اسپتالوں تک پہنچانے کے لیے دو اسپارٹن طیارے تعینات کیے گئے، جو پہلے برگاس کے ہوائی اڈے پر اترے اور بعد میں یامبول سے زخمیوں کو لے کر دارالحکومت کے لیے روانہ ہوئے۔ یامبول کے علاقائی اسپتال کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر ویلینٹن والچیف نے بتایا کہ اسپتال میں 11 زخمیوں کو داخل کرایا گیا ہے، جن میں سے بیشتر کی حالت نازک ہے۔ واضح رہے کہ یہ دردناک حادثہ منگل کی صبح تقریباً 07:00 بجے کے بعد پیش آیا۔ پہلا حادثہ 289 ویں کلومیٹر کے علاقے میں برگاس کی طرف جانے والے راستے پر ہوا، جہاں کئی کاریں ایک کے بعد ایک قطار میں آپس میں ٹکرا گئیں۔ اس کے چند منٹ بعد، صوفیہ کی طرف جانے والے راستے پر بھی اسی طرح کا ایک اور شدید حادثہ پیش آ گیا، جس سے صورتحال مزید سنگین ہو گئی۔

اینویڈیا سربراہ کے مبینہ چینی جاسوس سے تعلقات، اربوں ڈالر کی چپس چین پہنچیں

اینویڈیا کے سی ای او جینسن ہوانگ کے چین کے لیے کام کرنے والی مبینہ جاسوس چینی کاروباری خاتون سے تعلقات نے چینی کمپنیوں کو کم از کم 7.5 ارب ڈالر مالیت کی چپس حاصل کرنے میں مدد دی۔ رائٹرز کے مطابق امریکی جریدے 'دی انفارمیشن' کی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ایلیس ہوانگ نامی خاتون نے اپنے شوہر اور بہن کے ساتھ چین اور سنگاپور میں کمپنیوں کا نیٹ ورک قائم کیا، جس کے ذریعے اینویڈیا کی چپس حاصل کی گئیں۔ رپورٹ کے مطابق اس نیٹ ورک کی مرکزی کمپنی 'شنگھائی سینچری لیٹونگ' تھی، جسے اکتوبر 2023 میں اینویڈیا کا ترجیحی کلاؤڈ پارٹنر بننے کا درجہ ملا۔ امریکی برآمدی پابندیوں کے باوجود ایلیس ہوانگ نے اپنے تعلقات کا استعمال کرتے ہوئے تقریباً 2 لاکھ 40 ہزار، H-100، H-200 اور A-100 چپس چین منتقل کرائیں۔ دوسری جانب اینویڈیا کے بورڈ نے جینسن ہوانگ کے مبینہ طور پر غیر ملکی انٹیلی جنس سرگرمیوں کا نشانہ بننے کے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ان کے ایلیس ہوانگ سے قریبی تعلقات تھے۔ جینسن ہوانگ نے ملازمین کے نام پیغام میں اپنی اہلیہ سے بے وفائی کا اعتراف کرتے ہوئے ذمہ داری قبول کی ہے، تاہم اینویڈیا نے کہا ہے کہ وہ کمپنی کی قیادت جاری رکھنے کے لیے پرعزم ہیں۔ نیویارک ٹائمز نے گزشتہ ماہ بھی جینسن ہوانگ اور ایلیس ہوانگ کے تعلقات سے متعلق رپورٹ شائع کی تھی۔

سینیگل میں کشتی حادثہ میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 39 ہو گئی

ڈکار (سینیگل)، 10 نومبر (یواین آئی) سینیگل سے تارکین وطن کو اسپین لے جانے والی کشتی الٹنے کے حادثے میں مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 39 ہو گئی ہے۔ سینیگالیز پریس ایجنسی نے یہ معلومات دی۔ سینیگل کی وزارت داخلہ نے کہا کہ ایک شخص کو بچا لیا گیا ہے، جبکہ لاپتہ افراد کی تعداد کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ دارالحکومت ڈکار اور شمالی شہر سینٹ لوئس کے درمیان پیر کے روز یہ چھوٹی لکڑی کی کشتی الٹ گئی۔ یہ کشتی اسپین کے جزائر کناری کی طرف جا رہی تھی۔ تارکین وطن کے حقوق کے لیے کام کرنے والی ہسپانوی ایجنسی واکنگ بارڈرز کے مطابق، جنوری سے مئی 2026 کے درمیان جزائر کناری جانے والے اٹلانٹک روٹ پر 635 لوگوں کی موت ہوئی ہے۔ گروپ ان راستوں پر نظر رکھتا ہے، ان میں یہ سب سے زیادہ اموات والا راستہ ہے۔ ایجنسی کے مطابق، پیر کی صبح چار لاشیں ملیں جو کافی حد تک سڑ چکی تھیں۔ فائر ڈپارٹمنٹ کی طرف سے اجتماعی طور پر آخری رسومات ادا کرنے کے انہیں دفنا دیا گیا۔ بچاؤ ٹیمیں ساحل کے 25 کلومیٹر طویل حصے میں تلاش کر رہی ہیں، لیکن دشوار گزار راستوں اور سمندر کے تیز ریلوں کی وجہ سے کام مشکل ہو گیا ہے۔ یہ لہریں لاشوں کو مزید جنوب کی طرف دھکیل رہی ہیں۔

شیخ حسینہ کو پاسپورٹ جاری کرنے کی کوئی قانونی بنیاد نہیں

ڈھاکہ، 10 نومبر (یواین آئی) بنگلہ دیش کے انٹرنیشنل کرائم ٹریبونل (آئی سی ٹی) کے چیف پراسیکیوٹر محمد امین الاسلام نے کہا ہے کہ حکومت کے پاس سابق وزیراعظم شیخ حسینہ کو پاسپورٹ یا سفری دستاویز جاری کرنے کا کوئی قانونی حق نہیں ہے۔ محترمہ حسینہ کو سزائے موت سنائی جا چکی ہے اور وہ فی الحال ہندستان میں مقیم ہیں۔ انہوں نے منگل کو آئی سی ٹی کے احاطے میں نامہ نگاروں سے کہا، ''اگر وہ بنگلہ دیش واپس آنا چاہتی ہیں تو انہیں حوالگی کے معاہدے کے تحت ہی واپس آنا ہوگا۔'' محترمہ حسینہ کو پاسپورٹ یا سفری اجازت نامہ جاری کرنے سے متعلق جاری بحث و مباحثے کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے امین الاسلام نے بنگلہ دیش پاسپورٹ آرڈر، 1973 کے آرٹیکل 6 اور 7 کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ التزام ایسا کرنے پر پابندی لگاتی ہیں۔ آرٹیکل 6 کے تحت پاسپورٹ افسران ایسے کسی بھی شخص کو پاسپورٹ جاری نہیں کر سکتے، جسے درخواست دینے سے پہلے کے پانچ سالوں کے دوران کسی جرم میں مجرم قرار دیا گیا ہو اور کم از کم دو سال قید کی سزا سنائی گئی ہو۔ وہیں، آرٹیکل 7 حکومت کو ایسے شخص کا پاسپورٹ ضبط کرنے یا منسوخ کرنے کا اختیار دیتا ہے جسے اخلاقی پستی سے جڑے جرم میں مجرم قرار دیا گیا ہو۔ چیف پراسیکیوٹر نے کہا، ''انسانیت کے خلاف جرائم مکمل طور پر اخلاقی پستی کے زمرے میں آتے ہیں۔'' انہوں نے بتایا کہ محترمہ حسینہ کا پاسپورٹ پہلے ہی منسوخ کیا جا چکا ہے۔

آبنائے ہرمز میں دو تیل بردار بحری جہاز آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں، ایرانی پاسداران انقلاب

ایران کی پاسداران انقلاب اسلامی کور کی طرف سے منگل 10 نومبر کے روز بتایا گیا کہ خلیج فارس میں آبنائے ہرمز سے گزرنے والے دو مال بردار بحری جہاز مقامی وقت کے مطابق منگل کی دوپہر آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آئے ہوئے تھے۔ ایرانی دارالحکومت تہران سے ملنے والی رپورٹوں کے مطابق آبنائے ہرمز میں یہ دونوں آئل ٹینکر اس تنگ سمندری راستے میں اس مقام پر آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں تھے، جہاں ایرانی حکام کی طرف سے تہران کی باقاعدہ اجازت کے بغیر گزرنے والے مال بردار بحری جہازوں کو نشانہ بنانے کے واقعات اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ فروری کے اواخر میں ایران پر امریکہ اور اسرائیل کے فضائی حملوں کے ساتھ شروع ہونے والی ایران جنگ کے آغاز کے بعد سے ایران نے عالمی تجارت کے لیے اس انتہائی اہم تنگ بحری راستے کے ذریعے تجارتی جہاز رانی کو زیادہ تر محدود کر رکھا ہے۔ تہران میں ایرانی حکام کا مسلسل اصرار ہے کہ اس آبنائے سے گزرنے والے تمام بحری جہازوں کو پہلے متعلقہ ایرانی اداروں سے باقاعدہ اجازت لینا چاہیے۔ اس پیش رفت کے جواب میں امریکہ نے گزشتہ کئی ماہ سے اپنی بحریہ کے ذریعے ایرانی بندرگاہوں کی مسلسل ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ ایران جنگ سے قبل دنیا بھر کو خام تیل اور قدرتی گیس کی ترسیل کا تقریباً پانچواں حصہ اسی آبنائے سے گزر کر اپنی منزل تک پہنچتا تھا۔ ایرانی پاسداران انقلاب کی طرف سے تہران میں منگل کے روز جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا، ''دو ایسے آئل ٹینکرز کو، جو آبنائے ہرمز میں سفر کے دوران ایک ایسا بحری راستہ اختیار کیے ہوئے تھے جسے استعمال کرنے کی انہیں اجازت نہیں تھی، بڑے دھماکوں کے بعد زبردستی روک دیا گیا اور اس وقت وہ آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آئے ہوئے ہیں۔'' ایرانی پاسداران انقلاب نے یہ نہیں بتایا کہ ان آئل ٹینکروں کے نام کیا تھے یا انہوں نے اپنا سفر کہاں سے شروع کیا تھا۔ اسی طرح کے حالات میں تہران کی طرف سے حالیہ ہفتوں میں کئی مرتبہ یہ اعلانات کیے جا چکے ہیں کہ آبنائے ہرمز سے بلا اجازت یا نامنظور شدہ سمندری راستے سے گزرنے والے مال بردار بحری جہازوں کو آگ لگی ہوئی تھی۔ ایران کی طرف سے متعدد مرتبہ یہ بھی کہا گیا کہ ایسے کچھ بحری جہاز سمندر میں بچھائی گئی بارودی سرنگوں کی زد میں آ گئے تھے۔ دوسری طرف امریکی فوج کی طرف سے حالیہ ہفتوں میں کئی مرتبہ یہ کہا جا چکا ہے کہ آبنائے ہرمز میں بچھائی گئی بارودی سرنگیں صاف کی جا چکی ہیں۔

نیتن یاہو کے بغیر حکومت سازی میں مصروف آئزن کوٹ نے اہم پارلیمانی عہدوں کی تقسیم کر دی!



گادی آئزن کوٹ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ انہوں نے تبدیلی اور اصلاحات کی سیاست کرنے والے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اہم عہدوں کے لیے امیدواروں کے نام طے کر لیے ہیں۔ اسرائیل میں بنجامن نیتن یاہو کو اقتدار سے باہر رکھنے کی کوشش کر رہے اپوزیشن اتحاد نے حکومت سازی کے عمل کے درمیان پارلیمنٹ کے اہم عہدوں پر اتفاق کر لیا ہے۔ وزیراعظم بننے جا رہے آئزن کوٹ نے بتایا کہ 26ویں نیسیٹ یعنی اسرائیلی پارلیمنٹ میں کس لیڈر کو کون سی ذمہ داری جائے گی۔ اس معاہدہ میں گادی آئزن کوٹ کے علاوہ نفتالی بینیٹ، یایر گولان، ایوگڈور لبرمین اور یایر لیپڈ شامل ہیں۔ پانچوں لیڈران نے مشترکہ بیان جاری کر بتایا کہ سابق وزیر اور یشر پارٹی کے رکن پارلیمنٹ بننے جا رہے متن کہانا کو نیسیٹ کا اگلا اسپیکر بنانے پر اتفاق ہوا ہے۔ سابق زیر دفاع ایوگڈور لبرمین خارجہ اور دفاعی امور کی اہم کمیٹی کے چیئرمین ہوں گے۔ بینیٹ کی پارٹی کے نئے رکن پارلیمنٹ لیران اویشار بین-ہورن کو مالیاتی کمیٹی کی ذمہ داری سونپی جائے گی۔ اس کے علاوہ رائے فولک مین کو ہاؤس کمیٹی کا چیئرمین بنانے پر بھی اتفاق ہوا ہے۔ اس کمیٹی کی ذمہ داری پارلیمنٹ کے کام کاج اور اس سے متعلق امور کو سنبھالنے کی ہوگی۔ گادی آئزن کوٹ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ انہوں نے تبدیلی اور اصلاحات کی سیاست کرنے والے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اہم عہدوں کے لیے امیدواروں کے نام طے کر لیے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کمیٹیوں کی تشکیل کو اس ہفتہ ہاؤس کمیٹی کی میٹنگوں میں حتمی شکل دی جائے گی۔ اس کے بعد بدھ کو نیسیٹ کے مکمل اجلاس میں منظوری کے لیے تجاویز پیش کی جائیں گی۔ اتحاد نے کچھ خصوصی کمیٹیاں تشکیل دینے پر بھی اتفاق کیا ہے، جن کی تفصیلات بعد میں بتائی جائیں گی۔ قابل ذکر ہے کہ مذکورہ معاہدہ 26ویں نیسیٹ کی حلف برداری کی تقریب سے قبل ہوا ہے۔ پارلیمنٹ کے اسپیکر کے عہدہ کو لے کر اتحاد کے اندر کئی دنوں سے بات چیت چل رہی تھی۔ شروعات میں نفتالی بینیٹ اور لبرمین اس عہدہ کے لیے یایر لیپڈ کے نام کی حمایت کر رہے تھے، لیکن آئزن کوٹ چاہتے تھے کہ یہ عہدہ ان کی پارٹی کے پاس رہے۔ آخرکار آئزن کوٹ اور لبرمین کے درمیان اتفاق رائے قائم ہو گیا۔

یوکرین امن مذاکرات دوبارہ شروع

ابوظہبی، 10 نومبر (یواین آئی) یوکرین میں جنگ ختم کرنے کے مقصد سے یوکرین، روس اور امریکہ کے درمیان سہ فریقی مذاکرات ابوظہبی میں شروع ہو چکے ہیں۔ روس کے یوکرین پر وسیع فوجی حملے کو ختم کرنے کے لیے کسی ٹھوس معاہدے کی توقع کم ہے، لیکن امریکی حکام نے پیر کو بتایا کہ ماسکو اور کیف جنگ کے بعد یوکرین کے مشرقی علاقوں پر کنٹرول کے معاملے پر نجی طور پر اپنے موقف میں کچھ نرمی دکھا رہے ہیں۔ امریکی وفد میں امن ایلچی اسٹیو وٹکوف کے ساتھ شامل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے داماد جیرڈ کشنر نے کہا کہ مذاکرات میں روس اور یوکرین دونوں کی جنگ کے بعد کی سلامتی سے متعلق خدشات کو دور کرنے پر توجہ دی جائے گی۔ مسٹر کشنر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، ''اس عمل کا ایک اہم حصہ تمام فریقوں کو جنگ کے بعد کی صورتحال کے بارے میں سنجیدگی سے غور کرنے کی ترغیب دینا ہے۔'' میٹنگ سے پہلے دونوں امریکی ایلچیوں نے ابوظہبی میں یوکرین اور یورپی ممالک کے ساتھ ساتھ نیٹو کے حکام سے ملاقات کی۔ فرانس کے وزیر خارجہ ژین-نوئل بارو نے اس بات پر زور دیا کہ فرانس، برطانیہ اور جرمنی کے نمائندے یقینی طور پر اس میٹنگ میں موجود رہیں گے۔ یورپی حکام اس اندیشے کو لے کر محتاط ہیں کہ روس مستقبل کے اجتماعی سلامتی کے نظام پر امریکہ کے ساتھ ایسا معاہدہ کرنے کی کوشش کر سکتا ہے جس میں یورپی ممالک کو شامل نہ کیا جائے۔ وہیں، جنگ کے خاتمے کو لے کر ماسکو اور کیف کے موقف میں اب بھی کافی فرق ہے۔ دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف کا ایک بڑا مسئلہ یوکرین کا مشرقی خطہ دونیتسک ہے، جس پر اب تک روس کا بیشتر حصہ قبضہ ہو چکا ہے۔ روس نے مطالبہ کیا ہے کہ یوکرین دونیتسک کے ان حصوں کو بھی چھوڑ دے جو ابھی اس کے کنٹرول میں ہیں۔ یوکرین چاہتا ہے کہ موجودہ پیش قدمی کی لکیر کو مستحکم کر دیا جائے تاکہ ان علاقوں پر اس کا کنٹرول برقرار رہے۔ یوکرین کا کہنا ہے کہ یہ علاقے اس کی مستقبل کے تحفظ کے لیے انتہائی اہم ہیں۔

بنگلہ دیش میں گزشتہ 20 گھنٹے کے دوران تشدد کے متعدد واقعات

ڈھاکہ، 10 نومبر (یواین آئی) بنگلہ دیش کے کھلنا میں گزشتہ 20 گھنٹے کے دوران تشدد کے متعدد واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔ ان میں کچھ بم پھینکنے، بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کے دفتر اور ٹرین کے ایک ڈبے کو آگ لگانا شامل ہے۔ کھلنا ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر دو پر کھڑی نوکشی کتھا ایکسپریس ٹرین کے ایک ڈبے کی سیٹ میں منگل کی صبح تقریباً 3:40 بجے آگ لگ گئی۔ اسٹیشن ماسٹر محمد ذاکر حسین نے بتایا کہ آگ پر فوری طور پر قابو پا لیا گیا، صرف ایک سیٹ کو نقصان پہنچا۔ ڈھاکہ سے ٹرین آدھی رات کے قریب پہنچی تھی۔ متاثرہ ڈبے کو تبدیل کرنے کے بعد، یہ صبح 11 بجے چپائی نواب گنج کے لیے روانہ ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ آگ ڈبے کے اندر مچھروں کو بھگانے والی اگربتی جلانے کی وجہ سے لگی ہو سکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر یہ جان بوجھ کر تخریب کاری کی گئی ہوتی تو آگ پورے ڈبے میں پھیل سکتی تھی۔ ریلوے کے سینئر سب اسسٹنٹ انجینئر محمد شمیم حسین نے بتایا کہ تباہ شدہ کوچ کو منگل کی صبح مرمت کے لیے ورکشاپ بھیج دیا گیا۔ ایک اور واقعہ میں، پیر کی رات تقریباً 8 بجے دولت پور میں وارڈ سطح کے کسان دل لیڈروں کی میٹنگ کے دوران ایک خام بم پھینکا گیا۔ کوئی دھماکہ نہیں ہوا اور نہ ہی کسی جانی نقصان کی اطلاع ہے۔ کھلنا مہانگر کسان دل کے کنوینر مجیب تعلقدار نے بتایا کہ میٹنگ کے دوران بم پھینکا گیا۔ جس کے بعد پارٹی کارکنوں نے احتجاجی مارچ کیا۔ دولت پور تھانے کے افسر انچارج علی الرحمان نے بتایا کہ پولیس نے جائے وقوعہ سے بم نما چیز برآمد کی ہے۔ دریں اثنا، منگل کی علی الصبح نامعلوم افراد نے کھلنا ڈسٹرکٹ میں بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کے دفتر کو آگ لگا دی گئی۔ پولیس اور مقامی لوگوں نے بتایا کہ دو نقاب پوش نوجوان موٹر سائیکل سے جلمہ یونین کے وارڈ نمبر 8 میں دارو گر بھٹا کے سامنے واقع بی این پی کے دفتر پہنچے۔ وہ دفتر کے باہر لگے بینر کو آگ لگا کر فرار ہو گئے۔ مقامی لوگوں نے فوری طور پر آگ پر قابو پا لیا۔ بعد ازاں پولیس نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا۔ بوٹی گھاٹہ پولیس اسٹیشن کے انچارج ایس ایم میزان الرحمان نے بتایا کہ ملوث افراد کی شناخت کے لیے تفتیش جاری ہے۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کیمپس میں منگل کو دو مختلف مقامات پر کروڈ بم پھٹنے سے ایک پرائیویٹ کار ڈرائیور زخمی ہوا۔ دھماکے دوپہر 2 بج کر 20 منٹ پر آرٹس بلڈنگ کے قریب شیڈو ایریا اور فیکلٹی آف بزنس اسٹڈیز کے اندر ہوا۔ زخمی ڈرائیور کی شناخت 36 سالہ سہیل کے نام سے ہوئی ہے۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ موٹر سائیکل پر سوار ایک شخص نے خام بم پھینکا اور موقع سے فرار ہو گیا۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کے پراکٹر پروفیسر ڈاکٹر اسرافیل رتن نے دھماکوں کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ پراکٹر کی ٹیم کے ارکان اطلاع ملتے ہی جائے وقوعہ پر پہنچے۔ ابھی تک کسی کو حراست میں نہیں لیا گیا ہے۔ جب ہلاکتوں کے بارے میں پوچھا گیا تو پراکٹر نے کہا کہ فیکلٹی آف بزنس اسٹڈیز کے ڈین نے انہیں بتایا کہ ایک ڈرائیور زخمی ہوا ہے۔ دریں اثنا، منگل کو اس وقت خوف و ہراس پھیل گیا جب راجشاہی کے شاہ مخدوم ایئرپورٹ کے مین گیٹ کے قریب پھولوں کی کیاری میں ہینڈ گرینیڈ سے مشابہہ دو مشکوک چیزیں برآمد ہوئیں۔ رات 11 بجے کے قریب ایک راہگیر نے اشیاء کو دیکھا اور پولیس کو اطلاع دی۔

امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے اپنے مواخذے کی کوشش کو تماشا قرار دے دیا



امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے منگل کے روز ایران جنگ میں اختیارات کے ناجائز استعمال کے الزام میں اپنے مواخذے کی کوششوں کو ایک تماشا اور تخریب کاری قرار دیا ہے، جس سے ان کے بقول دشمنوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے یہ تبصرہ کینٹکی سے تعلق رکھنے والے ریپبلکن رکن کانگریس تھامس میسی کی جانب سے ان کے خلاف مواخذے کے 8 آرٹیکلز پیش کیے جانے کے ایک روز بعد پریس کانفرنس کے دوران کیا۔ مئی کے بعد پینٹاگون میں اپنی پہلی پریس کانفرنس کرتے ہوئے ہیگسیتھ نے کہا کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ماضی کے مواخذے بھی بالآخر ناکام ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں بار وہ مزید مضبوط ہو کر واپس آئے اور امریکی عوام نے انہیں واپس وائٹ ہاؤس بھیج دیا۔ اب وہ تیسری بار کوشش کر رہے ہیں، لیکن اس بار ان کی کابینہ کے ایک رکن کے خلاف۔ پیٹ ہیگسیتھ نے مزید کہا کہ مواخذے کی کوشش کرنے والے 'دوبارہ ناکام ہوں گے اور اگر صدر ٹرمپ کے ساتھ کھڑے ہونے کی وجہ سے میرا شمار ان کے ساتھ ہوتا ہے، تو میں ہر روز ایسا کرنے کو تیار ہوں'۔ مواخذے کی کارروائی پر سخت تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 'یہ حب الوطنی نہیں ہے۔ یہ تخریب کاری ہے۔ یہ عمل ہمارے دشمنوں کے پروپیگنڈے کی فتح دے رہا ہے۔ ایران جنگ کا دفاع کرتے ہوئے امریکی وزیر دفاع نے کہا کہ میں ان میں سے ہر ایک فوجی آپریشن کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ مجھے ان پر عمل درآمد کرنے پر فخر تھا اور اگر مجھے کل دوبارہ ایسا کرنا پڑا تو میں کروں گا'۔ پیٹ ہیگسیتھ سے نائب صدر جے ڈی وینس کے اس حالیہ بیان پر بھی سوال پوچھا گیا کہ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ایران جنگ رواں ماہ کے مڈٹرم انتخابات میں ریپبلکنز کی شکست کی بڑی وجہ تھی۔ ہیگسیتھ نے جواب دیا کہ اس تنازع سے سبق سیکھے جائیں گے اور ان کا اطلاق کیا جائے گا، تاہم انہوں نے واضح کیا کہ 'یہ جنگ درست وجوہات کی بنا پر کی گئی تھی، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ ایران کبھی جوہری ہتھیار حاصل نہ کر سکے'۔

”سیاسی وقار کا دامن نہ چھوڑیں“، راجیشور سنگھ نے اکھلیش یادو کو دکھایا آئینہ

2012 سے 2017 کے دور حکومت پر اٹھائے سوال




لکھنؤ:9 نومبر (پی این ایس) سوشل میڈیا پر شائع غلط جملوں کے ذریعے حکومت کو گھیرنے والے اکھلیش یادو کو اب بی جے پی کی جانب سے اسی انداز میں جواب دیا گیا ہے۔ لکھنؤ کی سرد مہری تحقیق ٹرسٹ سے بی جے پی کے رکن اسمبلی اور سابق سینئر افسر ڈاکٹر راجیشور سنگھ نے اکھلیش یادو کے نام ایک تفصیلی اور سخت پوسٹ لکھی ہے۔ اس میں انہوں نے اکھلیش یادو کی سیاست اور ان کے دور حکومت پر کئی سوالات اٹھائے۔ راجیشور سنگھ نے اکھلیش یادو کے حالیہ بیانات پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ کی زبان سنگین سیاسی وقار کی حدود پار کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جب کسی سیاسی جماعت کے پاس ترقی اور پالیسی کا کوئی ٹھوس تصور نہیں رہ جاتا تو وہ ذات پات کی نفرت اور مذہبی الزامات کا سہارا لیتے لگتی ہے۔ راجیشور سنگھ نے سوشل میڈیا پر اکھلیش یادو کی جانب سے استعمال کیے جانے والے الفاظ پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی پوسٹوں میں ”پاپی“، ”دراجیوی“، ”سازشی“ اور ”بدزبان“ جیسے الفاظ استعمال کر رہے ہیں، جو ان کی مایوسی اور سیاسی دیوالیہ پن کو ظاہر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کبھی قہقہے گونجنے والی چوپالیں پر تنازع تبصرے کر رہے تھے اور اس کی کایا بدلی جا رہی تھی، اس وقت اکھلیش یادو نے ان رہنماؤں کے خلاف کارروائی کرنے کے بجائے انہیں پارٹی کا قومی جنرل سکریٹری بنا کر نوازا تھا۔ راجیشور سنگھ کے مطابق آج وہی ساتھی وادی پارٹی مذہبی وقار اور احترام کی بات کر رہی ہے، لیکن عوام اس دوغلے کو قبول نہیں کر رہے ہیں۔ طنج کرتے ہوئے 9 افسران کی ذات کا ذکر کرکے انتظامی نظام پر سوال اٹھانے والے اکھلیش یادو کو راجیشور سنگھ نے ان کے دور حکومت کی یاد دلائی۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری ملازم کی شناخت اس کی غیر جانب داری اور آئین کی حلف سے ہوتی ہے، نہ کہ اس کی ذات سے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اکھلیش حکومت کے دوران اتر پردیش پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کی تقرری کو الہ آباد ہائی کورٹ نے غیر قانونی قرار دے کر منسوخ کر دیا تھا۔ ان کے مطابق اس دور میں بھرتیوں کے دوران ایک مخصوص ذات کو ناجائز فائدہ پہنچایا گیا۔ اس عمل سے غریبوں کی راشن، زیورات اور زمین چھن جائے گی۔ خواتین کی حفاظت اور امن و قانون کے معاملے پر ساتھ وادی پارٹی کے بیانات کو راجیشور سنگھ نے منافقت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ساتھ وادی پارٹی کے دور حکومت میں مظفر نگر فسادات کے دوران 60 سے زیادہ بے گناہ افراد کی جان گئی اور 50 ہزار سے زیادہ لوگ بے گھر ہوئے۔ اسی طرح متھرا کے جواہر باغ واقعے میں بہادر پولیس افسران نے اپنی جانیں گنوائیں۔ انہوں نے ساتھ وادی پارٹی کے بانی ملائم سنگھ یادو کے اس بیان کی بھی یاد دلائی کہ ”لڑکے ہیں، غلطی ہو جاتی ہے“۔

سالانہ مجالسِ عزائے شہادت شہزادی فاطمہ الزہراؑ



لکھنؤ/حیدرآباد۔ 9/نومبر(پریس نوٹ) میر فراست علی باقری (ایڈیٹر دی پیام نائس) کی اطلاع کے بموجب شہروالے علیؑ وعزائے حسینؑ حیدرآباد میں فرزندان مولوی میر حسن علی باقری صاحب کی جانب سے حسب عمل درآمد قدیم مجالس عزائے شہادت جگر گوشہ رسولؐ شہزادی کونین فاطمہ الزہراؑ کی 3جمادی الثانی کو 8 بجے شب بمقام مسینہ نواب مبارک منزل، میر عالم منڈی منعقد ہوں گی جس میں معروف مرثیہ خواں حضرات مرثیہ خوانی پیش کریں گے مولانا سید حیدر رضا رضوی صاحب مجالس سے خطاب کریں گے، جناب حسین اعظمی صاحب (ممبئی) سوزخوانی پیش کریں گے۔ مدعو عالی انجمنیں بارگاہ شہزادی فاطمہ الزہراؑ میں ماتم کا نذرانہ پیش کریں گے۔ 3جمادی الثانی کی تیسری مجلس میں تاریخ شہزادی کونین اختیا جائے گا۔ موسمات کیلئے پردہ کا علیحدہ انتظام رہے گا۔ جناب میر فراست علی باقری و برادران، فرزند مرحوم میر حسن علی باقری کے تعلقات و موسنات سے شرکت کی گزارش کی ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے نمبر 9291609988 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے غم میں امام باڑہ ام البنین میں مجالس کا آغاز

لکھنؤ: چیئرمین اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دختر حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے غم میں امام باڑہ ام البنین منصور نگر میں پانچ روز مجالس کا آغاز ہو گیا ہے۔ پہلی مجلس کو مولانا حیدر عباس رضوی اور دوسری مجلس کو مولانا بلال عباس نے خطاب کیا۔ اس طرح روضۂ نبی یہ یکیت رائے تالاب اور مظاہر جرمل پال میں منگل کو منعقد ہونے والی مجالس کو مولانا سید ذکی مہدی، مولانا محمد عباس رضوی، مولانا سید ذکی حیدر رضوی نے خطاب کیا۔ حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے سلسلے میں روضۂ فاطمین، رستم نگر میں جاری مجلس مرثیہ خوانی کی آخری مجلس میں فیض یاب ہونے مرثیہ خوانی کی مجالس کا اہتمام ادارۂ تحفظ مرثیہ خوانی و تعظیم فروغ مرثیہ خوانی نے کیا تھا۔ چھوٹے امام باڑہ، حسین آباد میں جماعت جعفری کی جانب سے منعقد مجلس میں فیض یاب ہونے مرثیہ خوانی نے خطاب کیا۔ حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کا منظر بیان کیا۔ شام بیت ایس ایل ڈاکٹ کے چہلم کی مجلس کو امام باڑہ سرکار حسینؑ، کشیری محلہ میں مولانا محمد میاں عابدی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد شہر کی متعدد عزائی انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔

’اشکِ واحد‘ کی رسم اجرا

لکھنؤ: انجمن غریب اخوات شاعرۂ بار ایسوسی ایشن مرحوم ایس بی واحد کے تحریر کردہ نوحوں کے مجموعے ’اشکِ واحد‘ کتاب کی رسم اجرا روضہ منور سکارحسینی میں اجتماعی دعا کی۔ یہ کتاب ڈاکٹر سید علی امام زیدی ’گوہر لکھنوی‘ کی جانب سے پیش کی گئی۔ اس موقع پر متعدد علما موجود تھے۔ پروگرام کا اہتمام انجمن غریب اخوات کیا تھا۔

امام باڑہ سبطین آباد میں کل سے دو مجالس

لکھنؤ: مادر حسین حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کی یاد میں امام باڑہ سبطین آباد، حضرت گنج میں 12 اور 13 نومبر کو دو روزہ مجالس کا انعقاد کیا جائے گا۔ پہلی مجلس کو پروفیسر کمال احمد اور دوسری مجلس کو مولانا کلب جواد نقوی شام 7 بجے خطاب کریں گے۔ مجلس میں خصوصی طور پر ڈاکٹر عبدالحمید حکیم الٰہی (ایران) شرکت کریں گے۔

امام باڑہ بہشتِ زہرا میں 12 نومبر سے تین مجالس

لکھنؤ: حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے غم میں امام باڑہ بہشت زہرا، مصاب سنج میں 12 نومبر سے تین روزہ مجالس کا آغاز ہوگا۔ پہلی مجلس کو مولانا بہشت حسین، دوسری مجلس کو مولانا شاہد محمدی رضوی اور تیسری مجلس کو مولانا نظر عباس رضوی شام 4 بجے خطاب کریں گے۔

قدیمی تیسری کے تابوت کی زیارت 13 نومبر کو

لکھنؤ: چیئرمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی دختر جناب فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے موقع پر جمعرات رات 12 بجے کربلا دیانت الدولہ کاظمین روڈ میں خواتین کی جانب سے تیسری کا تابوت کے عنوان سے ایک مجلس منعقد کی جائے گی۔

وارثیہ پریمیئر لیگ 2026 کا فائنل آصف الیون نے شمشیر الیون کو سات وکٹوں سے ہرایا

لکھنؤ: مدرسہ دارالعلوم وارثیہ گوتی گمر، لکھنؤ میں آج وارثیہ پریمیئر لیگ 2026 کا فائنل میچ کھیلا گیا، جس میں آصف الیون اور شمشیر الیون کے درمیان مقابلہ ہوا۔ آصف الیون نے فائنل میچ میں سات وکٹوں سے شاندار کامیابی حاصل کرتے ہوئے ٹرافی اپنے نام کر لی۔ پہلے بلے بازی کرتے ہوئے شمشیر الیون نے مقررہ 10 اوورز میں 8 وکٹوں کے نقصان پر 82 رنز بنائے۔ کپتان شمشیر نے 12 گیندوں پر 26 رنز اسکور کیے، جن میں 3 شاندار چھکے شامل تھے۔ ان کے علاوہ محمد طیب نے 18 رنز کا تعاون دیا۔ اس کے باوجود آصف الیون کے گیند بازوں نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور بلے بازوں کو بڑا اسکور بنانے کا موقع نہ دیا۔ آصف الیون کی جانب سے عارف نے تباہ کن گیند بازی کرتے ہوئے 3 اوورز میں صرف 5 رنز دے کر 6 اہم وکٹیں حاصل کیں۔ رضا، آصف اور زاہد نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ 83 رنز کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے آصف الیون نے مقررہ 9 اوورز میں 2 وکٹوں کے نقصان پر ہدف حاصل کر لیا۔ اوپنر عارف نے 32 رنز کی شاندار اننگز کھیلی، جس میں 4 چوکے اور 2 چھکے شامل تھے۔ ان کی عمدہ بلے بازی کی بدولت ٹیم نے آسانی سے ہدف عبور کر لیا۔ عارف کو ان کی شاندار کارکردگی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا، جبکہ بہترین گیند باز کا خطاب بھی عارف ہی نے حاصل کیا، جنہوں نے سب سے زیادہ وکٹیں لے کر ٹورنامنٹ کی بہترین گیند بازی کا ایوارڈ بھی اپنے نام کیا۔ بہترین بلے باز کا خطاب محمد طیب کو ملا، جنہوں نے سب سے زیادہ رنز بنائے۔ بہترین فیلڈر کا ایوارڈ بھی عارف کے نام رہا۔ فائنل میچ کے مہمان خصوصی مولانا محمد عباس رضوی اور مہمان اعزازی مولانا محمد عباس رضوی تھے۔ انہوں نے فاتح اور مدمقابل ٹیم کے کھلاڑیوں کو ٹرافیاں اور میڈلز پیش کیے۔ اس موقع پر مولانا محمد عباس رضوی نے کہا کہ کھیل نوجوانوں کو نظم و ضبط، ٹیم ورک اور برداشت سکھاتا ہے، اس لیے ایسے ٹورنامنٹس کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے منتظمین کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے ٹورنامنٹس نوجوانوں کو منشیات اور غلط سرگرمیوں سے دور رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ مولانا محمد عباس رضوی نے کہا کہ کھیل نوجوانوں کو نظم و ضبط، ٹیم ورک اور برداشت سکھاتا ہے، اس لیے ایسے ٹورنامنٹس کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے منتظمین کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے ٹورنامنٹس نوجوانوں کو منشیات اور غلط سرگرمیوں سے دور رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔



دبستانِ اہلِ قلم کے تحت عالمی یوم اردو پر شعری نشست کا انعقاد

زاہد آزاد جھنڈانگری و پروفیسر ارشاد بیاروی کو اعزاز سے نوازا گیا



دبستانِ اہلِ قلم لکھنؤ کے تحت عالمی یوم اردو کے موقع پر عید السمیع وفا بناری کی رہائش گاہ پر فردوس کالونی دوگاواں لکھنؤ میں شعری نشست کا انعقاد ہوا جس کی صدارت پروفیسر ارشاد بیاروی نے کی اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے انجمن ارتقاء اردو کے صدر زاہد آزاد جھنڈانگری نے شرکت کی اس موقع پر مذکورہ دونوں ہی شخصیت کو اعزاز سے نوازا گیا۔ نظامت کے فرائض دبستان کے جنرل سیکرٹری مسعود رہبر لکھنوی نے انجام دیے منتظم ڈاکٹر رضوان الرضا نے تمام مہمان کا استقبال کیا۔ نشست کا آغاز حافظ عبدالسمیع وفا بناری کی تلاوت کلام ربانی سے ہوا بعد ازاں سینئر شاعر شمیم گیاوی نے بارگاہ رسالت مآب میں نعت کا نذرانہ پیش کیا۔ صدر نشست پروفیسر ارشاد بیاروی نے اپنے خطاب میں کہا ہم اردو کے حوالے سے علامہ اقبال کو خراج پیش کیا گیا جو کہ انسان دوستی کی مثال ہے۔

پروگرام کے مہمان خصوصی زاہد آزاد جھنڈانگری نے افتتاحی خطاب میں کہا کہ علامہ محمد اقبالؒ مردِ مومن، مردِ قلم، مردِ انقلاب رہے علامہ اقبال 9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ، پھر گورنمنٹ کالج لاہور، پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے یورپ۔ کیمبرج، میونخ کی ڈگری، پہلے کے لحاظ سے وکیل، فلسفہ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری، پہلے کے لحاظ سے استاد، فلسفی، مگر دل کے لحاظ سے امت مسلمہ کا درد رکھنے والے شاعر تھے جن کی وفات 21 اپریل 1938ء لاہور میں ہوئی۔ آپ کی زندگی سادگی، مطالعہ اور غور و فکر سے عبارت تھی۔ آپ کا مقولہ تھا: ”میں اپنے لیے نہیں، اپنی ملت کے لیے جیتا ہوں“۔ اقبال کا اخلاق ہی ان کی شاعری کی بنیاد تھا۔ خودی اور غیرت: کبھی انگریز سامراج کے سامنے جھکے نہیں، سرکاری نوکریوں کو ٹھکرایا۔ اتنے بڑے فلسفی ہونے کے باوجود بچوں سے بھی شفقت سے ملتے تھے۔ عشقِ رسول ﷺ: آپ کا دل حب رسول ﷺ سے لبریز تھا۔ اسی لیے آپ نے فرمایا۔ لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری۔ دولت اور شہرت سے بے نیاز، ایک کمرے میں کتابوں کے درمیان زندگی گزاردی۔ اردو اور فارسی دونوں کے شہنشاہ۔ آپ نے 6 مجموعے اردو میں اور 7 فارسی میں لکھے۔ بانگ درا، بال جبریل، ضربِ کلیم، اسرارِ خودی، رموزِ خودی، جاوید نامہ آپ کے شاہکار ہیں۔ آپ کی شاعری صرف شاعری نہیں، بلکہ امت کے لیے بیداری کا نعرہ ہے:

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اقبال نے مسلمانوں کو غلامی کی نیند سے جگایا۔ اقبال مر نہیں، وہ آج بھی ہر نوجوان کے دل میں زندہ ہیں جو لا الٰہ الا اللہ پر یقین رکھتا ہے۔

پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

مجھ کو چھٹی نہ ملے جس میں وہ دن رات ہے قلم
اک نئے طرز میں کہتا ہے ہر اک بات قلم

زاہد آزاد جھنڈانگری

ہند عرب ایران کی بھی تہذیب دکھائی دیتی ہے
عربی ہندی اور فارسی لہجہ اردو دنیا میں

ڈاکٹر رضوان الرضا

صدیوں سے ہے صد رنگ جہان اردو
تہذیب کا محور ہے لسان اردو
باغ کے اسے قوس و قزح کی مانند
تم بول کے دیکھو تو زبان اردو

شکیل گیاوی

اردو کے لئے شوق یہ پالا ہم نے
افکار کو الفاظ میں ڈھالا ہم نے
تہذیب کے پھولوں کو حسیں رنگ دیا
گلزار سخن جب بھی سنبھالا ہم نے

معید رہبر لکھنوی

میں نے داڑھی بڑھائی تو کہنے لگی
اب کہیں یہ حوروں کے چکر میں ہے
پنچولکھنوی

سکون زندگی کے واسطے اک آشیانہ ہو
تصور تھا حقیقت میں بدلتے ہم نے دیکھا ہے

عبدالسمیع وفا بناری

شکریہ عبدالباری، فیضان، بلال، عاصم، عارف، وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں پروگرام کے اختتام پر میزبان عبدالسمیع وفا بناری نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا

تیوہار خصوصی ریل گاڑیاں-2026

چلم پو جا تیوہار کے دوران ریلوے مسافروں کی آمد و رفت کی سہولت کے مد نظر اتر ریلوے کے ذریعے دیگر کلیگری ریلوں کی مدد سے مندرجہ ذیل تیوہار خصوصی ریل گاڑیاں چلائی جائیں گی، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل کے مطابق ہے:-

اتر ریلوے نیٹ ورک سے سفر شروع کرنے والی/ ختم کرنے والی تیوہار خصوصی ریل گاڑیوں کی فہرست

خصوصی ریل گاڑی نمبر	اسٹیشن سے		روانگی وقت	اسٹیشن تک	آمد وقت	فریکوئنسی / چلنے کے دن	چلنے کی تاریخ
02252	نئی دہلی	وندے بھارت	08:35	پٹنہ جنکشن	21:30	ہفتہ میں 3دن	25.11.2026 تک
02251	پٹنہ جنکشن	تیوہار خصوصی	10:00	نئی دہلی	23:30	منگل، جمعرات، اتوار	26.11.2026 تک
02254	نئی دہلی	وندے بھارت	08:35	پٹنہ جنکشن	21:30	ہفتہ میں 3دن	26.11.2026 تک
02253	پٹنہ جنکشن	تیوہار خصوصی	10:00	نئی دہلی	23:30	ہفتہ، سوموار، بدھ	28.11.2026 تک
02258	نئی دہلی	وندے بھارت	05:00	پٹنہ جنکشن	18:30	تاریخ وار	11.11.2026
02257	پٹنہ جنکشن	تیوہار خصوصی	08:00	نئی دہلی	21:30	جمعرات	12.11.2026
02436	نئی دہلی	وندے بھارت	08:35	پٹنہ جنکشن	21:30	تاریخ وار	13.11.2026
02435	پٹنہ جنکشن	تیوہار خصوصی	08:00	نئی دہلی	21:30	ہفتہ	14.11.2026
06597	یشونت پور جنکشن		07:00	بوگ نگری رشی کیش	10:15	تاریخ وار	12.11.2026
06598	بوگ نگری رشی کیش		17:55	یشونت پور جنکشن	19:45	ہفتہ	14.11.2026
04028	آنند وہار (ترمنل)		09:15	مظفر پور جنکشن	04:30	ہفتہ میں 2دن	24.11.2026
04027	مظفر پور جنکشن		06:15	آنند وہار (ترمنل)	05:30	بدھ، ہفتہ	25.11.2026
04010	دہلی جنکشن		23:05	سیتامڑھی جنکشن	23:30	ہفتہ وار	19.11.2026
04009	سیتامڑھی جنکشن		00:45	دہلی جنکشن	20:30	ہفتہ	21.11.2026
04014	آنند وہار (ترمنل)	وایا لکھنؤ (ایں آر)	15:40	لوکو ہابازار	20:15	اتوار، سوموار، منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ، ہفتہ	29.11.2026 تک
04013	لوکو ہابازار		22:30	آنند وہار (ترمنل)	03:40		30.11.2026
04314	بوگ نگری رشی کیش		15:20	مظفر پور جنکشن	11:45	ہفتہ میں 2دن	29.11.2026 تک
04313	مظفر پور جنکشن		13:15	بوگ نگری رشی کیش	11:15	جمعرات، اتوار	30.11.2026
04096	آنند وہار (ترمنل)		00:05	پالنی پور جنکشن	23:00	ہفتہ میں 2دن	29.11.2026 تک
04095	پالنی پور جنکشن		00:45	آنند وہار (ترمنل)	21:30	جمعرات، جمعہ، ہفتہ	30.11.2026
04072	نئی دہلی		21:35	سیوہل	06:35	ہفتہ میں 2دن	28.11.2026 تک
04071	سیوہل		07:45	نئی دہلی	15:00	جمعرات، جمعہ، ہفتہ	30.11.2026
02309	راجندر نگر (ترمنل)		20:10	نئی دہلی	15:00	ہفتہ میں 2دن	11 سے 20.11.2026
02310	نئی دہلی		19:00	راجندر نگر (ترمنل)	14:00	جمعرات، ہفتہ اور سوموار	12 سے 21.11.2026
04062	آنند وہار (ترمنل)		12:00	بھاگلپور جنکشن	13:30	ہفتہ میں 2دن	27.11.2026 تک
04061	بھاگلپور جنکشن		16:30	آنند وہار (ترمنل)	20:00	اتوار، سوموار، منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ، ہفتہ	29.11.2026
04312	بوگ نگری رشی کیش	وایا صرادآباد	22:20	کولکاتہ	08:00	ہفتہ وار	20.11.2026
04311	کولکاتہ		13:55	بوگ نگری رشی کیش	23:30	اتوار	22.11.2026
04624	امرتسر جنکشن		20:10	کولکاتہ	15:00	ہفتہ وار	25.11.2026
04623	کولکاتہ		04:45	امرتسر جنکشن	21:05	ہفتہ	28.11.2026
07083	بیدر		10:00	حضرت نظام الدین	20:40	تاریخ وار	19.11.2026
07084	حضرت نظام الدین		10:30	بیدر	04:00	اتوار	22.11.2026
04090	نئی دہلی		23:30	داناپور جنکشن	15:00	ہفتہ میں 2دن	27.11.2026
04089	داناپور جنکشن		16:40	نئی دہلی	09:45	جمعرات، ہفتہ	28.11.2026
04098	شکور بستی		09:20	دربھنگہ جنکشن	11:45	منگلوار کو چھوڑ کر	29.11.2026
04097	دربھنگہ جنکشن		14:00	شکور بستی	18:00	بدھوار کو چھوڑ کر 6دن	30.11.2026
04076	دہلی جنکشن		00:30	کاماکھیہ جنکشن	21:15	ہفتہ وار	28.11.2026
04075	کاماکھیہ جنکشن		05:00	دہلی جنکشن	20:40	سوموار	30.11.2026
04064	دہلی جنکشن		11:00	گیا جنکشن	07:15	منگل، جمعہ اور اتوار	ہفتہ کو چھوڑ کر 30.11.2026
04537	برونی جنکشن		06:30	چندی گڑھ	13:20	جمعرات	12.11.2026
04088	نئی دہلی		15:50	پٹنہ جنکشن	12:45	اتوار، سوموار، منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ، ہفتہ	30.11.2026
04087	پٹنہ جنکشن		15:10	نئی دہلی	13:30	ہفتہ وار	01.12.2026
04634	فیروز پور چھاؤنی		17:30	پورنیہ جنکشن	03:00	جمعرات	26.11.2026
04633	پورنیہ جنکشن		06:00	فیروز پور چھاؤنی	16:35	ہفتہ	28.11.2026
04652	امرتسر جنکشن	وایا لکھنؤ (ایں آر)	10:55	جے نگر	20:00	بدھ، جمعہ، اتوار	29.11.2026
04651	جے نگر		04:15	امرتسر جنکشن	15:00	جمعہ، اتوار، منگل	01.12.2026
04406	شکور بستی		19:10	مانسی جنکشن	02:30	بدھ، جمعرات، جمعہ اور ہفتہ	11, 12 13 اور 14.11.2026
04405	مانسی جنکشن		04:30	شکور بستی	11:30	جمعرات، جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار	12,13,14 15 اور 16.11.2026
04638	امرتسر جنکشن		19:40	چھپرا جنکشن	20:45	سوموار	30.11.2026
04637	چھپرا جنکشن		22:15	امرتسر جنکشن	00:20	منگلوار	01.12.2026
04640	چھپرا		08:35	مظفر پور جنکشن	13:10	سوموار	30.11.2026
04639	مظفر پور جنکشن		16:00	چھپرا	21:30	منگلوار	01.12.2026
04404	شکور بستی		15:15	پٹنہ جنکشن	14:30	تاریخ وار	11, 12, 13 اور 14.11.2026
04403	پٹنہ جنکشن		15:40	شکور بستی	15:00	بدھ، جمعرات، جمعہ اور ہفتہ	11, 12, 13, 14 اور 15.11.2026
04410	شکور بستی		13:00	جنجہار پور جنکشن	16:00	بدھ، جمعرات، جمعہ اور ہفتہ	11, 12, 13 اور 14.11.2026
04409	جنجہار پور جنکشن		18:15	شکور بستی	01:40	بدھ، جمعرات، جمعہ اور ہفتہ	11, 12, 13 اور 15.11.2026
04536	چندی گڑھ جنکشن		23:45	برونی جنکشن	00:30	ہفتہ وار	27.11.2026
04535	برونی جنکشن		02:35	چندی گڑھ جنکشن	03:35	اتوار	29.11.2026
04656	لدھیانہ جنکشن		17:35	سہرسا جنکشن	23:50	تاریخ وار	11.11.26
04655	سہرسا جنکشن		03:50	لدھیانہ جنکشن	08:35	بدھ اور جمعہ	11 اور 13.11.26
04662	لدھیانہ جنکشن		06:30	دربھنگہ	10:00	بدھ	11.11.2026
04661	دربھنگہ		13:00	لدھیانہ جنکشن	17:10	بدھ اور جمعہ	11 اور 12.11.26
04664	لدھیانہ جنکشن		06:30	گیا جنکشن	08:00	جمعرات	12.11.2026
04663	گیا جنکشن		11:00	لدھیانہ جنکشن	12:50	جمعہ	13.11.2026 کو
02569	دربھنگہ جنکشن		06:30	نئی دہلی	04:00	اتوار، سوموار، منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ، ہفتہ	30.11.2026
02570	نئی دہلی		12:15	دربھنگہ	10:00	ہفتہ وار	01.12.2026
04528	سہرسہ جنکشن		11:25	سہرسہ جنکشن	17:00	تاریخ وار	12.11.2026
04527	سہرسہ جنکشن		19:15	امبالہ چھاؤنی	22:20	جمعہ	13.11.2026
04022	نئی دہلی	وایا لکھنؤ (ایں آر)	14:30	گورکھپور جنکشن	04:10	ہفتہ وار	13.11.2026
04021	گورکھپور جنکشن		07:00	نئی دہلی	23:10	ہفتہ	14.11.2026
04058	آنند وہار (ترمنل)		00:20	چھپرا	19:20	ہفتہ میں 2دن	جمعہ اور منگلوار 17.11.2026
04057	چھپرا		22:10	آنند وہار (ترمنل)	17:20		
04066	آنند وہار (ترمنل)		05:00	سبور	07:00	تاریخ وار	بدھ اور جمعہ 11 اور 12.11.2026
04065	سبور		11:00	آنند وہار (ترمنل)	13:45		جمعرات اور جمعہ 12 اور 13.11.2026
05579	پورنہ کورٹ		16:30	آنند وہار ترمنل	01:05	ہفتہ میں 2دن	جمعہ، اتوار 29.11.2026
05580	آنند وہار ترمنل		05:15	پورنہ کورٹ	13:45		اتوار، منگلوار 01.12.2026
04054	نئی دہلی		18:15	ہاوڑہ	23:40	تاریخ وار	بدھ اور، جمعرات اور ہفتہ 12, 14 اور 14.11.2026
04053	ہاوڑہ		01:40	نئی دہلی	08:20		جمعہ، ہفتہ اور سوموار 13, 14 اور 16.11.2026
05575	سہرسہ جنکشن		20:00	آنند وہار ترمنل	01:05	ہفتہ وار	منگلوار 24.11.2026
05576	آنند وہار ترمنل		05:15	سہرسہ جنکشن	10:30		جمعرات 26.11.2026
05088	آنند وہار ترمنل		19:15	مؤ	14:00	تاریخ وار	بدھوار 11.11.2026
04077	دربھنگہ جنکشن		21:00	دہلی جنکشن	23:55		بدھوار 11.11.2026
02456	نئی دہلی		07:45	کانپور سنٹرل	13:15	ہفتہ میں 2دن	سوموار، بدھ، جمعہ، ہفتہ 30.11.2026
04657	سہرسہ جنکشن		03:50	لدھیانہ جنکشن	08:35	تاریخ وار	جمعرات 12.11.2026
04209	وارانسی جنکشن	وایا لکھنؤ (ایں آر)	22:15	دہلی جنکشن	13:45	ہفتہ میں 2دن	سوموار، بدھ، جمعہ 27.11.2026
04210	دہلی جنکشن		18:50	وارانسی جنکشن	09:50	3دن	منگل، جمعرات، ہفتہ 28.11.2026
04213	ابوہا دیا چھاؤنی	وایا لکھنؤ (ایں آر)	18:20	آنند وہار (ترمنل)	06:10	ہفتہ میں 2دن	اتوار، جمعرات 29.11.2026
04214	آنند وہار (ترمنل)		09:00	ابوہا دیا چھاؤنی	22:00		سوموار، جمعہ 30.11.2026
04227	وارانسی جنکشن	وایا لکھنؤ (ایں آر)	11:05	چندی گڑھ جنکشن	04:20	ہفتہ میں 2دن	جمعرات، اتوار 29.11.2026
04228	چندی گڑھ جنکشن		06:00	وارانسی جنکشن	00:55		سوموار، جمعہ 30.11.2026
04604	شری ماتا وشوہ دیوی کٹڑا		18:15	وارانسی جنکشن	18:30	ہفتہ وار	اتوار 29.11.2026
04603	وارانسی جنکشن		04:30	شری ماتا وشوہ دیوی کٹڑا	04:40		منگلوار 01.12.2026
04610	جموں توی	وایا لکھنؤ (ایں آر)	05:15	وارانسی جنکشن	05:10	ہفتہ وار	جمعرات 26.11.2026
04609	وارانسی جنکشن		09:00	جموں توی	08:30		جمعہ 27.11.2026

ریلوے مسافروں سے گزارش ہے کہ کسی بھی دیگر معلومات جیسے راستے میں پڑنے والے اسٹیشن اور ان کی مفصل ٹائم -ٹیبل کی معلومات کے لئے برائے کرم ریل مدد ہیلپ لائن نمبر-139 پر رابطہ کریں یا ریلوے کی ویب سائٹ www.nr.indianrailways.gov.in پر ملیں

اتر ریلوے

صارف فرین کی خدمت میں مصنفان کے ساتھ

ہمیں فالو کریں

اودھ نامہ

سیاست میں اخلاص کا بحران

ایک بہترین لیڈر یا رہنما قائد کی سب سے بڑی نشانی اس کی نگاہِ بلند یا وژن وسیع اور ذہن کشادہ ہوتا ہے۔ وہ صرف آج کا نہیں سوچتا بلکہ مستقبل کی منصوبہ بندی بھی کرتا ہے۔ ایک اچھا قائد جتنا اچھا بولتا ہے، اس سے کہیں زیادہ اچھا وہ دوسروں کو سنتا اور سمجھتا ہے۔ الغرض ایک اچھا قائد وہ ہے جو لوگوں کو اپنے پیچھے چلنے پر مجبور نہ کرے، بلکہ اپنے اچھے کردار سے لوگوں کے دلوں میں اپنے لیے جگہ بنائے۔ جس سے لوگ خود اس کے پیچھے چلنے پر مجبور ہوجائیں۔ انسانی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ دنیا میں ہمیشہ انہی لیڈروں کو یاد رکھا گیا ہے جنہوں نے اپنی ذات سے بالاتر ہوکر انسانیت اور قوم و ملک کی خدمت کی ہے۔

ارے ہم اپنے ملک ہندوستان پر نگاہ ڈالیں تو ہم پاتے ہیں کہ یہ لیڈران کی ایک منڈی ہے، ہر کوئی بیٹھا رنگ برنگا مال فروخت کر رہا ہے۔ ہر کوئی قوم کا مسیحا بنا ہوا ہے اور ہر کوئی اپنے بیان کے مطابق یکتا دیکھنا ہے۔ مگر عوامی رہنما یا لیڈر کہلانے کا حق انہی افراد کو حاصل ہوتا ہے جو حقیقتاً اپنی عوام کے افراد کی انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح کی زندگی میں پُرخلوص رہنمائی کرتے ہیں۔ سیاستدان ہونا الگ بات ہے اور لیڈر ہونا ایک الگ۔ ہر سیاستدان رہنما نہیں ہوتا، مگر وہ سیاستدان جو میدانِ سیاست میں قدم بھی اسی ارادے سے رکھتا ہے کہ وہ عوام کو اس کے حقوق دلوائے گا، وہی صحیح حکمران ثابت ہوگا۔

جب ہم اپنے ہندوستان کے حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے میدانِ سیاست کے اہم افراد پر نظر ڈالتے ہیں، تو دور دور تک کوئی رہنما یا لیڈر ایسا نظر نہیں آتا۔ سب کے سب محض سیاستدان ہی ہوتے ہیں، اپنی سیاسی پارٹی، اس کے منشور، ظاہری و باطنی اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لیے اپنا سیاسی کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کا اندزہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک لیڈر جیسے ہی اپنی پارٹی بدل جاتا ہے تو راتوں رات اس کے نظریات یکسر تبدیل ہوجاتے ہیں۔ اور اپنی سابقہ پارٹی اور اس کے نظریات پر وہ صرف تنقید ہی نہیں کرتا بلکہ اس میں کیڑے نکالنے کا کام کرنے لگتا ہے اور اس کے قائدین پر بھی الزامات کی بوچھار شروع کر دیتا ہے۔ مثلاً کے طور پر ایک کانگریس کا لیڈر اگر بھاجپا جوائن کر لیتا ہے تو راتوں رات وہ فرقہ پرستی کی باتیں کرنے لگتا ہے، اور اسی طرح بھاجپا کا کوئی لیڈر اگر کسی اور پارٹی مین چلا جاتا ہے تو وہ بھاجپا کے نظریا کی برائیاں شروع کر دیتا ہے اور ملکی مفاد کے معیار اور پیمانے بدل جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہر سیاسی جماعت کا نقطۂ نظر اور مقاصد یکساں نہیں ہوتے۔ بظاہر تو سبھی عوام کے لیے منصوبے پیش کرتے ہیں، مگر وہ عوام سے زیادہ ان کے ووٹ پر نظر رکھتے ہیں، اور اپنا منشور عوامی فلاح و بہبود سے متعلق بتا کر معصوم عوام سے ان کے ووٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ مگر جب عنانِ حکومت ہاتھ میں آجاتی ہے یا اسمبلی کی سیٹ مل جاتی ہے، تو پھر عوام ان کے لیے بے وقعت ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اس کی سینکڑوں مثالیں ہیں کیونکہ مثالیں بھری پڑی ہیں انفرادی بھی اور اجتماعی سطح کی بھی۔

اس صورتحال کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہماری بیشتر سیاسی جماعتیں میرٹ یا عوامی خدمت پر ٹکٹ دینے کے بجائے پارٹی کا ٹکٹ خاصی کثیر رقم کے عوض دیتی ہیں۔ ایسی خبریں روزانہ سنائی دیتی ہیں اگرچہ یہ بات وثوق کے ساتھ نہیں کہی جاسکتی ہے لیکن بعض لیڈروں اور بعض سیاسی پارٹیوں کے بارے میں اس طرح کی باتیں سننے کو ملتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب کوئی لاکھوں روپے دے کر ٹکٹ حاصل کرے گا تو وہ اسمبلی میں پہنچ کر سب سے پہلے اپنی لگائی ہوئی رقم کے حصول کی کوشش شروع کر دے گا۔ یہی حال ملازمتوں کا ہے جب کوئی لاکھوں روپے رشوت دے کر ملازمت میں آتا ہے تو وہ سب سے پہلے اپنی لگائی ہوئی رقم کو نکالنے کی ترکیبیں سوچتا ہے جس کی تکمیل بے ایمانی سے ہوجاتا ہے اور بعض محکموں میں یہ دیر طلب ہوتا ہے اور بعض جگہ تو بہت ہی کم گنجائش ہوتی ہے لیکن وہاں تنخواہیں ہی اس کی بھرپائی کر دیتی ہیں۔ لیکن تنخواہ بہت ہی کم ہوتی ہیں۔ امیدوار یہ سوچ کر لمبی رشوت کا انتظام کرتا ہے کہ اتنے ماہ میں یہ پورا ہو جائے گی اور مستقبل بھی محفوظ ہو جائے گا۔ اور سیاسی لیڈر کی تو بات ہی اور ہے۔ ظاہر ہے کہ اس نے ٹکٹ خرید کر گھاٹے کا سودا تو کیا نہیں ہوتا۔ اب ایسے میں اگر وہ عوام کی خدمت کرنے لگے تو اس کو کیا فائدہ ہوگا؟ یہ ہے ہماری ملکی سیاست کا محور اور المیہ۔

کہا جاتا ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان میں دو چیزیں سب سے زیادہ پائی جاتی ہیں: ایک کوڑا کرکٹ اور دوسرا لیڈر۔ ظاہر ہے کہ اس ماحول میں سب سے بڑی مشکل اصل اور نقل، سچے اور جھوٹے، کھرے اور کھوٹے میں تفریق کرنے کی ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم ہندوستانی ان سیاستدانوں کو لیڈر کا خطاب دیتے ہیں جو پانچ سال ملک میں لوٹ کھسوٹ کا مال جمع کر کے پھر ساری زندگی چین کی بانسری بجاتے ہیں۔ اپنے حقیقی اثاثوں کو چھپا کر جھوٹ کا بازار گرم کرتے ہیں اور ایک بار اور کی امید لگائے پھر سے میدان میں کود پڑتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ کہ اگر کرسی مل گئی تو ہندوستان میں ایک بار پھر کرپشن کا بازار گرم کرنے کا موقع مل جائے گا، اور اگر نہ بھی ملا تو زندگی تو یوں بھی سکون سے گزر رہی ہے۔ ہندوستان کی عوام اور ان کا مستقبل ان کے لیے اہم نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

وشوگرو کی مجبوری: پیسہ پھینکو، تماشا دیکھو

ڈاکٹر سلیم خان



سرسنگھ چالک موہن بھاگوت سے پورا آر ایس ایس کا نپٹا ہے لیکن وزیر اعظم نریندر مودی ان سے نہیں ڈرتے اس کی وجہ بتانے والی اکثر قیاس آرائیاں غلط ہوتی ہیں کیونکہ یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ مودی جی کی تربیت آر ایس ایس کی شاکھا میں ہوئی ہے۔ دراصل وزیر اعظم سیاسی تربیت کی ابتداء 1990 کی دہائی میں ہوئی۔ 1993 میں نوجوان نریندر مودی پہلی بار چندہ جمع کرنے کے لیے جھولا اٹھا کر امریکہ گئے تھے۔ ایک عام شہری اور بی جے پی کے ایک کم معروف کارکن کی حیثیت سے یہ ان کا پہلا امریکی دورہ تھا۔ انٹرنیٹ پر اس زمانے کی تصویریں گواہ ہیں کہ انہوں نے اس وقت نہایت کفایتی انداز میں سفر کیا تھا اور وہ اکثر وہاں رہنے والے ہندوستانی خاندانوں کے ساتھ قیام کیا تھا۔ اس دوران اسٹیچو آف لبرٹی کے ساتھ مسکراتے تصویر کھنچوانے والے مودی جی خود نہیں جانتے ہوں گے کہ ایک دن وہ آزادیٔ رائے کو کچلنے والی سب سے بڑی علامت بن جائیں گے۔ دنیا بھر کو اپنی ذہنی غلامی میں مبتلا کر کے اپنا کام کروانے والا امریکی انتظامیہ ابھرتے ہوئے سیاستدانوں کی تربیت کا اہتمام کرتا ہے۔ اس نے سنگھ پریوار سے رابطہ کر کے کوئی فرد طلب کیا تو اس کی نظرِ انتخاب تیز طرار مودی پر پڑی اور انہیں تربیت کے لیے روانہ کر دیا۔ وہیں سے یہ گاڑی ایک نئی پٹری پر چل پڑی اور وہ بھی مغرب کے تئیں مرعوب ہندوتوانوازوں میں شامل ہوگئے۔

ہندومہاسبھا کے ممتاز رہنما اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے بانی ڈاکٹر کے بی ہیڈگیوار کے سیاسی سرپرست، ڈاکٹر بال کرشنا شیورام مونجے کا 1931ء میں اٹلی کا دورہ مندرجہ بالا حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مونجے کی فسطائی آمر بینٹو مسولینی سے ملاقات کو جدید ہندو قوم پرستی کی تحریک میں ایک تاریخی موڑ سمجھا جاتا ہے۔ مونجے دراصل لندن میں ہونے والی گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے گئے تھے لیکن واپسی میں اٹلی نکل گئے اور وہاں 15 سے 24 مارچ (1931) تک دارالحکومت روم میں قیام کیا۔ ڈاکٹر مونجے کے دورے کا بنیادی مقصد اٹلی کے فوجی اداروں اور بالخصوص وہاں نوجوانوں کی جسمانی و فاشسٹ تربیت کے نظام کا جائزہ لینا تھا۔ وہ ہندوستان کو برطانوی تسلط سے آزاد کرانے کا خواب تو دیکھتے تھے لیکن بزدل ہندوتوانواز برطانیہ کے ساتھ نبرد آزما ہوکر کوئی جرأتمندانہ کردار نہیں ادا کرسکے اور نہ دیو بند کی ریشمی رومال تحریک یا سبھاش چندر بوس جیسی آزاد ہندفوج کا ساتھ دے سکے بلکہ انگریزوں کے باجگزار بن گئے۔

روم میں قیام کے دوران مونجے نے اہم عسکری اور تعلیمی اداروں کا دورہ کرنے کے بعد فسطائی ڈھانچے کی تعریف کرتے ہوئے اپنی ڈائری میں لکھا کہ مسولینی نے اٹلی کی عسکری بحالی کے لیے یہ شاندار نظام وضع کیا ہے، کیونکہ اطالوی بھی ہندوستانیوں کی طرح امن پسند اور جنگی فنون سے دور ہو چکے تھے۔ اس دورے کا سب سے اہم واقعہ 19 مارچ 1931ء کو بینٹو مسولینی کے ساتھ ڈاکٹر مونجے کی ذاتی ملاقات تھی۔ اس موقع پر مسولینی سے ہاتھ ملا کر اپنا تعارف کرانے کے بعد مونجے کو پتہ چلا کہ ان کا میزبان ہندوستان میں جاری آزادی کی جدوجہد سے پہلے ہی واقف تھا۔ اسے معلوم رہا ہوگا کہ بادل گرجتے تو ہیں مگر برستے نہیں۔ مسولینی نے مونجے سے اطالوی فوجی اسکولوں اور تنظیموں کے بارے میں رائے مانگی، تو ڈاکٹر مونجے نے اپنی مرعوبیت کا اظہار کرتے ہوئے جواب دیا عالی جاہ! میں اس نظام سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ ہر ابھرتی ہوئی قوم کو ایسی تنظیموں کی ضرورت ہوتی ہے، اور ہندوستان کو اپنی عسکری بحالی کے لیے اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔" ڈاکٹر مونجے نے اپنی ڈائری میں مسولینی کی تعریف کرتے ہوئے اسے مضبوط قوتِ ارادی اور پُرکشش شخصیت کا مالک قرار دیا۔ کاش کے مونجے یا ان پیروکار مسولینی کے عبرتناک انجام سے بھی سبق سیکھتے۔ آر ایس ایس کے بانی ڈاکٹر ہیڈگیوار کو فسطائی ماڈل سے روشناس کرانے کا کارنامہ ڈاکٹر مونجے نے ہی کیا تھا۔ آگے چل کر وہی آر ایس ایس کے تنظیمی ڈھانچے، ڈرل اور یونیفارم کی بنیاد بنا۔

مسولینی کی بالیلا نامی تنظیم سے متاثر ہوکر ڈاکٹر مونجے نے 1935ء میں سینٹرل ہندو ملٹری ایجوکیشن سوسائٹی قائم کی جو بعد میں 1937ء کے اندر بھونسلا ملٹری اسکول" بن گیا اور وہیں پر اٹل بہاری واجپائی کی رخصتی کے بعد ملک بھر میں دھماکوں کی سازش رچ کر مسلمانوں کو بدنام کرنے کی سعی کی گئی۔ مسولینی اپنے نام سے کام کرتا تھا مگر سنگھیوں نے مسلمانوں کی آڑ میں دہشت گردی کی۔ یہ لوگ ہندوسماج کو منظم کرنے اور نوجوانوں کی عسکری تربیت کے حامی ضرور ہیں مگر طاقتور سے پنجہ لڑانا نہ تو پہلے ان کے بس میں تھا اور نہ اب ہے۔ اسی لیے امریکہ و چین کے آگے نظریں بچھا کر اقتدار کے بل بوتے پر اپنے سے کمزور لوگوں پر زور دکھاتے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں ہے کہ سب سے پہلے ڈاکٹر مونجے نے اٹلی جا کر وہاں کے بدنام زمانہ فسطائی رہنما کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا اور آگے چل کر ہٹلر ان کے لیے نمونہ عمل بن گیا۔ ہٹلر کی نازی ملیشیا کا لباس اور سلام کرنے کا طریقہ بھی من عن اپنایا گیا۔ ہندوتوانوازوں نے ہٹلر کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اقلیتوں سے نفرت کرنا اور ایک خیالی دشمن سے ڈرا کر لوگوں کو اپنے چنگل میں پھنسانے کا فن سیکھا۔

ونایک دامودر ساورکر نے مغربی قوم پرستی کے خطوط پر ہندوتوا کا ایسا فلسفہ وضع کیا جس کا ہندوستانی تاریخ میں کوئی وجود نہیں تھا۔ اس نے مشرک سماج کے ۳۳ کروڑ معبودانِ باطل میں وطن نامی نئے دیوتا کا اضافہ کردیا۔ اس تناظر میں 1994 کے اندر نریندر مودی کو امریکن کونسل آف ینگ پولیٹیکل لیڈرز کے زیر اہتمام سیاسی تربیت کی خاطر دوبارہ امریکہ جانے کا موقع نعمتِ غیر مترقبہ بن گیا۔ گجرات کے لوگ رابطوں کو قائم کر کے اپنے کاروبار کی توسیع کے لیے مشہور ہیں۔ نریندر مودی کو چونکہ سیاست کی دوکان چمکانی تھی اس لیے انہوں نے امریکی سیاسی حلقوں میں اپنے ابتدائی روابط قائم کیے جو ہنوز ان کے کام آرہے ہیں۔ یہ ایک تلخ حقیقت اس دوران ایپسٹین جیسے بدنام لوگوں سے بھی ہردیپ پوری نے رابطے کروا دیئے جو فی الحال مودی جی کے گلے کی ہڈی بنے ہوئے ہیں۔ گجرات کا وزیر اعلیٰ بننے کے بعد مودی جی کے لیے موقع تھا کہ وہ اپنی امریکی تربیت اور تعلقات کا بھرپور استعمال کرتے مگر 2002 کے گجرات فسادات ان کے راہوں کی رکاوٹ بن گئے۔ مذہبی آزادی سے متعلق مسائل کی وجہ سے، امیگریشن اینڈ نیشنلٹی ایکٹ کی دفعہ 212 کے تحت انہیں امریکہ کا ویزا دینے سے انکار کر دیا گیا۔

مذکورہ بالا پابندی 2014 میں جب مودی وزارت عظمیٰ کے انتخاب میں کامیاب ہوگئے تو واشنگٹن نے فوری طور پر اپنا مؤقف تبدیل کر کے انہیں سینے سے لگا لیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی امریکی صدر براک اوبامہ کے ساتھ واجبی سے تعلقات تھے مگر ڈونلڈ ٹرمپ کے اقتدار میں آتے ہی یہ جوڑی ایک جان دو قالب ہوگئی۔ مودی نے بلا تکلف ٹرمپ کی انتخابی مہم میں حصہ لے کر ہیوسٹن شہر میں 'اب کی بار ٹرمپ سرکار کا نعرہ لگایا' اور احمد آباد کے اندر نمستے ٹرمپ نامی بڑی تقریب کا اہتمام کیا مگر وہ بیچارے ہار گئے۔ اس کے بعد مودی نے کملا ہیرس کی حمایت کر کے ٹرمپ کو ناراض کر دیا اور دونوں رہنماؤں کے تعلقات کشیدہ ہوگئے۔ اب یہ حالت ہے کہ حکومتِ ہند کو قصرِ ابیض کے سینیئر حکام کے درمیان رواں سال رابطوں کے لیے دلالوں کی مدد درکار ہوگئی۔ امریکہ کی لابنگ فرم ایس ایچ ڈبلیو پارٹنرز کے تعاون سے وائٹ ہاؤس اور انڈین حکام کے درمیان فون کالز کروانے پڑے۔ وزیرِ اعظم مودی کو اپنے دوست' ڈونلڈ ٹرمپ سے بات کرنے کے لیے بھی ایک لابنگ فرم کی مدد لینا ایک شرمناک واقعہ ہے کیونکہ ٹرمپ کی خوشنودی کے لیے کیا کیا نہیں کیا گیا؟ مذکورہ امریکی لابنگ فرم نے امریکہ کے فارن ایجنٹس رجسٹریشن ایکٹ کے تحت جمع کرائی جانے والی دستاویزات میں بتایا کہ اس نے رواں سال مئی اور جون کے دوران حکومتِ اور وائٹ ہاؤس کے ساتھ تعلقات قائم کرنے میں مدد کی۔

ایچ ڈبلیو کے علاوہ مرکری پبلک افیئرز کو اس کام کے لیے ماہانہ 75 ہزار ڈالر معاوضہ دیا گیا۔ اس راز کے فاش ہونے پر کانگریس نے ایکس پر لکھا 'مودی پیسے دے کر ٹرمپ سے اپنی تعریف پر مبنی پوسٹس کرواتے رہے ہیں۔ اس کا انکشاف خود مرکری پبلک افیئرز نے کیا ہے۔ اس فرم کو مودی حکومت نے 75 ہزار ڈالر ماہانہ پر رکھا ہوا تھا' مہوا موئترا نے لکھا کہ' ڈونلڈ ٹرمپ سے وزیر اعظم نریندر مودی کی تعریف ہندوستانی ٹیکس دہندگان کے پیسے سے کروائی جاتی ہے۔ کانگریس کے ترجمان پون کھیڑا نے ایکس پر لکھا' حالات اتنے خراب ہو گئے ہیں کہ مودی کو اپنے 'دوست ڈونلڈ ٹرمپ' سے بات کرنے کے لیے بھی ایک لابنگ فرم کی ضرورت پڑ رہی ہے یعنی ہر بار جب ٹرمپ مودی کو اپنا 'بہت اچھا دوست'، 'سچا دوست'، 'اچھا دوست' یا 'عظیم دوست' کہتے ہیں تو اس کی قیمت ہندوستانی ٹیکس دہندگان چکاتے ہیں۔ یہ کیسی ستم ظریفی ہے کہ پاکستانی جنرل عاصم منیر کو تو قصرِ ابیض میں بلا کر ظہرانہ دیا جاتا ہے اور وشوگرو مودی جی کے پچیس سالہ سرکاری خدمات کی مبارکباد والے پیغام کے لیے ڈالر خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ پاکستان میں جس وقت امریکہ اور ایران کے درمیان مفاہمت ہو رہی تھی تو وزیر خارجہ جے شنکر نے اسے حقارت سے دلالی کہا تھا لیکن سوال یہ ہے کہ لابنگ کیا ہے؟

☆☆☆☆

بنگال کے چھ ماہ: وعدوں کے ملبے پر زعفرانی غرور

ڈاکٹر محمد فاروق

مغربی بنگال میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے اقتدار کو چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ 9 مئی 2026 کو شوبھیندو ادھیکاری نے وزیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالا تو ترنمول کانگریس کے پندرہ سالہ دور کے خاتمے کو نئی تبدیلی قرار دیا گیا۔ 294 رکنی اسمبلی میں 207 نشستیں حاصل کرنے والی بی جے پی نے عوام کو بدعنوانی سے پاک، خوش حال اور ترقی یافتہ بنگال کا خواب دکھایا تھا۔ مگر چھ ماہ کی کارکردگی نے کئی نئے سوالات کھڑے کر دیئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ کسی حکومت کی مکمل کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ چھ ماہ میں نہیں کیا جاسکتا، لیکن ابتدائی فیصلے اس کی ترجیحات اور نظریاتی سمت ضرور واضح کر دیتے ہیں۔ ممتا بنرجی کے دور میں کٹ منی، سنڈیکیٹ راج، بھرتی گھوٹالوں، پولیس کے سیاسی استعمال اور انتظامی جانب داری کے الزامات سے عوام میں ناراضگی تھی۔ اسی بنیاد پر لوگوں نے تبدیلی کے حق میں ووٹ دیا تھا۔

بی جے پی نے اقتدار میں آنے سے پہلے قانون کی حکمرانی، بدعنوانی کے خاتمے، نوجوانوں کو روزگار، کسانوں کی خوش حالی، صنعتی ترقی، خواتین کے تحفظ اور مذہبی رواداری کے وعدے کیے تھے۔ انتخابی منشور میں 140 وعدے شامل تھے اور ان کی پیش رفت جانچنے کے لیے ٹریکر بھی جاری کیا گیا۔ اناپورنا یوجنا، آیوشمان بھارت، بی ایس ایف کو سرحدی باڑ کے لیے زمین کی فراہمی اور انتظامی اصلاحات کو حکومت اپنی کامیابیوں میں شمار کر رہی ہے۔ تاہم اصل سوال یہ ہے کہ ان اعلانات سے عام شہری کی زندگی میں کتنی تبدیلی آئی؟ حکومت نے جون 2026 کے بجٹ میں 39.4 لاکھ کروڑ روپے کے اخراجات کا تخمینہ پیش کیا۔ مہنگائی الاؤنس 18 سے بڑھا کر 38 فیصد کرنے، ایک لاکھ سرکاری ملازمتیں فراہم کرنے، اناپورنا یوجنا کے تحت ماہانہ تین ہزار روپے دینے اور بزرگوں، بیواؤں و معذوروں کے وظائف میں اضافے کا اعلان کیا گیا۔ آشا اور آنگن واڑی کارکنوں کے اعزازیے میں اضافے کا بھی وعدہ ہوا۔ حکومت نے سابقہ حکومت سے 15.8 لاکھ کروڑ روپے کا قرض ورثے میں ملنے کا حوالہ بھی دیا۔ لیکن بجٹ کے اعداد و شمار اور اعلانات کو عملی کامیابی نہیں کہا جاسکتا۔ اناپورنا یوجنا کے تحت اکتوبر کے اوائل تک ڈیڑھ کروڑ خواتین کو رقم دینے کا دعویٰ کیا گیا، لیکن ادائیگیوں میں تاخیر، تصدیق کے پیچیدہ طریقہ کار اور مستحق خواتین کے نام فہرست سے خارج ہونے کی شکایتیں بھی سامنے آئیں۔ اسی طرح ایک لاکھ ملازمتوں کا وعدہ بھی عملی اقدامات کا منتظر ہے۔ بنگال کے نوجوانوں کو اشتہارات نہیں بلکہ شفاف امتحانات، میرٹ پر تقرری اور وقت پر تقرری نامے درکار ہیں۔ سابقہ حکومت کے بھرتی گھوٹالوں سے متاثر نوجوانوں کے لیے شفاف نظام قائم کرنا نئی حکومت کی بڑی ذمہ داری ہے۔ صنعتی ترقی کے معاملے میں بھی ابھی تک اعلانات زیادہ اور عملی نتائج کم دکھائی دیتے ہیں۔ اسٹارٹ اپ پالیسی کے لیے سو کروڑ، شمالی بنگال میں ایم ایس ایم ای اور سیمی کنڈکٹر شعبے کے لیے پانچ ہزار کروڑ روپے، نئے ہوائی اڈے، بندرگاہ اور پلوں کے منصوبے پیش کیے گئے ہیں۔ تاہم اصل کامیابی اسی وقت تسلیم ہوگی جب کارخانے قائم ہوں، مقامی نوجوانوں کو مستقل روزگار ملے اور ریاست کی معیشت مضبوط ہو۔

حکومت کی سب سے زیادہ تشویش ناک سمت مذہبی قوم پرستی کی سیاست ہے۔ وزیر اعلیٰ کی مذہبی اجتماعات میں مسلسل شرکت اور یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے لیے چھ ماہ کی مہلت کا اعلان اسی رجحان کی عکاسی کرتا ہے۔ 4 اکتوبر 2026 کو انہوں نے یکساں سول کوڈ کے ساتھ نام نہاد لو جہاد اور لینڈ جہاد کے خلاف سخت قوانین بنانے کا اعلان بھی کیا۔ ایسے بیانات بنگال جیسے کثیر مذہبی اور تہذیبی تنوع رکھنے والے خطے میں عدم اعتماد اور تفریق کو بڑھا سکتے ہیں۔ سوال کسی کے مذہبی عقیدے یا عبادت کا نہیں، بلکہ اس بات کا ہے کہ وزیر اعلیٰ پورے بنگال کا نمائندہ ہے یا کسی مخصوص نظریاتی گروہ کا۔ آئین ہر شہری کو مذہبی آزادی، مساوات اور وقار کی ضمانت دیتا ہے۔ اقتدار کی ذمہ داری ہے کہ کسی بھی شہری کو اس کی مذہبی شناخت کی بنیاد پر احساسِ محرومی یا عدم تحفظ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بنگال کی سرزمین رام کرشن پرم ہنس، سوامی وویکانند، رابندر ناتھ ٹیگور، قاضی نذرالاسلام، ایشور چندر ودیا ساگر اور راجہ رام موہن رائے جیسی عظیم شخصیات کی علمی، ادبی اور سماجی روایات کی امین ہے۔ یہاں کی تہذیب ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی اور بدھ برادریوں کے مشترکہ ثقافتی ورثے سے تشکیل پائی ہے۔ بنگالی زبان، رابندر سنگیت، باول گیت، درگا پوجا، عید اور کرسمس اس تہذیبی تنوع کے مظاہر ہیں۔ آرٹیکل 29 ہر شہری کو اپنی زبان، رسم الخط اور ثقافت کے تحفظ کا حق دیتا ہے۔ لباس، زبان، خوراک اور عقیدے کی بنیاد پر حب الوطنی کا فیصلہ کرنا آئینی اقدار کے منافی ہے۔ امن و امان کے معاملے میں بھی نئی حکومت کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا ہوگا۔ ترنمول کانگریس کے دور میں پولیس کے سیاسی استعمال اور مخالفین کی ہراسانی پر اعتراض کرنے والی بی جے پی سے توقع تھی کہ وہ پولیس کو سیاسی دباؤ سے آزاد کرے گی۔ پولیس کا کام قانون کے مطابق کارروائی کرنا ہے، نہ کہ کسی سیاسی جماعت کے اشارے پر کام کرنا۔ ریاستی جرائم ریکارڈ بیورو کے اعداد و شمار، جنہیں دی وائر نے 6 نومبر 2026 کو شائع کیا، صورت حال کی سنگینی ظاہر کرتے ہیں۔ ترنمول کے سابق رکن پارلیمان ساکیت گوکھلے کی آر ٹی آئی کے جواب کے مطابق یکم مئی سے 24 ستمبر 2026 کے درمیان 147 دنوں میں 600 قتل، قتل کی کوشش کے 114,13 واقعات، عصمت دری کے 454,2 مقدمات اور شدید جسمانی تشدد کے 341,32 معاملات درج ہوئے۔ بی جے پی ترجمانوں کا کہنا ہے کہ ان میں متعدد جرائم سابقہ حکومت کے دور کے ہیں، جن کی شکایات بعد میں درج ہوئیں۔ دی وائر کی رپورٹ میں ایک سینئر پولیس افسر نے تقریباً 600,1 واقعات کو سابقہ دور سے متعلق بتایا۔ تاہم اسی افسر نے خواتین اور بچوں کے خلاف جنسی جرائم کے اندراج میں اضافے کا بھی اعتراف کیا۔ حکومت پر لازم ہے کہ وہ مقدمات کی تاریخ وقوعہ، ایف آئی آر اور تفتیش کی تفصیلات سامنے لائے۔ پرانے جرائم کا حوالہ دے کر موجودہ ذمہ داری سے بچا نہیں جاسکتا۔

ندیا میں 17 سالہ لڑکی کی مبینہ عصمت دری اور قتل اور جنوبی 24 پرگنہ میں 11 سالہ بچی کی اجتماعی عصمت دری اور قتل کے واقعات نے ریاست میں خواتین کے تحفظ پر سوال کھڑے کر دیے ہیں۔ ایسے معاملات میں غیر جانب دار تفتیش، شواہد کا تحفظ اور متاثرہ خاندانوں کو انصاف کی فراہمی ضروری ہے۔ کسی بھی صورت پولیس مقابلوں یا ہجومی تشدد کو انصاف کا متبادل نہیں بنایا جاسکتا۔ دوسری جانب فٹ پاتھوں اور تجاوزات کے خلاف بلڈوزر کارروائیوں پر بھی اعتراضات سامنے آرہے ہیں۔ شہری نظم و ضبط اور راستوں کو تجاوزات سے پاک کرنا ضروری ہے، لیکن اس عمل میں غریب ٹھیلے والوں، چھوٹے دکان داروں اور یومیہ مزدوروں کے روزگار کا تحفظ بھی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ کارروائی سے پہلے مناسب مہلت، قانونی سماعت اور متبادل جگہ فراہم کی جانی چاہیے۔ برسوں سے آباد خاندانوں کو اچانک بے گھر کرنا ان کے بچوں کی تعلیم اور معاشی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ قانون کا نفاذ کمزور اور طاقت ور دونوں کے لیے یکساں ہونا چاہیے۔

وزیر اعلیٰ شوبھیندو ادھیکاری کو یہ بات یاد رکھنی ہوگی کہ وہ صرف بی جے پی کے ووٹروں کے وزیر اعلیٰ نہیں بلکہ پورے بنگال کے عوام کے نمائندے ہیں۔ 207 نشستوں کی اکثریت انہیں آئین سے بالاتر ہونے کا اختیار نہیں دیتی۔ جمہوریت میں اپوزیشن کے حقوق، اختلافِ رائے، آزاد صحافت، عدلیہ کے وقار اور شہری آزادیوں کا احترام بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ حکومت کو عوام کے سامنے 140 وعدوں کی حقیقی صورت حال پیش کرنی چاہیے۔ کتنے وعدے پورے ہوئے، ایک لاکھ ملازمتوں میں کتنی تقرریاں ہوئیں، اناپورنا یوجنا سے کتنے مستحقین مستفید ہوئے، خواتین کے تحفظ کے لیے کیا اقدامات کیے گئے اور صنعتی سرمایہ کاری سے کتنا روزگار پیدا ہوا؟ ان سوالات کے جواب دینا حکومت کی آئینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔ چھ ماہ کسی حکومت کو مکمل ناکام قرار دینے کے لیے کافی نہیں، لیکن اس کی ترجیحات اور پالیسیوں کی سمت سمجھنے کے لیے ضرور کافی ہیں۔ بنگال کے عوام نے تبدیلی اس لیے نہیں چاہی تھی کہ ایک جماعت کی جگہ دوسری جماعت اقتدار سنبھال لے، بلکہ ان کی امید بدعنوانی کے خاتمے، روزگار، بہتر تعلیم و صحت، محفوظ خواتین، خوش حال کسانوں اور مذہبی ہم آہنگی سے وابستہ تھی۔ نئی حکومت کے پاس ابھی چار سال سے زیادہ کا وقت ہے۔ وہ اپنی ترجیحات درست کر کے عوام سے کیے گئے وعدے پورے کر سکتی ہے۔ لیکن اگر اس نے ترقی اور عوامی مسائل کے بجائے مذہبی شناخت، نظریاتی صف بندی اور ثقافتی کشمکش کو اپنی سیاست کا محور بنائے رکھا تو عوام اس تبدیلی کا حساب ضرور مانگیں گے۔ بنگال کو نفرت اور تفریق نہیں بلکہ امن، رواداری، ترقی اور انصاف کی ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆

"مجھے نہیں پتا کہ لیڈر کیسے ہوتے ہیں، مگر یقیناً ایسے نہیں ہوتے"

قیصر محمود عراقی

ہمارا ملک لیڈران کی ایک منڈی ہے، ہر کوئی بیٹھا رنگ برنگا مال بیچ رہا ہے، ہر کوئی مسیحا بنا ہوا ہے اور ہر کوئی اپنے بیان کے مطابق یکتا ہے۔ مگر لیڈر اصل میں کیسے ہوتے ہیں؟ عوامی رہنما یا لیڈر کہلانے کا حق انہی افراد کو حاصل ہوتا ہے جو حقیقتاً اپنی عوام کے افراد کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں پُرخلوص رہنمائی کرتے ہیں۔ سیاستدان ہونا ایک الگ بات ہے اور لیڈر ہونا ایک الگ۔ ہر سیاستدان رہنما نہیں ہوتا، مگر وہ سیاستدان جو میدانِ سیاست میں قدم بھی اسی ارادے سے رکھتا ہے کہ وہ عوام کو اس کے حقوق دلوائے گا، وہی صحیح حکمران ثابت ہوگا۔

جب ہم اپنے ملکی حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے میدانِ سیاست کے اہم افراد پر نظر ڈالتے ہیں، تو دور دور تک کوئی رہنما یا لیڈر نظر نہیں آتا۔ سب کے سب محض سیاستدان ہی ہوتے ہیں، اپنی سیاسی پارٹی، اس کے منشور، ظاہری و باطنی اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لیے اپنا سیاسی کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہر سیاسی جماعت کا نقطۂ نظر اور مقاصد یکساں نہیں ہوتے۔ بظاہر تو سبھی عوام کے لیے منصوبے پیش کرتے ہیں، مگر وہ عوام سے زیادہ ان کے ووٹ پر نظر رکھتے ہیں، اور اپنا منشور عوامی فلاح و بہبود سے متعلق بتا کر معصوم عوام سے ان کے ووٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ مگر جب عنانِ حکومت ہاتھ میں آجاتی ہے یا اسمبلی کی سیٹ مل جاتی ہے، تو پھر عوام ان کے لیے بے وقعت ہو کر رہ جاتے ہیں۔

اس صورتحال کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہماری بیشتر سیاسی جماعتیں میرٹ یا عوامی خدمت پر ٹکٹ دینے کے بجائے پارٹی کا ٹکٹ خاصی کثیر رقم کے عوض دیتی ہیں۔ اور جب کوئی لاکھوں روپے دے کر ٹکٹ حاصل کرے گا، تو وہ اسمبلی میں پہنچ کر سب سے پہلے اپنی لگائی ہوئی رقم کے حصول کی کوشش شروع کر دے گا، اور پھر اس کے بعد لگائی گئی رقم سے دوگنا بلکہ کئی گنا مزید حاصل کرنے کی کوشش کرے گا، کیونکہ اس نے ٹکٹ خرید کر گھاٹے کا سودا تو کیا نہیں ہوتا۔ اب ایسے میں اگر وہ عوام کی خدمت کرنے لگے، تو اس کو کیا فائدہ ہوگا؟ یہ ہے ہماری ملکی سیاست کا محور اور المیہ۔

بات ہو رہی تھی لیڈر یا رہنما کی، تو دراصل لیڈر وہ ہوتا ہے جو عوام کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام پہلوؤں کو مدِنظر رکھ کر ان کی ضروریات کے حصول کے لیے کوشاں رہتا ہے۔ اور وہ یہ بھی خدمت بلا امتیازِ رنگ و نسل اور بلا تفریقِ عقائد و علاقائیت ہر فرد کے لیے ہی نہیں بلکہ بنی نوع انسان کے لیے انجام دیتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک ہندوستان میں دو چیزیں سب سے زیادہ پائی جاتی ہیں: ایک کوڑا کرکٹ اور دوسرا لیڈر۔ ہر گلی، ہر محلے، ہر چوک، ہر کوٹھے، کھلیان اور میدان میں ایک دو نہیں کئی ایسے کردار مل جائیں گے جو عوام کی ڈوبی ہوئی لٹیا کو بچانے کا جوہر رکھنے کا دعویٰ کرتے پھرتے ہیں۔ مگر پھر بھی اس ملک کے حالات ہیں کہ بدلنے کا نام نہیں لے رہے ہیں۔ پَو پھٹ نہیں رہی، اندھیرے طاری ہیں۔ صبح خیر اس ٹرین کی طرح ہے جس کی راہ تکتے تکتے مسافروں کی آنکھیں پتھرا جاتی ہیں، مگر اس کے نمودار ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔

اس ماحول میں سب سے بڑی مشکل اصل اور نقل، سچے اور کھوٹے میں تفریق کرنے سے متعلق ہے۔ جب سب ہی حکیم الامت کا چوغہ پہنے ہوئے ہوں تو یہ کیسے معلوم ہوگا کہ سونے کا دل کس کے سینے میں دھڑکتا ہے اور فراڈیا پن کس کی گھٹی میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے؟ یا کون باصلاحیت عوام کا حقیقی خیر خواہ ہے اور کون عارضی اہتمامِ تشہیر کے ذریعے خود کو اگلی صف میں جگہ دلوائے ہوئے ہے؟ لیڈر وہ ہوتا ہے جو زمانہ شناس ہو، علم و معلومات کا خوگر ہو، حق و باطل میں تمیز رکھتا ہو، ذاتی مفادات پر عوامی مفادات کو فوقیت دے، اقتدار کی لالچ سے دور ہو کر عوام کے مستقبل کی بہتری کے لیے فکرمند ہو، سوچ وسیع ہو، حقیقت پسندی سے کام لے اور عوامی نجی زندگی کے مسائل کو دیکھتے ہوئے اپنی زندگی بھی ایسے ڈھال لے جس سے عوام کی نفسیاتی الجھن کا حل پوشیدہ ہو، اور جس کے نتیجے میں رفتہ رفتہ بین الاقوامی سطح پر عوام کی پہچان بن سکے۔

لیکن ہم ہندوستانی ان سیاستدانوں کو لیڈر کا خطاب دیتے ہیں جو پانچ سال ملک میں لوٹ کھسوٹ کا مال جمع کر کے پھر ساری زندگی چین کی بانسری بجاتے ہیں۔ اپنے حقیقی اثاثوں کو چھپا کر جھوٹ کا بازار گرم کرتے ہیں اور ایک بار اور کی امید لگائے پھر سے میدان میں کود پڑتے ہیں کہ اگر کرسی مل گئی تو ہندوستان میں ایک بار پھر کرپشن کا بازار گرم کرنے کا موقع مل جائے گا، اور اگر نہ بھی ملا تو زندگی تو یوں بھی سکون سے گزر رہی ہے۔ ہندوستان کی عوام اور ان کا مستقبل ان کے لیے اہم نہیں ہے۔ کیا ایسے لیڈر ہندوستانی عوام کا مستقبل سنوار سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیا ایسا شخص جو مستقل سیاسی زندگی اور ذاتی زندگی میں تنازعات کا محور رہا ہو، وہ کیونکر پوری عوام کا لیڈر بننے کا حقدار ہو سکتا ہے؟

مجھے نہیں پتا کہ لیڈر کیسے ہوتے ہیں، مگر یقیناً ایسے نہیں ہوتے جو خود پرست، خود غرض اور طاقت کے بھوکے اور ہر لمحے مانگنے والے ہوں۔ لیڈر تو ایسا ہونا چاہیے جو عوام کے غم میں گھل گھل کر دبلا ہوا جا رہا ہو، جس کی نیند اس ملک کے مسائل کے حل کی تلاش میں حرام ہوگئی ہو، جس کا تن، من اور دھن ارضِ وطن کی شادمانی کے لیے وقف ہو۔ اصل لیڈر تو دینے والا ہوتا ہے لینے والا نہیں، وہ مہیا کرتا ہے مطالبہ نہیں۔ وہ اپنی جیب سے لگاتا ہے مانگتا نہیں، وہ عوام میں رہتا ہے محلات میں نہیں، وہ تحفظ دیتا ہے تحفظ چاہتا نہیں، وہ عوام کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز مانتا ہے وہ دھتکارتا نہیں، وہ اپنی ذات کی نفی کرتا ہے خود غرضوں کی طرح اس کے گرد طواف نہیں کرتا رہتا۔

ایک بہترین لیڈر کی سب سے بڑی نشانی اس کی نگاہِ بلند یا وژن ہوتا ہے۔ وہ صرف آج کا نہیں سوچتا بلکہ مستقبل کی منصوبہ بندی کرتا ہے۔ ایک اچھا لیڈر جتنا اچھا بولتا ہے، اس سے کہیں زیادہ اچھا وہ دوسروں کو سنتا اور سمجھتا ہے۔ الغرض ایک اچھا لیڈر وہ ہے جو لوگوں کو اپنے پیچھے چلنے پر مجبور نہ کرے، بلکہ اپنے اچھے کردار سے لوگوں کے دلوں میں اپنے لیے جگہ بنائے۔ تاریخ گواہ ہے کہ دنیا میں ہمیشہ انہی لیڈروں کو یاد رکھا گیا ہے جنہوں نے اپنی ذات سے بالاتر ہو کر انسانیت اور اپنی عوام کی خدمت کی ہے۔

کریگ اسٹریٹ، کمرہٹی، کولکاتا۔ ۵۸
موبائل نمبر: 6291697668

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مولانا ابوالکلام آزاد کا نظریۂ تعلیم

ڈاکٹر مشتاق احمد

حال ہی میں مولانا آزاد کے تعلق سے شائع ہونے والی ایک کتاب کے تقریظ میں میں نے یہ بات تحریر کی ہے کہ بیسویں صدی کی جن شخصیات کو عالمی شہرت حاصل ہے ان میں مولانا ابوالکلام آزاد امتیازی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کے افکار ونظریات کو ایک اسکول آف تھاٹس کا درجہ حاصل ہے۔ میرے محدود مطالعے کے مطابق دنیا کی تمام ترقی یافتہ زبانوں میں مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت اور افکار ونظریات پر بے شمار کتابیں اور تحریریں موجود ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان کی بہتری شخصیت نے نہ صرف برصغیر کے سنجیدہ افراد کے ذہنوں کو متاثر کیا بلکہ عالمی سطح پر حلقۂ دانشوران کو مخاطب بھی کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج برصغیر کی اجتماعی، سیاسی، مذہبی تہذیبی، ثقافتی، معاشرتی اور تعلیمی صورتحال کی واقفیت کے لئے مولانا آزاد کی تخلیقات کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلّم ہے کہ روز بروز ابوالکلام آزاد کے ذخیرہ علمی میں اضافہ ہورہا ہے۔ چوں کہ مولانا آزاد پر اتنا کچھ لکھا جاچکا ہے کہ ان کے افکار ونظریات کا کوئی گوشہ پردۂ خفا میں رہا کر ایک عظیم شخصیت کی انفرادیت پر بھی یہ کہ ان کے فکری نظریاتی اثاثے کے مطالعے کا رسمی مقفل نہیں ہوتا اور ہر شخص اپنے فہم وادراک اور تنقیدی بصیرت وبصارت کی بنیاد پر اپنی رائے قائم کرتا ہے۔ کیوں کہ ہر انسان کے اندر غور وفکر کا مادہ الگ الگ ہوتا ہے اور اسی اختلاف فوت کی بدولت اپنی رائے قائم کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ مولانا آزاد کی ہمہ جہت شخصیت پر جتنی بھی بات صادق آئی ہے کہ ان کے افکار ونظریات پر جتنا لکھا گیا ہے اس سے کہیں زیادہ لکھنے اور پڑھنے کی ضرورت ہے۔

قصہ مختصر یہ کہ راقم الحروف گذشتہ دو دہائیوں سے مولانا آزاد جیسی ہمہ جہت شخصیت کے مختلف گوشے سے واقفیت حاصل کرنے کی جہد وجہد میں ہے۔ لیکن سچائی یہ ہے کہ ان کی عبقری شخصیت اور افکار ونظریات ایک بحر ذخار کی حیثیت رکھتی ہے اور اس میں غوطہ زن ہو کر گوہر آبدار حاصل کرنا ہم جیسے ناتواں کے بس کی بات نہیں۔ ہاں ساحل پر کھڑے ہوکر ان کے مدوجزر، علم ودانش کو دیکھ کر جو کچھ سمجھ پایا ہوں اس کی بنیاد پر صفحۂ قرطاس پر وقتاً فوقتاً سمجھنے کی جسارت کرتا رہتا ہوں۔ بالخصوص ان کی یوم پیدائش اور یوم وفات کے موقع پر اپنے قلم کو جنبش دیتا رہتا ہوں۔ پیش نظر مضمون بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔

اس مضمون میں متعدد عنوان کے تقاضے کے تحت آپ سے مخاطب ہوں۔ حالیہ دنوں میں اکثر یہ خبر اخبار ورسائل میں شائع ہوتی رہی ہے۔ بالخصوص حلقۂ سیاست کے افراد کے تعلق سے یہ فکر مندی ظاہر کی جاتی ہے کہ ہمارے تاریخی مدارس کے نصاب میں تبدیلی ہونی چاہیئے یا پھر مدرسوں کو عصری علوم کے نصاب کا پابند ہونا چاہیئے۔ سائنس اور کمپیوٹر کی تعلیم دی جانی چاہیئے۔ ایک مایوس کن بات یہ بھی کہی جاتی ہے کہ مدرسہ سے فارغین صرف مدارس اور مسجدوں میں اساتذہ اور امامت کی جگہ کے ہی لائق ہیں۔ انہیں دیگر شعبۂ حیات میں جگہ نہیں مل رہی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ تغیر زمانہ کے ساتھ تمام شعبۂ حیات میں تبدیلی فطری عمل ہے۔ جہاں تک تعلیم کا سوال ہے تو اس میں بھی انقلابات زمانہ کے ساتھ تبدیلی لازمی ہے۔ لیکن تبدیلی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو نظام پہلے سے چل رہا ہے اسے سرے سے خارج کردیا جائے یا رد کردیا جائے اور اس کی جگہ نیا نصاب داخل کرکے نئی دنیا کے متقاضی بن جائیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے آج سے تقریباً 100 سال پہلے اس مسئلے کی طرف ملت اسلامیہ کی توجہ مبذول کرائی تھی۔ اگر آپ مولانا ابوالکلام آزاد کی اس تقریر کو سامنے رکھیں جو انہوں نے افتتاح مدرسہ اسلامیہ موجودہ مدرسہ عالیہ کولکاتہ کا مورخہ ۱۳/ دسمبر ۱۹۲۰ء کو کی تھی۔ ان کی اس تقریر میں جو درد مندی ہے وہ اس حقیقت کی تلقین کرتی ہے کہ وہ ہندوستانی تعلیم میں کیا کچھ تبدیلی چاہتے تھے۔ یعنی ان کا نظریہ تعلیم کیا تھا۔ اس خطبہ میں مولانا ابوالکلام آزاد فرماتے ہیں:

”ہندوستان میں سرکاری تعلیم نے جو نقصانات ہمارے قومی خصائل واعمال کو پہنچائے ہیں ان میں سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ قصصیل علم کا مقصد الٰہی ہماری نظروں سے محجب ہوگیا ہے۔ علم خدا کی ایک پاک امانت ہے اور اس کو صرف اس لئے ڈھونڈنا چاہیئے کہ وہ علم ہے۔ لیکن سرکاری یونیورسٹیوں نے ہم کو ایک دوسری راہ بتلائی ہے۔ وہ علم کا اس لئے شوق دلاتی ہے کہ بذالات کے سرکاری نوکری نہیں مل سکتی۔ پس اب ہندوستان میں علم کو علم کے لئے نہیں بلکہ معیشت کے لئے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ بڑی بڑی تعلیمی عمارتیں جو انگریزی تعلیم کی نوآبادیاں ہیں، کس مخلوق سے بھری ہوئی ہیں مشتاقان علم اور شیفتگان حقیقت سے نہیں ایک مٹھی گیہوں اور ایک پیالہ چاول کے پرستاروں سے، جن کو یقین نہ کرنا پڑے۔ ان کا نظر یہ تھا کہ جو چاہا ہو، جہاں سے ملے، اسے حاصل کرنا چاہیے اور جو برا ہو، اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ وہ ہندوستانی تہذیب وثقافت سے واقفیت کو بھی لازمی سمجھتے تھے۔ اپنے نظریات کو عملی شکل دینے کے لیے انہوں نے ملکی اور ریاستی سطح پر تعلیمی سرگرمیوں کو مربوط کیا اور متعدد تعلیمی اداروں کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔ وزیر تعلیم کا عہدہ سنبھالنے کے وقت ملک کا تعلیمی بجٹ صرف دو کروڑ روپے تھا، جسے انہوں نے بڑھا کر تیس کروڑ روپے کردیا۔ مولانا آزاد کی نظر میں جدید اور آفاقی تعلیم کے ساتھ ہندوستانی تہذیب وثقافت کا فروغ بھی ضروری تھا۔ انہوں نے مشرقی ومغربی کے علوم وفنون کو یکجا کرنے اور ملک کے تعلیمی نظام کو جمہوریت کی بنیادی قدروں سے منسلک کرنے کی کوشش کی۔ ان کے نزدیک تعلیم کا مقصد صرف معلومات فراہم کرنا نہیں، بلکہ سائنسی طرز فکر، انسانی اخلاقی اقدار اور قومی یکجہتی کو فروغ دینا بھی تھا۔ 1947 میں آزادی کے وقت ہندوستان میں ناخواندگی کی شرح بہت زیادہ تھی۔ ایسے حالات میں مولانا آزاد نے ایک ایسے نظام تعلیم کی ضرورت محسوس کی جو جمہوری اقدار، سائنسی فکر اور ہندوستان کے ثقافتی تنوع کا تحفظ کرسکے۔ 1947 سے 1958 تک وزیر تعلیم کی حیثیت سے انہوں نے ملک میں مضبوط تعلیمی بنیادیں قائم کرنے کے لیے مسلسل کام کیا۔ ان کی دوراندیشی کے نتیجے میں اے آئی ٹی ای، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن، آئی آئی ٹی اور دیگر اہم تعلیمی وثقافتی اداروں کے قیام کی راہ ہموار ہوئی۔ انہوں نے تعلیم میں تاریخ، جغرافیہ، شہریت اور ادب کو اہمیت دی تاکہ طلبہ میں کثرت میں وحدت کا شعور پیدا ہو۔ ان کا تعلیمی نظریہ ماضی کے تجربات، حال کی ضروریات اور مستقبل کی ترقی پر مبنی تھا۔ وہ سائنسی تعلیم، جدید ٹیکنالوجی، تحقیق اور جماعتی نظام کے فروغ کے حامی تھے۔ مولانا آزاد کا تعلیمی فلسفہ بنیادی طور پر وسیع بیداری، اتحاد وترقی، رواداری اور عالمی اخوت کے چار اصولوں پر قائم تھا۔ انہوں نے تعلیمی کمیشنوں کے قیام کے ذریعے تعلیمی معیار بلند کرنے، سماجی تفہیم ختم کرنے اور قومی ترقی کو فروغ دینے کی کوشش کی۔ ان کا مقصد ایسا جامع اور سیکولر تعلیمی نظام قائم کرنا تھا جو ہر طبقے کو یکساں مواقع فراہم کرے۔ آج قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی کثیر لسانی تعلیم اور جامع تعلیمی نظام کے حوالے سے ان کے نظریات کی جھلک نظر آتی ہے۔ مولانا آزاد تعلیم نسواں کے پرزور حامی تھے۔ انہوں نے تعلیم بالغاں کے تصور کو بھی اہمیت دی۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ہم صرف بچوں کی ابتدائی تعلیم کے بعد ان کے علمی تعلیم تک پہنچنے کا انتظار کریں تو کئی اس میں ایک دہائی لگ سکتی ہے، لیکن اگر بالغ افراد کو ہنرمند بنایا جائے تو ملک کو جلد مثبت اور شرح آور نتائج حاصل ہوسکتے ہیں۔ انہوں نے مفت اور لازمی تعلیم، ابتدائی تعلیم، تعلیم بالغان اور حرفہ و پیشہ وہ طبقات کی تعلیمی ترقی پر خصوصی توجہ دی۔ ان کے نزدیک 14 سال تک کے ہر بچے کو مفت اور لازمی ابتدائی تعلیم فراہم کرنا ریاست کی اہم ذمہ داری تھی۔ انہوں نے پیشہ ورانہ، اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کے ساتھ تحقیق سرگرمیوں کو بھی فروغ دیا۔ ان کی تشکیل کردہ تعلیمی پالیسی کا بنیادی مقصد ہندوستان کی مشترکہ ثقافت اور ان کے گہرا تنوع کا تحفظ تھا۔ وہ ایسے نصاب کے حامی تھے جو طلبہ کے ذہنوں کو کشادہ کرے اور انہیں اندھی تقلید کے بجائے غور وفکر کی صلاحیت عطا کرے۔ ان کا خیال تھا کہ نصاب کو زمانے کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔ اسی لیے وہ جدید سائنس، ٹیکنالوجی، ریاضی اور فنی تعلیم کو نصاب کا لازمی حصہ بنانے پر زور دیتے تھے۔ مذہبی مدارس کے روایتی نصاب میں بھی جدید مضامین کی شمولیت کے حامی تھے۔ مولانا آزاد کا تعلیمی فلسفہ مشرقی افکار اور مغربی نظریات کے امتزاج پر مبنی تھا۔ وہ نصاب اور تعلیمی مواد میں جدت کے حامی تھے، تاہم تدریس کے طریقوں میں علمی گہرائی اور روایتی انداز کی اہمیت کو بھی تسلیم کرتے تھے۔ وہ عالمی تاریخ، جدید فلسفہ، قانون لبطیہ، موسیقی اور بین الاقوامیت پر مبنی جدید نصاب چاہتے تھے۔ ان کے نزدیک تعلیم ملک کی سالمیت، معاشی ترقی اور خوشحالی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ آزاد ہندوستان مذہب، ملت، رنگ، نسل اور ذات کے امتیاز سے بالاتر ہو کر ترقی کرے اور اس میں بھائی چارے اور خوشحالی کا علم بردار رہے۔ وزیر تعلیم کی حیثیت سے مولانا آزاد نے کئی اہم تحقیقی، تکنیکی اور ثقافتی اداروں کے قیام میں بنیادی کردار ادا کیا۔ 1950 میں انڈین کونسل فار کلچرل ریسرچ (آئی سی سی آر) قائم کی۔ 1953 میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے قیام کی بنیاد رکھی اور تکنیکی تعلیم کے فروغ کے لیے اے آئی سی ٹی ای کو قیام عمل میں آیا۔ 1951 میں آئی آئی ٹی کھڑک پور کا قیام عمل میں آیا، جس کا مقصد ملک کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں خود کفیل بنانا تھا۔ 28 دسمبر 1953 کو ساہتیہ اکادمی کا پہلا اجلاس منعقد ہوا، جبکہ 13 مارچ 1954 کو اس کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا۔ ہندوستان کی تہذیب وثقافت اور فنون لطیفہ کو فروغ دینے کے لیے انہوں نے ساہتیہ اکادمی اور للت کلا اکادمی جیسے اداروں کے قیام میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ ان اداروں نے ہندوستانی ادب، بصری فنون اور فنون لطیفہ کی ترقی وترویج میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ مولانا آزاد چاہتے تھے کہ ہندوستان کی ثقافتی وراثت محفوظ رہے اور اسے دنیا کے دوسرے ممالک تک پہنچایا جائے۔ ان کے نزدیک تعلیم کا مقصد علمی ترقی کے ساتھ انسانی ہمدردی، رواداری اور امن کے پیغام کو عام کرنا بھی تھا۔ ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم کی حیثیت سے مولانا آزاد کی ترجیحات میں قومی یکجہتی، ترقی پسند نصاب، صنعت وحرفت اور پیشہ ورانہ تعلیم کا فروغ شامل تھا۔ انہوں نے تعلیم کو ملک کی معاشی اور سماجی ترقی کا بنیادی ذریعہ قرار دیا۔ آزادی کے بعد ملک کے تقسیم شدہ ماحول اور کشیدگی کے درمیان ایک بے توقوی تعلیمی نظام کی تشکیل آسان کام نہیں تھا، لیکن مولانا آزاد نے اپنی بصیرت، فہم وفراست اور ہمہ گیر صلاحیتوں سے اس دور میں کامیابی کو یقینی بنایا اور ہندوستانی تعلیمی تاریخ پر انمٹ نقوش چھوڑے۔ ان کی تعلیمی خدمات کے اعتراف میں ملک کے کئی اہم اداروں کو ان سے منسوب کیا گیا، جن میں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد، مولانا آزاد نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی بھوپال، مولانا آزاد میڈیکل کالج دہلی، مولانا آزاد انسٹی ٹیوٹ آف ڈینٹل سائنسز دہلی، مولانا آزاد ایجوکیشنل فاؤنڈیشن نئی دہلی اور مولانا ابوالکلام آزاد اسلامک اور کیمنگ سینٹر نئی دہلی شامل ہیں۔ جامعہ، اہلی تکنیکی اور تعلیمی اداروں کے قیام اور ملک کی تعلیمی ترقی میں ان کی غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں انہیں 1992 میں بعد از مرگ بھارت رتن سے نوازا گیا۔

فہیم انساء مہوش

مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت کی ہمہ گیری کا اندازہ ان کی تاریخ زندگی کے مطالعے سے ہوتا ہے۔ وہ مایہ ناز مفکر، مجلہ آزادی، صحافی، قلمی، خطیب اور سیاست داں تھے۔ قدرت نے انہیں غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ ان کی خطابت ہو یا صحافت، ہر شعبے میں ان کی علمی لیاقت اور بصیرت کا اعتراف کیا گیا۔ اسی تناظر میں سروجنی نائیڈو کا یہ قول بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ ”مولانا ابوالکلام آزاد جس دن پیدا ہوئے، اسی دن پچاس برس کے ہوگئے تھے۔“ مولانا آزاد 11 نومبر 1888ء کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کرنے کے بعد مصر کی جامعہ الازہر میں تعلیم حاصل کی۔ صحافت کے میدان میں انہوں نے کئی اخبارات ورسائل جاری کیے۔ امت مسلم میں بیداری اور فکری شعور پیدا کرنے کے لیے الہلال اور البلاغ شائع کیے، جن کے ذریعے انہوں نے ملک وملت کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس بھی جگا گیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی بصیرت کا یہ عالم تھا کہ ”مولانا کی بصیرت میری رہنمائی کرتی ہے، وہ خیالوں کی اس دنیا میں روشنی کا مینار ہیں جہاں ہم سب بھٹکتے ہیں۔“ انہوں نے مولانا کی ذہانت اور ہندو مسلم اتحاد کے لیے ان کی کوششوں کو مثالی قرار دیا۔ مولانا آزاد کی سیاسی، ادبی، تعلیمی اور مذہبی بصیرت اپنی مثال آپ تھی۔ ان کی تعلیمی خدمات کے اعتراف میں حکومت ہند نے ان کی یوم پیدائش 11 نومبر کو قومی یوم تعلیم کے طور پر منانے کا اعلان کیا، جس کا آغاز 2008ء سے ہوا۔ آج یہ دن ملک کے سرکاری اور غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں منایا جاتا ہے۔ مولانا آزاد کی ہمہ گیر صلاحیتوں کا سب سے نمایاں اظہار تعلیمی میدان میں ہوا۔ تقسیم کے بحران سے گزرنے والے ملک کے لیے انہوں نے ایسے تعلیمی نظام کی بنیاد رکھی جس نے آنے والی نسلوں کے لیے ترقی کے نئے راستے کھولے۔ پٹنہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں انہوں نے کہا تھا کہ تعلیم پر ہمارا کنٹرول نہیں، کیونکہ طویل عرصے تک ان پر انگریز کا قابض رہا۔ انگریزوں نے ایسا نظام تعلیم رائج کیا تھا جو نوجوانوں میں غلامی اور علیحدگی پسندی کے نظریات کو فروغ دیتا تھا۔ ان کا مقصد ایسے افراد تیار کرنا تھا جو برطانوی حکومت کے لیے کام آسکیں۔ مولانا آزاد نے اس نظام کو مسترد کرتے ہوئے ہندوستانی تعلیمی منشور میں غلامی کی جگہ آزادی اور تعصب کی جگہ مذہبی رواداری کو فروغ دیا۔ انہوں نے فرقہ وارانہ ذہنیت کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ ان کا ماننا تھا کہ ”اگر ہم اصلاح چاہتے ہیں تو بہرحال ہمیں یہ تسلیم کرنا ہے کہ ہندوستان میں عربی علم اور تعلیم میں جس فرد کی تعلیم بھی شروع کی جائے اس کی پہلی رہنمائی مادری زبان میں ہونا چاہیئے تاکہ وہ اس کو فوراً پکڑ لے۔ اگر پہلی رہنمائی مادری زبان میں نہیں ہوتی ہے اور ایک اجنبی روپ اس کے سامنے آتا ہے جسے وہ پہچانتا نہیں ہے تو پھر کافی وقت اس کے دماغ کو لگ جاتا ہے کہ وہ اپنے دماغ کو اس اجنبی صورت سے آشنا کرے۔۔۔ بلکہ بنیادی اصول یہ ہونا چاہئے کہ ہر فرد کی ابتدائی رہنمائی مادری زبان میں ہوا کرے کوئی علم جو اس کے سامنے آئے، پہلی مرتبہ جو اپنا گھونگھٹ ہٹائے اپنے چہرے سے، تو وہ یہ سمجھے کہ یہ جانی بوجھی ہوئی صورت ہے“۔ (خطبات آزاد، ص:322)

جہاں تک عصری علوم حاصل کرنے کا سوال ہے تو اس معاملے میں بھی مولانا آزاد کا ذہن بالکل صاف تھا اور وہ ایک مکمل ضابطۂ حیات رکھتے تھے۔ ان کی نگاہوں میں اصل تعلیم وہ ہے جو انسان کو بدلتے وقت کے ساتھ اس کے فہم وادراک کی وسعت میں معاون ہو۔ اس لئے انہوں نے اپنے قدیم طریقۂ تعلیم یعنی مدارس کی تاریخی اہمیت کا اعتراف کرتے ہوئے یاد کرایا کہ ابوالفضل، فیضی جلوی جیسے علماء اور فضلاء نے انہیں مدارس سے تعلیم حاصل کی تھی اور حکیم فتح اللہ شیرازی نے جو مہمات اکبر میں پیش آئی طبرستان کی طرح ملاء کیا وہ کوئی بڑی یونیورسٹی سے فارغ نہیں تھا۔ شرط یہ ہے کہ ہمارے پاس جو نصاب ہے اس کو ہم نے ناقص سندی چیز تصور کرلیا۔ وہ عصری تعلیم کی اہمیت کا اعتراف کرتے ہوئے کہتے تھے:

”وقت اور زندگی کی چال کے متعلق کوئی تعلیم کامیاب نہیں ہوسکتی اگر وہ وقت اور زندگی کی چال کے ساتھ نہ ہو۔ جو تعلیم ہو وہ ایسی ہونی چاہیئے کہ زمانے کی جو چال ہے وہ اس کے ساتھ چل سکے۔“ (خطبات آزاد، ص:329)

مولانا آزاد کے دونوں خطبات کے اقتباسات کی روشنی میں اب یہ فیصلہ کرنا آسان ہوجاتا ہے کہ ہم آج جس طریقۂ تعلیم یا حصول علم کی بات کرتے ہیں اس کی طرف مولانا نے ہماری توجہ ایک صدی پہلے دلائی تھی۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ہم نے اس پر سنجیدگی سے غور وفکر کیا اور نہ عمل پیرا ہوئے۔ اگر ہم مولانا آزاد کی فکر مندی سے آگاہ ہوگئے ہوتے اور ان کی درد مندی کو اپنے دل میں تھوڑی سی بھی جگہ دی ہوتی تو آج ہمارے مدارس اسلامیہ میں جو تناؤ ہے وہ نہیں ہوتا اور ہندوستان کی تاریخ میں ہماری پسماندگی کا باب نہیں لکھا جاتا۔ اب بھی وقت ہے کہ ہم مولانا آزاد کی فکر مندی اور دردمندی کو اپنی فکر کا حصہ بنالیں تاکہ ہمارے معاشرے سے انقلاب آنے کی اور ہماری قیادت پسماندگی کے ازالہ ہوسکے کہ تعلیم ہی ایک ایسا سنجیدہ کیمیا ہے جو ہماری تقدیر بدل سکتا ہے۔

پرنسپل، ہی ایم کالج، ردرپور ہینگہ
موبائل:9431414586

☆☆☆☆☆☆

مولانا آزاد: وطن میں غریب الوطن

معصوم مرادآبادی

آج عظیم مجاہد آزادی، مفسر قرآن اور مایہ ناز ادیب مولانا ابوالکلام آزاد کا یوم ولادت ہے۔ وہ 11 نومبر 1888 کو مقدس شہر مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ دو برس کی عمر میں اپنے والدین کے ساتھ کلکتہ آگئے اور وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ ان کی مادری زبان عربی تھی، لیکن اردو پر جو قدرت انھیں حاصل تھی، اس نے انھیں اپنی ابلیہ کی تدفین میں شرکت کی اجازت نہیں دی۔ یہ وہی قلعہ احمد نگر ہے جہاں نظر بندی کے دوران مولانا آزاد نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف ”غبار خاطر“ لکھی، جسے اردو ادب میں آج بھی ایک شاہکار کا درجہ حاصل ہے۔ جن دنوں مولانا آزاد کلکتہ میں ترجمان القرآن“ لکھ رہے تھے، وہ ان کی مشکل ترین کاوش تھی۔ وہ ملک کے پہلے وزیر تعلیم تھے اور انھوں نے اس حیثیت سے ملک کے تعلیمی منظر نامے میں رنگ بھرنے کا کام کیا۔ آج ہمارے ملک کی جو تعلیمی صورتحال ہے، موجودہ حکومت تو اس کے لیے کانگریس کو ہی ذمہ دار ٹھہراتی ہے، مگر خود ہمارا رویہ بھی اچھا نہیں ہے۔ حالانکہ پوری دنیا ان کی ذہانت اور لیاقت کا اعتراف کرتی ہے۔ خود حکومت ہند انھیں اپنے سب سے بڑے علمی اثاثہ کا درجہ رکھتی ہے۔

مجھے گزشتہ دنوں اپنی ایک ریسرچ کے سلسلے میں مولانا آزاد کے ذاتی ذخیرے تک رسائی کا موقع ملا، جو نئی دہلی میں خود ان کے قائم کردہ ادارے انڈین کونسل برائے کلچرل ریسرچ (آئی سی سی آر) میں محفوظ ہے۔ یہاں ان کے ذاتی ذخیرے کی دس ہزار سے زیادہ کتابیں اور مسودات ہیں۔ اس مقام کو ”گوشۂ آزاد“ کا نام دیا گیا ہے۔ مجھے یہ جان کر دکھ ہوا کہ حکومت اس ذخیرے کو کہیں اور منتقل کرنا چاہتی ہے۔ ظاہر ہے یہاں کوئی ان اوراق کو دیکھنے نہیں جاتا اور نہ ہی ان سے رجوع کرتا ہے۔ مولانا آزاد اپنوں اور غیروں دونوں کی بے رخی کا شکار ہیں۔ اس اعتبار سے وہ صحیح معنوں میں تاریخ کی ایک مظلوم شخصیت ہیں۔ ان کی اس مظلومیت کا شوشرف کاشمیری نے ان کے ایک خاکہ میں بڑے معنی خیز انداز میں بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

”ہندوستانی مسلمانوں کی دو عظیم ہستیوں میں ایک اقبال تھا، جو بصر عظیمت کی بھیٹ چڑھ گیا، دوسرا ابوالکلام تھا، جو حصول آزادی کے آخری ایام میں مسلمانوں کے غضب ناک غیظ کا شکار رہا۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنی ہر زبان میں ان کو گالی دی۔ وہ اردو زبان کا سب سے بڑا ادیب، سب سے بڑا خطیب اور سب سے بڑا صاحب الرائے تھا، لیکن ڈاکٹر ذاکر حسین کے الفاظ میں ’اردو زبان کی ایسی کوئی گالی نہیں تھی، جو مسلمانوں نے اپنے اس سب سے بڑے محسن کو نہ دی ہو۔ وہ گالیاں کھاتا رہا اور دعائیں دیتا رہا۔“

masoom.moradabadi@gmail.com

****

دہلی کی فضائی آلودگی خطرناک سطح پر، چاندنی چوک کا اے کیو آئی 400

جی آر اے پی کا تیسرا مرحلہ نافذ، تعمیراتی کاموں اور بعض گاڑیوں پر پابندی



نئی دہلی۔ راجدھانی دہلی کی ہوا مسلسل زہریلی ہوتی جارہی ہے۔ جس کے نتیجے میں آنکھوں میں جلن اور سانس لینے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ راجدھانی کے کئی علاقوں میں فضائی آلودگی کی سطح انتہائی خراب زمرے میں پہنچ گئی ہے۔ چاندنی چوک میں ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) 400 درج کیا گیا ہے، جبکہ پوسا میں یہ 398 تک پہنچ گیا۔ براڑی کراسنگ، نارتھ کیمپس اور سری فورٹ سمیت کئی علاقوں کی ہوا آلودہ ہوگئی ہے۔ فضائی آلودگی کی بڑھتی ہوئی سطح نے دہلی کے باشندوں کی صحت کے لیے خطرات پیدا کردیے ہیں۔ اعداد وشمار کے مطابق دہلی کے چاندنی چوک میں سب سے زیادہ 400 اے کیو آئی درج کیا گیا ہے۔ اس کے بعد پوسا (آئی آئی ٹی ایم) میں 398، نارتھ کیمپس (دہلی یونیورسٹی) میں 376 اور سری فورٹ میں 375 اے کیو آئی ریکارڈ کیا گیا۔ براڑی کراسنگ میں 364، آئی ٹی آئی دہلی میں 361، پنجابی باغ میں 361 اور آیا نگر میں 360 اے کیو آئی درج کیا گیا۔ اس کے علاوہ منڈکا میں 342، آر کے پورم میں 327، لودھی روڈ میں 324، وزیر پور میں 310 اور روہنی میں 307 اے کیو آئی رہا۔ بدرپور میں 294، آنند وہار میں 292، اشوک وہار میں 282، نریلا میں 277، جواہر لعل نہرو اسٹیڈیم میں 272 اور علی پور میں 261 اے کیو آئی درج کیا گیا ہے۔ ایئر کوالٹی انڈیکس کے ذریعہ ہوا میں موجود آلودگی کی سطح اور صحت پر پڑنے والے اثرات کی پیمائش کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں اے کیو آئی کو 6 زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 0 سے 50 تک اچھا، 51 سے 100 تک اطمینان بخش، 101 سے 200 تک درمیانہ، 201 سے 300 تک خراب، 301 سے 400 تک انتہائی خراب اور 401 سے 500 تک سنگین زمرے میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے دہلی کے بیشتر علاقے انتہائی خراب زمرے میں پہنچ چکے ہیں۔ دہلی-این سی آر میں 6 نومبر کو جی آر اے پی کا تیسرا مرحلہ نافذ کیا گیا۔ اس کے تحت غیر ضروری تعمیراتی اور انہدام کے کاموں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ بی ایس-3 پٹرول اور بی ایس-4 ڈیزل والی 4 پہیہ گاڑیوں پر دہلی اور این سی آر کے مقررہ اضلاع میں پابندی عائد ہے۔ پرائمری جماعتوں کی تعلیم ہائبرڈ موڈ میں جاری رکھنے کا اختیار بھی دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پہلے اور دوسرے مرحلے کی پابندیاں بھی برقرار رہیں گی۔ ان میں مشینوں کے ذریعے سڑکوں کی صفائی، پانی کا چھڑکاؤ اور گرد وغبار پر قابو پانے جیسے اقدامات شامل ہیں۔ ماہرین کے مطابق طویل عرصے تک آلودہ ہوا میں رہنے کی وجہ سے سانس سے متعلق بیماریوں کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ اس سے کھانسی، گلے میں خراش، آنکھوں میں جلن اور سانس لینے میں دشواری ہوسکتی ہے۔ بچوں، بزرگوں اور دمے کے مریضوں کو خصوصی احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔ عوام کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ فضائی آلودگی زیادہ ہونے پر کھلی جگہوں پر ورزش کرنے سے گریز کریں اور ضرورت پڑنے پر ہی گھر سے باہر نکلیں۔

آلودگی کے معاملے میں بی جے پی حکومت پنجابیوں کو بدنام کررہی ہے: عام آدمی پارٹی



نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (عآپ) کی دہلی شاخ کے صدر سوربھ بھاردواج نے دہلی میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی کے معاملے پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ اپنی ناکامی چھپانے کے لیے پنجاب کے کسانوں اور پنجابیوں کو بدنام کر رہی ہے۔ مسٹر بھاردواج نے مرکزی حکومت کے ادارے سفر کے اعداد وشمار کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ 9 نومبر کو دہلی کی آلودگی میں پرالی کے دھوئیں کا حصہ تقریباً صفر تھا۔ انہوں نے کہا کہ دیوالی سے پہلے یہ حصہ پانچ فیصد تھا، لیکن دیوالی کے دن ہوا کا رخ تبدیل ہونے کی وجہ سے پنجاب سے آنے والا دھواں دہلی نہیں پہنچ سکتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سفر مرکزی حکومت کا ایک ادارہ ہے، جو دہلی میں آلودگی کے مختلف ذرائع کا جائزہ لیتا ہے۔ اس کے اعداد وشمار کے مطابق دیوالی سے ایک رات پہلے دہلی کی آلودگی میں پرالی کے دھوئیں کا حصہ پانچ فیصد تھا، تاہم ان اعداد وشمار میں یہ واضح نہیں کیا گیا تھا کہ دھواں پنجاب، ہریانہ یا اتر پردیش میں پرالی جلانے کی وجہ سے آیا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 9 نومبر کو پرالی کے دھوئیں کا حصہ نہ ہونے کے برابر، یعنی تقریباً صفر درج کیا گیا۔ ایسے میں دہلی حکومت کے وزیر کپل مشرا کی جانب سے پنجاب کی پرالی کو آلودگی کی وجہ قرار دینا حقائق کے منافی ہے۔ عآپ کے ریاستی صدر نے کہا کہ سفر کی ویب سائٹ پر دستیاب معلومات کے مطابق دیوالی کے آس پاس مشرقی ہوائیں چل رہی تھیں۔ ان ہواؤں کی وجہ سے پنجاب کی جانب سے اٹھنے والا دھواں دہلی آنے کے بجائے مغرب کی سمت پاکستان کی طرف جاسکتا تھا۔ انہوں نے سوال کیا کہ جب ہوا کا رخ دہلی کی طرف نہیں تھا تو بی جے پی رہنما پنجاب میں پرالی جلانے کو دہلی کی آلودگی کا ذمہ دار کیوں ٹھہرا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کو اپنی حکومت کی ناکامیوں کا ملبہ پنجاب کے کسانوں پر ڈالنے کے بجائے دہلی میں آلودگی کے مقامی ذرائع پر توجہ دینی چاہیے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پرالی کا دھواں ہوا کے ساتھ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچنے میں دو سے تین دن کا وقت لے سکتا ہے۔ اس لیے دیوالی کے دن پرالی جلانے کے واقعات کو اسی دن دہلی کی آلودگی سے جوڑنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے بی جے پی رہنماؤں پر سائنسی اور جغرافیائی حقائق کو نظرانداز کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ آلودگی کی وجوہات کا جائزہ سائنسی اعداد وشمار کی بنیاد پر ہونا چاہیے، نہ کہ سیاسی الزام تراشی کے ذریعے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ گزشتہ سال کی طرح اس بار بھی دیوالی کی رات بڑی تعداد میں فضائی معیار کی نگرانی کرنے والے اسٹیشن بند رہے، جس کی وجہ سے آلودگی کی حقیقی سطح سامنے نہیں آسکی۔ انہوں نے کہا کہ جب نگرانی مراکز سے اعداد وشمار ہی دستیاب نہیں ہوں گے تو آلودگی کی صحیح صورت حال کا اندازہ کیسے لگایا جائے گا۔ انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ حکومت پٹاخوں اور پٹاخے بنانے والوں کے تئیں اتنی نرمی کیوں برت رہی ہے۔

سائبر جرائم سے نمٹنے کے لیے پولیس کو اپنے طریقۂ کار میں تبدیلی کرنی ہوگی: مرمو



نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے منگل کو کہا کہ سائبر جرائم تیزی سے پھیل رہے ہیں اور پہلے سے زیادہ سنگین ہوتے جارہے ہیں، جس کے پیش نظر پولیس افسران کو ان جرائم سے نمٹنے کے لیے اپنے طریقۂ کار اور نقطۂ نظر میں تبدیلی لانی ہوگی۔ محترمہ مرمو نے آج راشٹرپتی بھون میں انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) کے 78 ویں آر آر (2025 بیچ) کے زیر تربیت افسران سے ملاقات کے دوران یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کو معاشرے میں سائبر جرائم کے خطرات کے بارے میں زیادہ بیداری پیدا کرنی چاہیے اور ڈیپ فیک جیسے نئے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی استعمال کرنے والے مجرموں سے ہمیشہ ایک قدم آگے رہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے لیے پولیس افسر اور کانسٹیبل حکمرانی اور انتظامی نظام کی علامت ہوتے ہیں۔ جب پولیس کا نظام بہتر طریقے سے کام کرتا ہے تو لوگوں کو حکمرانی کا نظام بھی بہتر محسوس ہوتا ہے۔ پولیس افسر جب حساسیت اور توجہ کے ساتھ لوگوں کی شکایات سنتے ہیں تو انہیں خاصا سہارا ملتا ہے۔ صدر جمہوریہ نے زیر تربیت افسران سے کہا کہ انہیں معاشرے کے کمزور اور معاشی طور پر پسماندہ طبقات کے مسائل کو ترجیح دینی چاہیے۔ ایسے لوگوں کی اعلیٰ افسران تک رسائی اکثر محدود ہوتی ہے۔ اس لیے ان کی شکایات سننا اور ان کے خوف کو دور کرنا پولیس کی ترجیح ہونی چاہیے۔

جی ایم سی جموں میں سردیوں سے نمٹنے کے لیے تمام تیاریاں مکمل

مرکزی ہیٹنگ سسٹم فعال، روزانہ ہزاروں مریضوں کو طبی سہولیات فراہم



جموں: گورنمنٹ میڈیکل کالج اینڈ ہسپتال (جی ایم سی) جموں کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر وریندر ترشال نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ ہسپتال انتظامیہ نے آنے والے سردیوں کے موسم کے پیشِ نظر تمام ضروری تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہسپتال کا سینٹرلائزڈ ہیٹنگ سسٹم فعال کردیا گیا ہے۔ گرمیوں میں جہاں اے سی کے ذریعے ٹھنڈک کا انتظام کیا جاتا ہے، وہیں اب سردیوں میں سینٹرل بلور سسٹم کے ذریعے ہسپتال کے تمام وارڈز کو گرم رکھا جائے گا تاکہ مریضوں کو شدید سردی سے بچایا جاسکے اور روایتی ہیٹرز پر انحصار ختم ہو۔ ہسپتال کے روزمرہ کے اعداد وشمار پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر وریندر ترشال نے بتایا کہ جی ایم سی جموں میں مریضوں کا بھاری دباؤ رہتا ہے، جہاں او پی ڈی میں روزانہ 1,100 سے 1,500 مریض معائنے کے لیے آتے ہیں جبکہ ایمرجنسی میں روزانہ 500 سے 800 مریض ہنگامی علاج کے لیے پہنچتے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہسپتال کے مختلف وارڈز میں ہر روز 160 سے 180 مریضوں کو داخل کیا جاتا ہے، آپریشن تھیٹرز میں روزانہ 40 سے 50 بڑی جراحیاں انجام دی جاتی ہیں اور ہسپتال کی لیبارٹریوں میں روزانہ 4,000 سے 5,000 مختلف طبی ٹیسٹ کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سردیوں میں نزلہ، زکام، کھانسی اور نمونیا جیسی بیماریوں میں اضافہ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے ہسپتال پر مریضوں کا بوجھ مزید بڑھ جاتا ہے۔ ڈاکٹر ترشال کے مطابق، راجوری، پونچھ، ڈوڈہ، کشتواڑ، بھدرواہ، کٹھوعہ، سانبہ اور بنی بشولی جیسے دور دراز اضلاع کے عوام بھی جی ایم سی جموں پر بھروسہ کرتے ہوئے یہاں کا رخ کرتے ہیں۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے عوام سے تعاون کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ہسپتال کے پاس ڈاکٹروں کی کوئی کمی نہیں ہے، تاہم کچھ عملے کو نئے ہسپتالوں (بون اینڈ جوائنٹ ہسپتال اور کینسر ہسپتال) میں منتقل کیے جانے کی وجہ سے نرسنگ اور ایم ٹی ایس اسٹاف کی کچھ حد تک کمی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے وہ اعلیٰ حکام کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں۔ انہوں نے مریضوں اور ان کے لواحقین سے ہسپتال کے طبی عملے کے ساتھ تعاون برقرار رکھنے کی درخواست کی تاکہ بہترین طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

اننت ناگ میں دھان کی فی ہیکٹر پیداوار 71 کوئنٹل تک پہنچ گئی

معیاری بیجوں، سازگار موسم اور بروقت آبپاشی سے پیداوار میں تین کوئنٹل اضافہ



اننت ناگ: (میر اشفاق) جنوبی کشمیر کے ضلع اننت ناگ میں رواں سال دھان کی پیداوار اور فی ہیکٹر پیداواری صلاحیت میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ گزشتہ سال جہاں دھان کی فی ہیکٹر پیداوار تقریباً 68 کوئنٹل تھی، وہیں رواں سال یہ بڑھ کر 71 کوئنٹل تک پہنچ گئی ہے؛ اس طرح فی ہیکٹر پیداوار میں تین کوئنٹل کا اضافہ ہوا ہے۔ محکمہ زراعت کے مطابق، معیاری اور ہائبرڈ بیجوں کے استعمال، فصل کے لیے سازگار موسمی حالات اور بروقت آبپاشی کی سہولیات نے اس اضافے میں اہم کردار ادا کیا۔ چیف ایگریکلچر افسر اننت ناگ، شاہنواز حسین شاہ نے بتایا کہ ضلع اننت ناگ جموں وکشمیر میں زرعی پیداواری صلاحیت کے اعتبار سے نمایاں مقام رکھتا ہے۔ محکمہ زراعت کی جانب سے کسانوں کو معیاری اور ہائبرڈ اقسام کے بیج سبسڈی نرخوں پر فراہم کیے جارہے ہیں، جن میں ایس آر 4، ایس آر 2 اور ایس آر 5 جیسی اقسام شامل ہیں۔ اس کے علاوہ نئی اقسام متعارف کرانے پر بھی خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ رواں سال دھان کی ایک نئی قسم 'ایس ایس 1' بھی متعارف کرائی گئی، جس کے دانے لمبے ہیں اور خوشبو مشک بدجی سے ملتی جلتی ہے، جبکہ اس کی ساخت باسمتی چاول سے مشابہت رکھتی ہے۔ ضلع اننت ناگ میں تقریباً 100 ہیکٹر اراضی پر اس نئی قسم کی کاشت کی گئی۔ شاہنواز حسین شاہ کے مطابق، روایتی خوشبودار چاول 'مشک بدجی' کی پیداوار میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ ماضی میں اس کی کاشت زیادہ تر ساگم اور کوکرناگ جیسے مخصوص علاقوں تک محدود تھی، تاہم اب اسے ضلع کے دیگر حصوں تک بھی وسعت دی گئی ہے۔ رواں سال تقریباً 580 ہیکٹر اراضی پر مشک بدجی کی کاشت کی گئی۔ اس کے علاوہ ریڈ رائس (سرخ چاول) کی پیداوار پر بھی خصوصی توجہ دی گئی، جس کی کاشت بالخصوص ڈورو اور ویری ناگ کے علاقوں میں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ بہتر زرعی پیداوار کے لیے محکمہ زراعت کے ساتھ دیگر متعلقہ محکموں نے بھی بھرپور تعاون کیا؛ خصوصاً محکمہ آبپاشی نے فصل کے اہم مراحل کے دوران کھیتوں تک بروقت پانی پہنچانے کی ہرممکن کوشش کی، جس سے دھان کی فصل کو پانی کی قلت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ زرعی سائنسدان اور ماہر زراعت ڈاکٹر عاشق حسین نے رواں سال کے موسمی حالات کو دھان، مکئی اور دیگر زرعی فصلوں کے لیے انتہائی موافق قرار دیتے ہوئے کہا کہ سال 2026 مجموعی طور پر زرعی پیداوار کے لیے انتہائی سودمند ثابت ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ جون اور جولائی میں درجہ حرارت تقریباً 35 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچا، جبکہ جولائی میں معمول سے تقریباً 35 فیصد زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی۔ اگست میں بھی وقفے وقفے سے بارشیں ہوئیں۔ مجموعی طور پر رواں سال موسم گرم اور مرطوب رہا، ہوا میں نمی کی مناسب مقدار موجود تھی اور بارشیں بھی فصل کی ضرورت کے مطابق ہوئیں۔ ان موسمی عوامل نے فصل کی نشوونما اور دانوں کی بہتر افزائش کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا۔ ڈاکٹر عاشق حسین نے وضاحت کی کہ دھان کی فصل میں 'ویجیٹیٹو گروتھ' یعنی ابتدائی نشوونما کا مرحلہ انتہائی اہمیت رکھتا ہے، جس دوران مناسب درجہ حرارت فصل کی بہتر بڑھوتری میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

یمنا ندی پر پہلی الیکٹرک کروز سروس 'نمو یمنا ریور سفاری' کا آغاز

سربانند سونووال نے کیا افتتاح، سونیا وہار سے جگت پور تک ہوگا چھ کلومیٹر کا سفر سرخی کو مزید صحافتی بنائیں سرخی کو دو کالمی انداز دیں دوسری سطر میں روانی بڑھائیں



نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے مرکزی وزیر سربانند سونووال نے منگل کے روز یہاں دریائے یمنا پر پہلی تفریحی الیکٹرک کروز سروس 'نمو یمنا ریور سفاری' کا افتتاح کیا۔ اس کے تحت سونیا وہار سے جگت پور تک تقریباً چھ کلومیٹر کے سفر میں سیاح کروز کے ساتھ مختلف تفریحی سرگرمیوں سے بھی لطف اندوز ہوسکیں گے۔ قومی راجدھانی کے سونیا وہار میں منعقدہ افتتاحی تقریب میں دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا، بندرگاہ، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے وزیر مملکت شانتنو ٹھاکر، سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے وزیر مملکت ہرش ملہوترا، دہلی حکومت میں وزیر برائے سیلاب کنٹرول پرویش صاحب سنگھ، وزیر سیاحت کپل مشرا، وزیر جنگلات و ماحولیات منجندر سنگھ سرسا اور رکن پارلیمنٹ منوج تیواری سمیت مرکزی اور دہلی حکومت کے سینئر افسران موجود تھے۔ مسٹر سونووال نے محترمہ گپتا اور دیگر معززین کی موجودگی میں 30 مسافروں کی گنجائش والے الیکٹرک کروز کا افتتاح کیا اور اس کے بعد کروز کی سواری بھی کی۔ مسٹر سونووال نے اس موقع پر منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک کی اندرونِ ملک آبی گزرگاہیں اقتصادی ترقی، سیاحت اور پائیدار رابطے کے اہم ذرائع کے طور پر ابھر رہی ہیں۔ یمنا پر دہلی کی پہلی تفریحی کروز سروس کا آغاز دریا کے ساتھ لوگوں کا تعلق مضبوط بنانے اور اس کی سیاحتی صلاحیت سے فائدہ اٹھانے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس پہل سے دہلی میں دریائی سیاحت کو نئی رفتار ملے گی اور آبی گزرگاہوں کو سیاحت، تجارت اور روزگار کے مواقع سے جوڑنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے اس منصوبے کو عملی شکل دینے میں تعاون کے لیے وزیر اعظم اور دہلی حکومت کا شکریہ بھی ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے دریائی کروز کے لیے یورپ اور سمندری کروز کے لیے میامی کی مثال دی جاتی تھی اور یہ تصور تھا کہ ہندوستان میں اس طرح کے منصوبے ممکن نہیں ہیں۔ تاہم گنگا اور برہم پتر جیسے وسیع دریاؤں کی موجودگی کے باوجود ملک نے اندرونِ ملک آبی گزرگاہوں کی ترقی کی سمت میں قابلِ ذکر پیش رفت کی ہے۔ ہندوستان نے دنیا کا سب سے طویل دریائی کروز ایم وی گنگا ولاس چلا کر عالمی سطح پر اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کروز نے ہندوستان اور بنگلہ دیش میں 200,3 کلومیٹر سے زیادہ کا سفر طے کرتے ہوئے 27 دریائی نظاموں کو عبور کیا اور 50 سیاحتی مقامات کو آپس میں جوڑا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یمنا دہلی کی تاریخ، ثقافت اور شناخت کا اٹوٹ حصہ ہے۔ نمو یمنا ریور سفاری محض کروز یا کشتی کا سفر نہیں بلکہ ماں یمنا کے تئیں لوگوں کے عقیدے، محبت اور عقیدت کی علامت ہے۔ اس سے دہلی کے باشندوں اور یہاں آنے والے سیاحوں کو دریا کو قریب سے دیکھنے اور اس کی ثقافتی و روحانی اہمیت کو سمجھنے کا ایک نیا موقع ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی حکومت یمنا ریور فرنٹ کو بہتر سہولیات اور پائیدار بنیادی ڈھانچے کے ساتھ ایک پرکشش عوامی مقام کے طور پر ترقی دینے کے لیے پرعزم ہے۔

ندیم حسین انصاری قتل معاملہ

اے آئی پی ایم ایم نے متاثرہ خاندان سے ملاقات کرکے 25 لاکھ روپے معاوضے کا مطالبہ کیا



سیوان۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ (اے آئی پی ایم ایم) کے قومی جنرل سکریٹری محمد قمر الدین بہاری کی قیادت میں تنظیم کے ایک وفد نے 9 نومبر 2026 کو بہار کے ضلع سیوان کے تروارہ واقع علاؤل ٹولہ پہنچ کر مرحوم ندیم حسین انصاری کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ وفد نے سوگوار خاندان سے تعزیت کا اظہار کیا اور واقعے کے سلسلے میں اہل خانہ سے تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ اس دوران وفد نے متاثرہ خاندان کو یقین دلایا کہ انصاف کی جدوجہد میں آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ ان کے ساتھ کھڑا ہے۔ نمائندوں نے خاندان کے افراد سے صبر وحوصلہ برقرار رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم انصاف کو یقینی بنانے کے لیے ہرممکن جمہوری اور آئینی کوشش کرے گی۔ اہل خانہ سے ملاقات کے بعد وفد مقامی تھانے پہنچا اور تھانہ انچارج سے ملاقات کرکے قتل کے واقعے پر تبادلۂ خیال کیا۔ وفد نے معاملے کی غیر جانب دارانہ، شفاف اور مقررہ وقت میں جانچ کرانے، واقعے میں ملوث تمام ملزمان کی شناخت کرکے انہیں جلد گرفتار کرنے اور ان کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ محاذ نے بہار حکومت اور ضلع انتظامیہ سے متاثرہ خاندان کی معاشی اور سماجی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری طور پر 25 لاکھ روپے معاوضہ دینے کا مطالبہ بھی کیا۔ اس کے ساتھ ہی خاندان کو ضروری سرکاری امداد، تحفظ، سماجی تعاون اور بازآبادکاری کی سہولتیں فراہم کرنے کی اپیل کی۔ قومی جنرل سکریٹری محمد قمر الدین بہاری نے کہا کہ کسی شخص کے قتل سے صرف ایک زندگی ختم نہیں ہوتی، بلکہ اس کا پورا خاندان معاشی، سماجی اور ذہنی بحران سے دوچار ہوجاتا ہے۔

قاری محمد مقبول ملک کے انتقال پر مدرسہ اصلاح البنات دیدی کوٹ کا اظہارِ تعزیت



کپوارہ، ۱۰ نومبر (پریس ریلیز): ضلع کپوارہ کے علاقے گوشی سے تعلق رکھنے والے معروف دینی وعلمی شخصیت، قاری محمد مقبول ملک کے انتقال کی خبر سے علاقے میں غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مرحوم نے گوشی کپوارہ میں امامت کے فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ دینی وتعلیمی میدان میں بھی اپنی خدمات انجام دیں۔ وہ کچھ عرصے سے علیل تھے اور اتوار کے روز سرینگر میں داعیِ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ مرحوم کے انتقال پر مدرسہ اصلاح البنات دیدی کوٹ کپوارہ کے سرپرست حاجی غلام نبی شاہ اور ناظم تعلیمات مسعود احمد شاہ ندوی نے اپنے گہرے رنج وغم اور دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قاری محمد مقبول ملک کا انتقال دینی، علمی اور سماجی حلقوں کے لیے ایک بڑا صدمہ ہے۔ وہ دارالعلوم صدیقیہ نوپورہ جاگیر ضلع بارہمولہ کے بانی ومہتمم بھی تھے۔ مرحوم کی دینی وابستگی، امامت کی خدمات اور علمی وملی سرگرمیوں سے ان کی وابستگی ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرحوم کا تعلق ایک ایسے علمی ودینی خانوادے سے تھا جس نے دینی تعلیم وتربیت کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ حاجی غلام نبی شاہ اور مسعود احمد شاہ ندوی نے مرحوم کے اہلِ خانہ، متعلقین، شاگردوں اور تمام پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی وتعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایسے مواقع پر صبر واستقامت ہی اہلِ ایمان کا شیوہ ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی جملہ دینی وملی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، قبر کو نور سے بھر دے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔

بہار کے اردو، بنگلہ ٹی ای ٹی اساتذہ کی جدوجہد رنگ لانے لگی

مختلف اضلاع میں ترمیمی عمل شروع، مطلوبہ خط کے جلد اجرا کی امید



حاجی پور/ پٹنہ (محمد آصف عطا) بہار کے اردو/ بنگلہ خصوصی ٹی ای ٹی اساتذہ کے حقوق اور ملازمت کے تحفظ سے متعلق محکمۂ تعلیم کے خط نمبر 2853 مورخہ یکم اکتوبر 2026 کے معاملے میں گزشتہ کئی ہفتوں سے جاری اجتماعی جدوجہد اب مثبت نتائج کی جانب بڑھتی دکھائی دے رہی ہے۔ ریاست کے مختلف اضلاع میں متعلقہ خطوط کی ترمیم کا عمل شروع ہونا اساتذہ کے لیے اطمینان اور امید کی نئی کرن ہے۔ بہار اسٹیٹ اردو ٹیچرس ایسوسی ایشن کے ضلع صدر ویشالی و ریاستی سکریٹری عبد الحنان نے اس پیش رفت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کسی ایک فرد، ضلع یا تنظیم کی کامیابی نہیں، بلکہ پورے بہار کے اردو/ بنگلہ اساتذہ کے اتحاد، قربانی، مسلسل محنت اور اجتماعی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مقام تک پہنچنے کے لیے اساتذہ نے اپنی نیندیں، قیمتی وقت اور ذاتی مصروفیات قربان کیں۔ قانونی پیچیدگیوں کو سمجھنے سے لے کر عوامی نمائندوں، ایم ایل اے، ایم ایل سی، وزراء اور محکمۂ تعلیم کے اعلیٰ افسران تک اپنا موقف پہنچانے کے لیے مسلسل کوششیں کی گئیں۔ مختلف اضلاع کے اساتذہ نے باہمی تعاون اور حکمت عملی کے ساتھ اس معاملے کو مضبوطی سے پیش کیا۔ عبد الحنان نے خصوصی طور پر ان عام اساتذہ کے کردار کو قابلِ ستائش قرار دیا جنہوں نے کسی عہدے، منصب یا تنظیمی ذمہ داری کے بغیر بھی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کسی نے پٹنہ کے دورے کیے، کسی نے ملاقاتوں اور احتجاجی سرگرمیوں میں شرکت کی، کسی نے قانونی معلومات اور دستاویزات جمع کرنے میں تعاون کیا، تو کسی نے اپنے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھانے اور تحریک کو زندہ رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔

ہندوستان اور دنیا کے مستقبل اور چیلنجوں پر کانگریس کی عالمی کانفرنس

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) تلنگانہ حکومت 13 نومبر سے حیدرآباد میں دو روزہ عالمی کانفرنس منعقد کررہی ہے، جس میں ہندوستان اور دنیا کے مستقبل کے حوالے سے لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے تصور، بدلتے ہوئے عالمی نظام سے پیدا ہونے والے چیلنجوں اور عالمی تعاون کے لیے نئے پلیٹ فارم تیار کرنے کے امکانات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ اس کانفرنس کا مقصد دنیا بھر کے سیاست دانوں اور ترقی پسند تحریکوں سے وابستہ افراد کو ایک پلیٹ فارم پر لانا اور بین الاقوامی تعاون کا ایک نیا ڈھانچہ تلاش کرنا ہے۔ کانفرنس میں کانگریس صدر ملکارجن کھرگے، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی اور کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا سمیت کئی اہم رہنماؤں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ کانگریس کے شعبہ امور خارجہ کے سربراہ سلمان خورشید نے منگل کے روز یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ یہ کانفرنس 13 اور 14 نومبر کو تلنگانہ حکومت منعقد کررہی ہے، جس میں دنیا کے 70 ممالک کے سیاست دان، پالیسی ساز، ماہرین تعلیم، کاروباری نمائندے اور سول سوسائٹی کے ارکان شرکت کریں گے۔ یہ پروگرام دو اہم مواقع کے ساتھ منعقد ہورہا ہے۔ ان میں پہلا پنڈت جواہر لعل نہرو کے 137 ویں یوم پیدائش اور دوسرا ملک کی آزادی کے 80 ویں سال کا موقع ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ نہرو کی خارجہ پالیسی سے متعلق سوچ آج بھی کانگریس کے لیے مشعل راہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانفرنس میں جمہوریت، سماجی اور اقتصادی انصاف، موسمیاتی تبدیلی، صنفی مساوات، خارجہ پالیسی اور بدلتے ہوئے عالمی نظام جیسے موضوعات پر تبادلہ خیال ہوگا۔ اس کے علاوہ مصنوعی ذہانت، کلاؤڈ کیپٹلزم، موسمیاتی تبدیلی، صنفی انصاف، جمہوری اداروں اور بین الاقوامی تعلقات سے وابستہ ابھرتے ہوئے چیلنجوں پر بھی غور وخوض کیا جائے گا۔ مسٹر خورشید نے کہا کہ بھارت سمیت مختلف ممالک کے نمائندوں کو خیالات کے تبادلے، شراکت داری قائم کرنے اور عالمی چیلنجوں کے اجتماعی حل تلاش کرنے کا موقع فراہم کرے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ کانفرنس میں عالمی شمال اور عالمی جنوب کے ممالک کے درمیان تعاون کو مضبوط بنانے پر بھی زور دیا جائے گا۔

بہتر تال میل سے ہی زرعی ترقی کو رفتار ملے گی: رام ناتھ ٹھاکر

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) مرکزی وزیر مملکت برائے زراعت وکسانوں کی فلاح وبہبود رام ناتھ ٹھاکر نے منگل کے روز سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف فشریز ایجوکیشن (سی آئی ایف ای) کے کولکاتا مرکز کا دورہ کیا۔ اس دوران مسٹر ٹھاکر نے زرعی ترقی کو رفتار دینے، پائیدار زرعی طریقوں کو فروغ دینے اور کسانوں کی فلاح وبہبود میں بہتری لانے کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے درمیان بہتر تعاون اور تال میل کی اپیل کی۔ وزارت کی جانب سے جاری سرکاری بیان میں یہ اطلاع دی گئی ہے۔ بیان کے مطابق، مسٹر ٹھاکر نے زرعی ترقیاتی پروگراموں کے مؤثر نتائج کو یقینی بنانے کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومتوں، زرعی اداروں اور دیگر متعلقہ فریقوں کے درمیان باہمی تال میل پر زور دیا۔ انہوں نے زرعی پیداوار میں اضافے، کسانوں کے ذریعہ معاش میں بہتری، ٹیکنالوجی کے فروغ اور صلاحیت سازی کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔ مسٹر ٹھاکر نے مٹی کی صحت برقرار رکھنے، قدرتی وسائل کے تحفظ، کیمیکلز پر انحصار کم کرنے اور طویل مدتی ماحولیاتی پائیداری کو یقینی بنانے میں قدرتی کاشتکاری اور پائیدار زرعی طریقوں کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے زرعی سائنس دانوں اور اداروں کی حوصلہ افزائی بھی کی کہ وہ کسانوں کے لیے مفید، اقتصادی طور پر قابل عمل اور ماحولیاتی اعتبار سے پائیدار ٹیکنالوجیز تیار کریں اور انہیں فروغ دیں۔

مظفر نگر میں کار ڈیوائیڈر سے ٹکرائی ،بن گئی آگ کا گولہ، 6 افراد ہلاک

مظفر نگر: 10 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے مظفر نگر میں ایک خوفناک سڑک حادثے میں چھ افراد زندہ جل گئے۔ چھپاوی تھانہ علاقے میں ایک فلائی اوور پر تیز رفتار کار بے قابو ہو کر ڈیوائیڈر اور پھر بجلی کے کھمبے سے ٹکرا گئی۔ تصادم کے بعد کار میں آگ لگ گئی اور چند منٹوں میں ہی آگ کی لپیٹ میں آ گئی۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ کار میں سوار افراد کو باہر نکلنے کا موقع بھی نہیں ملا۔ تمام چھ افراد موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور انتظامی اہلکار جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق کار شاملی کے راستے ہریانہ سے مظفر نگر جا رہی تھی۔ تاوی فلائی اوور پر ڈرائیور گاڑی سے کنٹرول کھو بیٹھا۔ ڈیوائیڈر اور بجلی کے کھمبے سے ٹکرانے کے بعد کار میں آگ لگ گئی۔ ایس پی رورل اکشے سنجے مہاڈک نے بتایا کہ ابتدائی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ مرنے والے ہریانہ کے نارنول کے قریب راکھیکھک گاؤں کے رہنے والے تھے۔ تاہم ابھی تک اس بات کی تصدیق نہیں ہوسکی ہے کہ آیا مرنے والوں کا کوئی

مدرسہ جامعہ خلفائے راشدین کی سیل کھولنے کا حکم: الٰہ آباد ہائی کورٹ



غازی آباد: 10 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے ضلع غازی آباد کے اندراپورم علاقے میں واقع مدرسہ جامعہ خلفائے راشدین کو دوبارہ کھولنے اور اس کا قبضہ انتظامی کمیٹی کے حوالے کرنے کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔ الٰہ آباد ہائی کورٹ کی ہدایت کے بعد ضلع اقلیتی بہبود افسر نے متعلقہ حکام کو مدرسے کی مہر ہٹانے اور اس کی عمارت کا قبضہ انتظامی کمیٹی کو واپس کرنے کی کارروائی شروع کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس معاملے میں ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (APCR) نے عدالت سے رجوع کیا تھا۔

مدرسے کو 6 جون 2026 کو ضلع انتظامیہ نے سیل کر دیا تھا۔ اس کارروائی کو چیلنج کرتے ہوئے اے پی سی آر کی اتر پردیش شاخ نے الٰہ آباد ہائی کورٹ میں عرضی نمبر 25563/2026 دائر کی تھی۔ عدالت نے 30 اکتوبر کو متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ وہ دو ہفتوں کے اندر معاملے پر فیصلہ کریں اور اس سے قبل درخواست گزار کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقع فراہم کریں۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ مقررہ مدت میں اگر درخواست گزار کے خلاف کوئی منفی حکم جاری نہیں ہوتا تو مدرسے پر لگائی گئی مہر ہٹانی ہوگی۔ عدالتی ہدایت کے بعد غازی آباد کے ضلع اقلیتی بہبود افسر نے وقف انسپکٹر کو ضروری کارروائی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ افسر کی جانب سے جاری کردہ مراسلے کے مطابق، اگر مقررہ مدت کے اندر مدرسے کی انتظامی کمیٹی کے خلاف کوئی منفی حکم صادر نہیں ہوتا تو عمارت کی مہر کھول کر اس کا قبضہ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں وقف انسپکٹر سنت رام پال سے کارروائی کی رپورٹ بھی طلب کی گئی ہے۔

مدرسے کو سیل کرنے کی کارروائی ہنڈن ندی میں گائے کا گوشت پھینکے جانے کے الزامات کے بعد کی گئی تھی۔ اے پی سی آر کے مطابق، غازی آباد کی میئر سنیتا دیال نے الزام عائد کیا تھا کہ ندی میں گائے کا گوشت پھینکا گیا ہے۔ تنظیم کا دعویٰ ہے کہ اس معاملے میں میئر نے مدرسے جانے والے کم عمر طلبہ کو راستے میں روک کر انہیں خوف زدہ بھی کیا تھا۔ اے پی سی آر نے مزید الزام لگایا کہ مدرسے کے اساتذہ کے خلاف فوجداری کارروائی شروع کرنے کے لیے انتظامیہ پر دباؤ ڈالا گیا، جس کے نتیجے میں اساتذہ کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ تاہم، بعد میں الٰہ آباد ہائی کورٹ کے حکم پر انہیں ضمانت مل گئی تھی۔ مدرسے کو سیل کیے جانے کے خلاف اے پی سی آر نے اسے انتظامی کارروائی کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے عدالت میں چیلنج کیا تھا۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ اس کی قانونی مداخلت کے نتیجے میں مدرسے کے حق میں راحت ملی ہے اور اب اس کی عمارت کا قبضہ انتظامی کمیٹی کو واپس کرنے کی کارروائی آگے بڑھ رہی ہے۔ الٰہ آباد ہائی کورٹ میں اے پی سی آر کی جانب سے ایڈووکیٹ محمد خالد اور عمر خالد نے پیروی کی، جبکہ غازی آباد میں تنظیم کی نمائندگی ایڈووکیٹ ندیم اختر نے کی۔ اے پی سی آر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ ان انتظامی اقدامات کے خلاف قانونی جدوجہد جاری رکھے گی جنہیں تنظیم شہریوں اور اداروں کے حقوق کی خلاف ورزی اور من مانی پر مبنی سمجھتی ہے۔ تنظیم کے مطابق، اس کا مقصد شہری حقوق کا تحفظ اور اداروں کے ساتھ ہونے والی مبینہ ناانصافیوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنا ہے۔

پولیس کو ایودھیا میں کارسیوکوں پر گولی چلانے پر مجبور کیا گیا...

ایم پی ضیاء الرحمن برق نے پوچھا، ہماری مسجد پر حملہ کیوں کیا گیا؟



سنبھل: 10 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے قبل رام مندر اور کارسیوکوں پر فائرنگ کو لے کر سیاسی بیان بازی تیز ہوگئی ہے۔ سنبھل سے سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمن برق نے بھی کارسیوکوں پر فائرنگ کے حوالے سے ایک اہم بیان جاری کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب کارسیوکوں نے بابری مسجد کو گرانے کی کوشش کی تو پولیس کو گولی چلانے پر مجبور ہونا پڑا۔ انہوں نے سوال کیا، اگر مسلم کمیونٹی کے افراد نے کسی مندر پر گھیرا ڈالا ہوتا تو پولیس کیا کرتی؟ جب امن وامان میں خلل ڈالنے کی کوشش ہوتی ہے تو حکومت اپنا کام کرتی ہے۔ جب کارسیوکوں نے بابری مسجد کو گرایا تو پولیس کو گولی چلانے پر مجبور ہونا پڑا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر ہندو برادری کے لوگ مسجد پر قبضہ کر لیں تو کیا ہوگا؟ قانون سب پر لاگو ہوتا ہے، اس لیے جب مسجد کو گھیرے میں لینے کی کوشش کی گئی تو پولیس نے انہیں روکنے کے لیے لاٹھی چارج اور فائرنگ کا سہارا لیا۔ اس وقت ایس پی کی حکومت تھی تو اس میں کیا حرج ہے؟ ہماری مسجد پر حملہ کیوں ہوا؟ اکھلیش یادو کے ایودھیا جانے کے فیصلے کے بارے میں، انہوں نے کہا، میں اس پر تبصرہ نہیں کروں گا۔ جب وقت آئے گا، اگر کوئی مسئلہ ہے تو میں آپ کو بتاؤں گا، یہ صدر کا اپنا معاملہ ہے، بی جے پی کے اس الزام کے بارے میں کہ ایس پی رام مندر کے خلاف ہے، انہوں نے کہا کہ بی جے پی کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کس بنیاد پر اپنی انگلی اٹھا رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ وہ کس بنیاد پر اپنی محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔

راستہ کا تنازع مارپیٹ میں تبدیل: مقدمہ درج

دیوبند، 10/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند تحصیل علاقہ کے گاؤں سوہن چڑا میں راستہ کو لے کر دو فریقوں کے درمیان ہونے والی کہاسنی دیکھتے ہی دیکھتے مارپیٹ میں تبدیل ہوگئی۔ پولیس نے فریقین کی شکایت پر مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ گاؤں سوہن چڑا کے ایک رہائشی نے پولیس کو دی گئی اپنی شکایت میں بتایا ہے کہ اس کا اپنے پڑوسی سے راستے کو لیکر تنازع چلا آ رہا تھا جو گاؤں کے سرکردہ افراد کی مداخلت کے بعد ختم ہوگیا تھا۔ الزام ہے کہ آٹھ نومبر کی صبح اس کے پڑوسی نے اس سے بلاوجہ گالی گلوچ شروع کر دی جب اس نے اس کی مخالفت کی تو اس نے اس کے ساتھ مارپیٹ شروع کر دی جس میں وہ زخمی ہوگیا۔ وہیں دوسرے فریق نے بھی پولیس کو تحریر دیکر ملزم کے خلاف کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ کوتوالی انچارج انسپکٹر رادھیشیام یادو نے بتایا کہ دونوں فریقین کی جانب سے مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

مشترکہ روایات اور ثقافتی ورثہ ہی ہندوستان کی اصل شناخت ہیں": ڈاکٹر علی ظفر

مسلم راشٹریہ منچ نے ہندوستانی تہذیب و ثقافت اور سماجی ہم آہنگی کا دیا پیغام



لیل خرد، محمود آباد۔ ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی سب سے بڑی خصوصیت اس کے تنوع میں اتحاد اور مشترکہ روایات کو اپنانے کی غیر معمولی صلاحیت ہے۔ اسی ثقافتی ورثے، باہمی محبت، بھائی چارے اور سماجی ہم آہنگی کو مضبوط بنانے کے مقصد سے 7 نومبر 2026 کو گورنمنٹ انٹر کالج لیلکھر د، محمود آباد کے آڈیٹوریم میں جشنِ دیپوتسو و تقریبِ ملاقات باہمی ہم آہنگی کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں دیپاولی کی خوشیوں کے ساتھ ہندوستانی معاشرے کی مشترکہ ثقافتی روایات، گنگا جمنی تہذیب اور قومی یکجہتی کا پیغام دیا گیا۔ پروگرام کے کلیدی مقرر اور منتظم ڈاکٹر علی ظفر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستان کی شناخت اس کی مشترکہ تہذیب و ثقافت اور مشترکہ ورثے میں پوشیدہ ہے۔ یہاں مختلف مذاہب، زبانوں، عقائد اور روایات سے تعلق رکھنے والے لوگ صدیوں سے ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے آئے ہیں۔ دیپاولی محض چراغ جلانے کا تہوار نہیں، بلکہ یہ تاریکی سے روشنی، مایوسی سے امید اور دوریوں سے قربت کی جانب بڑھنے کا پیغام بھی دیتا ہے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان تہذیبی اقدار کو نئی نسل تک پہنچائیں اور معاشرے میں باہمی احترام اور اعتماد کی فضا کو مضبوط بنائیں۔ ڈاکٹر علی ظفر نے کہا کہ تہواروں کی حقیقی معنویت اسی وقت ہے جب ان کی خوشیاں معاشرے کے ہر طبقے تک پہنچیں۔ ہندوستانی روایت میں تہوار باہمی میل جول، شرکت اور خلوص و اپنائیت کے مواقع رہے ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے کے تہواروں اور ثقافتی تقریبات کا احترام کرتے ہوئے ملک کی یکجہتی اور سالمیت کو مزید مضبوط بنانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مشترکہ ورثہ ہی ہماری سب سے بڑی طاقت ہے اور اسی کی بنیاد پر ایک ہم آہنگ، مضبوط اور ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر ممکن ہے۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی اور گورنمنٹ انٹر کالج لیلکھر د، محمود آباد کے پرنسپل جناب رام سنیہی پرشار نے اپنے خطاب میں کہا کہ تعلیمی ادارے محض کتابی علم فراہم کرنے کی جگہ نہیں ہیں، بلکہ بچوں میں اخلاق، حساسیت، سماجی ذمہ داری اور قومی یکجہتی کا جذبہ پیدا کرنے کے اہم مراکز بھی ہیں۔ اس طرح کے پروگرام طلبہ کو ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی وسعت اور سماجی ہم آہنگی کی اہمیت سے روشناس کراتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کو تمام مذاہب، ثقافتوں اور روایات کے تئیں احترام کا جذبہ رکھنا چاہیے۔ پروگرام کے مقرر اور شعبۂ جغرافیہ کے لیکچرر محمد ہارون نے ہندوستانی معاشرے کے جغرافیائی اور ثقافتی تنوع پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں مختلف زبانوں، طرزِ زندگی، کھان پان اور رسم و رواج کے باوجود ایک مشترکہ قومی شناخت موجود ہے۔ ہماری ثقافتی روایات ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ یہی تنوع ہندوستانی تہذیب کو مالا مال اور منفرد بناتا ہے۔

اردو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب اور ثقافتی ہم آہنگی کا قیمتی سرمایہ ہے: خالد صدیقی

آل انڈیا مسلم یوتھ کنونشن کے زیر اہتمام بلند شہر میں عالمی یوم اردو کے موقع پر تقریب کا انعقاد



بلند شہر 10/نومبر (پریس ریلیز) شاعر مشرق علامہ اقبال کے یوم پیدائش کے تعلق سے 9 نومبر کو عالمی یوم اردو پر آل انڈیا مسلم یوتھ کنونشن کے زیر اہتمام الفلاح نیشنل اسکول گرین پارک میں یوم اردو تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ادبی تعلیمی سماجی حلقوں سے وابستہ شخصیات کے علاوہ طلبہ طالبات اور محبان اردو نے شرکت کی۔ مدرسہ قاسمیہ عربیہ اسلامیہ کے منیجر حاجی نور محمد قریشی کی صدارت اور کنونشن کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر ظہیر احمد خاں کی نظامت میں منعقدہ یوم اردو تقریب کا آغاز جامعہ فاروقیہ گرین پارک کے ناظم اعلیٰ قاری محمد طلحہ قاسمی کی تلاوت اور نعت پاک سے ہوا۔ اپنے صدارتی خطاب میں حاجی نور محمد قریشی نے علامہ اقبال کی حیات، ان کے کلام اور اردو کے ماضی حال اور مستقبل پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اقبال کا کلام حیات نو اور بیداری کا ضامن ہے۔ ہمیں فکر اقبال سے روشنی حاصل کر کے اپنی دنیا کو روشن مستقبل کی طرف لے جانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا سارا مذہبی، تاریخی، ادبی ثقافتی مواد اردو میں ہی ہے، اس لیے اردو کو زندہ رکھنا اور اس کی تعلیم کو عام کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ تقریب کے مہمان خصوصی انجینئر محمد خالد صدیقی نے کہا کہ انہیں افسوس اور خوشی دونوں کا احساس ہو رہا ہے۔ افسوس اس کا ہے کہ جس پیمانے پر عالمی یوم اردو منایا جانا چاہیے اس کا فقدان ہے اور خوشی اس بات کی کہ اس تقریب کا پروقار انعقاد ہوا، جس کے لیے مسلم یوتھ کنونشن کے ذمہ داران مبارکباد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اردو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب اور ثقافتی ہم آہنگی کا قیمتی سرمایہ ہے۔ اس زبان کی ترقی کے لیے تعلیمی اداروں، ادیبوں اور سماجی شعبوں کو مشترکہ طور پر آگے آنا ہوگا۔ انہوں نے اردو رسائل، کتب، میگزین اور اخبارات کو خرید کر پڑھنے پر زور دیا۔ مہمان ذی وقار ضلع اسپورٹس آفیسر نور حسن نے اس موقع پر کہا کہ زبان و ادب معاشرے میں ہم آہنگی پیدا کرنے کا اور مختلف طبقات کو قریب لانے کا ذریعہ ہے۔ اردو کے فروغ کے لیے منعقد ہونے والی ایسی تقریبات نئی نسل میں ادبی ذوق پیدا کرنے کے ساتھ زبان کی روایت کو آگے بڑھانے میں بھی معاون ثابت ہوں گی۔ قاری محمد طلحہ قاسمی نے اردو کی بقا و تحفظ اور ترقی کے لیے مدارس کے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اردو زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔ ماسٹر اجلال احمد خان نے اردو کے ارتقا اس کی ضرورت اور اہمیت و افادیت پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اردو ایک زبان نہیں بلکہ تہذیب کی پہچان ہے۔ اقراء ماڈرن اسکول اکبر پور کے پرنسپل جانشین الطاف نے کہا کہ اقبال فلسفانہ شاعری اور اس میں موجود اسلامی روح اپنی مثال آپ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقبال نے اپنی تخلیقات کے ذریعے خودی خودداری بلند حوصلے اور مسلسل جدوجہد کا پیغام دیا، ان کی شاعری آج بھی نوجوانوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ اس موقع پر قاضی عقیل احمد، اردو مترجمین ابراہیم خان نوید خان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ چاہت حسین چاہت نے اردو کی عظمت پر نظم پیش کی۔ یوم اردو کی اس تقریب میں متعدد شخصیات کو اعزاز اور علامہ اقبال ایوارڈ سے نوازا گیا۔ جن میں قاری محمد طلحہ قاسمی، جرنلسٹ زبیر شاد، عادل منصوری، صہیب خان، خادم اردو افضال احمد برنی اور شاعر ارشاد احمد شرر کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس موقع پر اہم شرکاء میں ماسٹر الیاس محمد خان، مولانا محمد ارسلان، مفتی محمد انس، ماسٹر عارف خان، قاری زبیر عالم، قاری محمد افضل، اردو مترجمین اقبال احمد خاں، نظیر احمد، جنید اختر، اقبال احمد ایڈوکیٹ خورجہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس موقع پر شکوہ جواب شکوہ اور اقبال کی مختلف غزلیں اور نظموں کی آڈیو بھی پیش کی گئیں۔ جس سے سامعین محظوظ ہوئے۔ پروگرام کے کنوینر ڈاکٹر ظہیر احمد خان کے شکریہ کی تحریک پر ساتھیوں نے 'سارے جہاں سے اچھا' ترانہ پیش کیا۔

شہید اعظم بھگت سنگھ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا: بھارت رتن دئے جانے کا مطالبہ کیا



دیوبند، 10/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) چندینہ کولی گاؤں کے آریہ سماج مندر میں بین الاقوامی جاٹ سنسد کے زیر اہتمام ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز شہید اعظم بھگت سنگھ کی یاد میں چراغاں کر کے ہوا۔ پروگرام میں چندینہ کولی گاؤں کی جاٹ برادری نے چھتیس برادریوں کے افراد کے ساتھ جوش و خروش سے حصہ لیا۔ پروگرام میں شامل تمام افراد نے متفقہ طور پر حکومت ہند سے مطالبہ کیا کہ شہید اعظم بھگت سنگھ کو باضابطہ طور پر شہید کا درجہ دیا جائے اور انہیں ملک کے سب سے بڑے شہری اعزاز بھارت رتن سے نوازا جائے۔ اس موقع پر موجود نوجوانوں نے متفقہ طور پر کہا کہ قوم کے لیے بھگت سنگھ کی عظیم قربانی ہمیشہ نوجوانوں کے لیے تحریک کی علامت رہے گی، پروگرام میں نشانت چودھری، وپل چودھری، آکاش شیروہی، روپل مہروال، راہل چودھری، انوج کمار بھولا، ورنت چودھری، انشیت چودھری، جیویر چودھری، مانک چودھری، جے دیو، تیج چودھری، شیوانک چودھری، لو چودھری، وغیرہ موجود تھے۔

لاپتہ مزدور کی ملی لاش: گلا دبانے سے ہوئی ہے موت

دیوبند، 10/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے نزدیکی گھلولی گاؤں سے مشتبہ حالات میں لاپتہ ہونے والے 42 سالہ مزدور پشپیندر کمار کی لاش رنکھندی گاؤں میں واقع شمشان گھاٹ کے قریب سڑک پر پڑی ہوئی ملی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ اس کی موت گلا دبانے سے ہوئی ہے۔ مقتول کی والدہ کی مدعیت میں نامعلوم افراد کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ واضح ہو کہ دیوبند کے قریبی گھلولی گاؤں کے رہنے والے پشپیندر کمار ہفتہ کی رات تقریباً 10 بجے گھر سے نکلے تھے لیکن وہ صبح تک بھی گھر واپس نہیں لوٹے، اہل خانہ نے انہیں ہر ممکن جگہ تلاش لیا لیکن کافی تلاش کے باوجود اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ صبح تقریباً 11 بجے گاؤں والوں نے پولیس کو اس کی لاش رنکھندی گاؤں کے شمشان گھاٹ کے قریب سڑک پر پڑی ہونے کی اطلاع دی۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر لاش کی شناخت کی اور پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ واقعہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ایس پی دیہات مینک پاٹھک پولیس اور فرانزک ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔

ملک وملت کے لیے مولانا آزاد کی بے بہا خدمات اور ان کے ویژن کے مطابق حصولِ علم اور عمل کی ضرورت: راشد علوی

سنبھل: مشن انٹرنیشنل اکیڈمی، بھجوئی روڈ، سنبھل میں جشن یوم تعلیم و تقسیم انعامات کی شاندار تقریب منعقد



سنبھل (نامہ نگار) ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے بینر تلے مشن انٹرنیشنل اکیڈمی (سینئر سیکنڈری اسکول) بھجوئی روڈ، سنبھل کے زیر اہتمام یوم تعلیم اور یوم اردو سے متعلق ہفت روزہ پروگراموں کی سلسلہ کی آخری کڑی کے طور پر جشن یوم تعلیم و تقسیم انعامات کی تقریب اکیڈمی کے وسیع و عریض میدان میں بڑے تزک و احتشام سے منعقد کی گئی۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ کلام ربانی سے ہوا۔ اس کے بعد ضیاء الرحمن برکاتی نے دلکش انداز میں حمد پیش کی جبکہ تنویر حسین اشرفی نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نعتِ پاک کا نذرانہ پیش کر کے محفل کو روحانیت سے ہمکنار کر دیا۔ اکیڈمی کی طالبات نے خوبصورت اور مؤثر اردو تقاریر پیش کیں جنہیں حاضرین نے بہت سراہا۔ بچوں کے ثقافتی پروگراموں نے پورے ماحول کو رنگین اور پُرجوش بنا دیا۔ فاؤنڈیشن کے صدر پروفیسر عابد حسین حیدری نے اپنے خطاب میں فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ فاؤنڈیشن برسوں سے یوم اردو اور یوم تعلیم کی مناسبت سے سات روزہ پروگرام منعقد کرتی چلی آ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے کے تحت اردو زبان و ادب کے حوالے سے لوگوں میں دلچسپی مسلسل بڑھ رہی ہے اور یہ ہفتہ روزہ پروگرام نہ صرف سنبھل بلکہ پورے ہندوستان میں اپنی منفرد نوعیت کا حامل ہے۔ تقریب کی صدارت سلطان محمد خاں کلیم نے کی جبکہ سابق ممبر پارلیمنٹ راشد علوی مہمانِ خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ راشد علوی نے مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت اور قوم وملت کے لیے ان کی بے بہا خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کے ویژن کے مطابق حصولِ علم اور عمل کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ اس عظیم وراثت کی حفاظت کی ذمہ داری اردو اور اردو سے محبت رکھنے والوں پر عائد ہوتی ہے۔ مہمانانِ خصوصی و اعزازی کے طور پر سنبھل اور بیرونِ سنبھل کی مختلف علمی، ادبی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ ڈاکٹر طارق قمر نے فاؤنڈیشن کے اراکین کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں کلام پیش کر کے سامعین کو مسحور کر دیا۔ کیرلہ سے تعلق رکھنے والے سماجی کارکن عبداللہ کونگل نے یوم تعلیم اور یوم اردو کے حوالے سے اس خوبصورت محفل میں شرکت پر خلوصِ دل سے خوشی کا اظہار کیا۔ ہندو کالج مراد آباد کے صدر شعبہ اردو ڈاکٹر اکرم پریز نے عالمی منظرنامے پر آج کے دن سے منسوب اہم واقعات کا ذکر کرتے ہوئے تعلیم کے تعمیری کردار پر زور دیا۔ مولانا محمد میاں قاسمی نے نئی نسل کو مخاطب کرتے ہوئے بدلتے وقت کے نئے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حصولِ علم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ساحل اسٹڈی پوائنٹ کے ڈائریکٹر بدر جمال ساحل نے بدلتی ہوئی زندگی کے لحاظ سے گزشتہ برسوں میں سنبھل کے طلبا کی قابل قدر کارکردگی کو سراہا اور آئندہ برسوں میں بھی فاؤنڈیشن کے بینر تلے اس مشن کو آگے بڑھانے کا عزم ظاہر کیا۔ دیگر مقررین میں طاہر سلامی، کشور جہاں زیدی اور سید حسین افسر نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ تقسیم انعامات کے سیشن کے دوران گزشتہ 4 نومبر سے شروع ہونے والی ہفت روزہ تقاریب کے تحت مختلف علمی، ادبی و تعلیمی پروگرام منعقد کرنے والے تعلیمی اداروں اور ان تقاریب میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو انعامات سے نوازا کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس موقع پر سنبھل ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے ڈاکٹر کشور جہاں زیدی کو ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں ندیم ترین ایجوکیشنل ایوارڈ سے نوازا۔ اسی طرح ڈاکٹر ریاض انور، ڈاکٹر نوید احمد خان، بدر جمال ساحل اور علامہ اقبال فاؤنڈیشن کے دیگر فعال اراکین کو ستارہ اردو ایوارڈ سے نواز کر ان کی عزت افزائی کی گئی۔

ترے در پہ رہ رہا ہوں تو یہ نعت کہہ رہا ہوں ☆ میرا مکۂ سخن ہے ترا گھر شہہِ مدینہ

فیضان شاہ ولایت کمیٹی کی جانب سے نعتیہ محفل منعقد



امروہہ (سید شیبان قادری) فیضانِ شاہ ولایت کمیٹی کے زیر اہتمام ایک نعتیہ محفل عالم وارثی کے مکان محلہ نوبت خانہ میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ماسٹر اسلم عثمانی نے فرمائی۔ مہمانِ خصوصی کے طور پر مفتی سید محمد عفان منصور پوری (صدر اتر پردیش جمعیت علماء ہند) رہے۔ نظامت نوجوان شاعر سید شیبان قادری نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے مکارم علی نے کیا۔ تمام شعراء حضرات کو فیضانِ شاہ ولایت کمیٹی کی جانب سے یادگاری نشان سے بھی نوازہ گیا۔ مفتی سید محمد عفان منصور پوری نے بصیرت افروز تقریر فرماتے ہوئے کہا کہ آج کی اس دوڑ دھوپ والی زندگی میں ہم سب اپنی ذات اور اپنے اہل خانہ تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہمارے اردگرد کتنے ہی ایسے رشتہ دار، دوست اور جاننے والے موجود ہیں جو معاشی تنگی، بیماری یا گھریلو پریشانیوں کی چکی میں پس رہے ہیں۔ مگر ہم اپنی مصروفیت کا رونا رو کر ان سے غافل ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھیے! اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ سب سے پہلے حق دار ہمارے وہ قریبی لوگ ہیں جو ہمارے دائرہ اثر میں آتے ہیں۔ محفل میں شعراء نے نعتیہ کلام پیش کرتے ہوئے خوب داد و تحسین حاصل کی۔ شعراء کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

نبی ؐ کے شہر سے دوری بہت ستاتی ہے
ہمیں مدینے کی رہ رہ کے یاد آتی ہے
(سعد امروہوی)

ترے در پہ رہ رہا ہوں تو یہ نعت کہہ رہا ہوں
میرا مکۂ سخن ہے ترا گھر شہہِ مدینہ
(ناصر عزیز ایڈوکیٹ)

بیمارِ عشق فخرِ دو عالم بھی خوب ہے
آنکھوں کو کھول دیتا ہے طیبہ کے نام سے
(سید شیبان قادری)

ہم نے ایسا رسول پایا ہے
جس کا ثانی نہ اور سایہ ہے
(کامل وارثی)

دل میں ایمان کی تم شمع جلائے رکھنا
رشتہ ہر حال میں آقا سے نبھائے رکھنا
(انتخاب سنبھلی)

خدا کا لطف و کرم اُس پہ عام ہو جائے
رسولِ پاک کا جو بھی غلام ہو جائے
(مہربان امروہوی)

ان کے علاوہ مکارم علی، فہیم سلمانی، اسعد اشرف، نے بھی کلام پیش کیا۔ محفل میں حاجی خورشید انور، منصور احمد ایڈوکیٹ عالم وارثی، محمد احمد زیدی، عدنان مسرور، مرغوب صدیقی، قمر نقوی، رینو منصوری، فیض الدین فیضی خان، اویس خان، اشرف علی، ڈاکٹر راشد، محمد یاسر، ریحان منصوری، محمد سلمان، امداد خاں لودی وغیرہ کے علاوہ بڑی تعداد میں لوگ موجود رہے۔

یومِ اردو اور جون ایلیاء کی یومِ وفات

امروہہ میں ادبی محافل کا انعقاد، ثقافتی تنظیموں کی جانب سے خراجِ عقیدت



امروہہ (اسٹاف رپورٹر) اردو ڈے اور 8 نومبر کو نامور شاعر جون ایلیا کی برسی کے موقع پر شہر علم و ادب کی معروف مقامی ثقافتی تنظیموں کی جانب سے باوقار تقریبات کا انعقاد کیا گیا، جن میں اہل ذوق اور دانشوروں نے جون ایلیا کو شاندار خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اسی سلسلے میں ثقافتی تنظیم بزم صادقین کے محلہ بنگلہ واقع دفتر میں ایک خصوصی مشاعرہ منعقد ہوا، جس کی صدارت ڈاکٹر عاطف خاں نے کی اور نظامت کے فرائض ارمان حیدر ساحل نے انجام دیے۔ مشاعرے میں فراز عرشی، فروغ احسن خاں، اشرف فراز، ضیاء کاظمی، کوکب امروہوی، شاہنواز تقی، سیف عابدی اور سامی امروہوی نے اپنا بہترین کلام پیش کر کے محفل میں سماں باندھ دیا، جبکہ اختتام پر رامیش ولی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ دوسری جانب، ثقافتی تنظیم لاچی کلب کے زیرِ اہتمام منعقدہ یادگاری نشست میں جون ایلیا کے دیرینہ ساتھیوں انجینئر اعجاز حیدر، پروفیسر ناشر نقوی اور اسلام عالمی نے ان کے ساتھ گزرے ہوئے لمحوں کو یاد کیا۔ اس کلب سے جون ایلیاء کی وابستگی اور شہر امروہہ سے انکی دیوانگی کی حد تک محبت کے اظہار پر مقررین نے تبادلہ خیال پیش کیا۔ عالمی پیمانہ پر جون کی مقبولیت پر سردار پرہلاد سنگھ نے اظہار خیال پیش کیا جبکہ دیگر افراد نے انکی شاندار غزلیں اور منتخب اشعار پیش کر کے جون کو خراج پیش کیا۔ اس موقع پر سابق چیئرمین حاجی اقرار احمد انصاری، ماہر قانون حبیب احمد صدیقی، نواب مراد علی خاں، رضا کمال نقوی، ماسٹر مہتاب حسین، گلزار امروہوی اور محبوب زیدی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جون ایلیا کے ادبی تعاون اور ان کی منفرد شخصیت کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

مولانا سید منور رضا نقوی کی یاد میں مجلسِ ترحیم: ایک تعزیت نامہ



سنبھل: علم و معرفت، مذہبی خدمات اور سماجی و تعلیمی میدان میں نمایاں مقام رکھنے والے مرحوم مولانا سید منور رضا نقوی کی یاد میں ایک پروقار مجلسِ ترحیم کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں علمائے دین، خطباء، شعراء اور عقیدت مندوں کی بڑی تعداد نے شرکت کر کے مرحوم کو شاندار خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جلسے کے دوران حوزہ علمیہ قم (ایران) کے استاد، آیت اللہ العظمیٰ سید منتظر مہدی رضوی صاحب قبلہ نے خصوصی خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے بیان میں محمد و آلِ محمد کے ذکر کی فضیلت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ منبر سے اہل بیت کا ذکر کرنا شفاعت اور قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ جو مجالس مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے کی جاتی ہیں، ان کا اجر ان کی روح تک پہنچتا ہے۔ انہوں نے رسولِ اکرم کا یہ فرمان بھی نقل کیا کہ جو شخص حضرت علی علیہ السلام کی کوئی فضیلت بیان کرے، لکھے یا پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ آیت اللہ سید منتظر مہدی رضوی نے مولانا منور رضا نقوی کی دینی، علمی اور سماجی خدمات کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم نے اپنی پوری زندگی تعلیم، تربیت، تبلیغِ دین اور مکتبِ اہل بیت علیہم السلام کی خدمت میں وقف کر دی تھی۔ وہ ایک بلند پایہ عالم، محقق، معلم اور سماجی رہنما ہونے کے ساتھ ساتھ علم و عمل کا بہترین نمونہ تھے۔ ان کی گراں قدر خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اس مجلس کے توسط سے مرحوم کے علمی و دینی ورثے کو زندہ رکھنے، ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے اور معاشرے میں تعلیم، اخلاق اور اتحاد کو فروغ دینے کا عزم ظاہر کیا گیا۔

سرسی کی ادبی محفل: بزم شعرائے سادات سرسی قدیمی کی ماہانہ نشست کا انعقاد



سنبھل: سرسی کے محلہ شرقی میں ریلوے اسٹیشن روڈ پر واقع ابن محمد مرحوم کے مکان پر "بزم شعرائے سادات سرسی قدیمی (رجسٹرڈ)" کے زیر اہتمام ایک پروقار ماہانہ شعری نشست کا انعقاد کیا گیا۔ محفل کا آغاز مولانا سید جاوید عباس کی تلاوتِ حدیثِ کسا سے ہوا، جبکہ شاعرِ اہلِ بیتؑ نعیم ضیاء سرسوی نے بہترین انداز میں نظامت کے فرائض انجام دیے۔

اس ماہانہ نشست کا بنیادی موضوع اور طے شدہ مصرعہ "موت کی دیوار میں بھی در بنایا جائے گا" تھا۔ اس خوبصورت زمین پر سرسی کے نامور اور جدید شعراء نے اپنے دلنشین، عقیدت سے بھرپور اور مدحِ اہلِ بیتؑ پر مشتمل اشعار پیش کر کے سامعین سے خوب داد اور واہ واہی حاصل کی۔ محفل میں صبا سرسوی، رضی سرسوی، نشتر سرسوی، نعیم ضیاء سرسوی، مولانا عابس مہدی، مولانا جاوید عباس، دانش غدیری سرسوی، مولانا غفران رضا، ماسٹر چاند خاں سرسوی، مہدی سرسوی، مولانا نجف سرسوی، شمیم سرسوی، تمثیل سرسوی، رانا سرسوی، ڈاکٹر مستقیم سرسوی، علی کاظم سرسوی، شوقی سرسوی، نور سرسوی، گلشن سرسوی، رضا وارثی، مہدی عباس، سمیر سرسوی، شعبان سرسوی، صادق سرسوی، گلاب سرسوی، منتقم سرسوی، ذیغم سرسوی ایڈووکیٹ، فیض سرسوی، ایان سرسوی، کاظم سرسوی اور کلیم سرسوی جیسے مایہ ناز شعراء نے اپنا کلام نذرِ سامعین کیا۔ نشست کے اختتام پر بزم کے کنوینر مہدی سرسوی اور دیگر اراکین نے تمام شرکا و مہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ دیر رات تک جاری رہنے والی یہ یادگار محفل حبِ اہلِ بیتؑ اور ادبی ذوق کا ایک حسین امتزاج تھی، جس کا اختتام ملک وملت میں امن، سکون اور ترقی کی دعاؤں کے ساتھ ہوا۔

'ایودھیا کے وقار کی بحالی کے لیے ہم پابندِ عہد ہیں'

اسے عالمی سناتن تیرتھ یاترا کا مرکز بنائیں گے، بی جے پی حکومت میں ایک بھی بچہ تعلیم سے محروم ہوا تو ایک ٹریلین یا پانچ ٹریلین ڈالر کی معیشت کا حصول صفر ہوگا، دہلی کی بی جے پی حکومت جھوٹے اعداد و شمار سے آلودگی کی حقیقت چھپانا چاہتی ہے: اکھلیش یادو



لکھنؤ۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ ہم ایودھیا شہر کے عزت و وقار کی بحالی کے لیے پابندِ عہد ہیں۔ رام مندر میں چوری سے دلبرداشتہ ہوکر ایودھیا آنے والے عقیدت مندوں اور زائرین کی تعداد جس طرح روز بہ روز کم ہوتی جا رہی ہے، اس کا براہِ راست اثر یہاں کی مقامی معیشت پر پڑا ہے۔ ہم اس صورت حال کو بہتر بھی بنائیں گے اور سنواریں گے بھی۔ ایودھیا کے مندر میں شفاف نظام قائم کرکے اعتماد بھی بحال کریں گے۔ عالمی معیار کا بنیادی ڈھانچہ فراہم کرکے ہم ایودھیا کو 'سناتن تیرتھ یاترا کا عالمی دارالحکومت' بنائیں گے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ ہم ایسی ایودھیا بنائیں گے جہاں کوئی متکبر شخص تیل جمع کرنے والی کسی غریب عورت یا بچے کو چھڑی مار کر بے عزت اور پریشان نہ کر سکے۔ ہم حکومت میں آکر راشن میں 'تیل اور گھی' بھی فراہم کریں گے، تاکہ جسم کی غذائی ضروریات پوری ہوسکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایودھیا میں روایتی کشتی رانی کو فروغ دیں گے، جس سے روایتی ملاحوں کو فائدہ پہنچے اور بھگوان رام اور نشادراج کا گہرا رشتہ پھر سے قائم ہو سکے۔ بی جے پی اس رشتے کو توڑنا چاہتی ہے، کیونکہ بی جے پی کی بالادستی پسند سیاست کبھی نہیں چاہتی کہ بھگوان رام اور پی ڈی اے سماج کے لوگوں کے گلے ملنے کا کوئی منظر کسی کو یاد رہے۔ ہم ایودھیا کو بیرونی ٹھیکیداروں سے آزاد کرائیں گے اور زمین کے معاملات کی جانچ کرائیں گے۔ بیرونی لوگوں نے ہی ایودھیا کو لوٹا ہے۔ سرکل ریٹ کے بڑے گھپلے سے وابستہ بی جے پی کے رہنما اور بدعنوان افسران میں سے کوئی بھی بچ نہیں پائے گا۔ ایودھیا کی لوٹ سے بھرے ان کے خزانوں کی چھان بین کی جائے گی۔ ہم ایسا نظام بھی بنائیں گے کہ کوئی بھی بدزبان شخص نہ صرف بھگوان رام یا بھگوان کرشن بلکہ کسی بھی مذہب کے معبودوں اور عظیم شخصیات کی توہین نہ کر سکے اور نہ ہی توہین کرکے آزاد گھوم سکے۔ ایسے مذہب مخالف لوگوں کو قانونی طور پر حراست میں لیا جائے گا۔ نازیبا باتیں کہنے والے ایسے بے دین لوگوں کو پناہ دینے والے بھی گناہ میں شریک ہوتے ہیں۔ انہیں بھی سماجی ہم آہنگی بگاڑنے کی سازش میں ملوث ہونے کے سبب مناسب سزا دی جائے گی۔

☆ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا کہ اسکول بند کرنے والی بی جے پی حکومت کے دور میں اگر ایک بھی بچہ پڑھنے سے محروم رہ گیا تو ایک ٹریلین ہو یا پانچ ٹریلین ڈالر کی معیشت، اس کا حاصل صفر ہی سمجھا جائے گا۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی تعلیم، اساتذہ اور طلبہ کی مخالف ہے۔ گاؤں میں پبلک ٹرانسپورٹ نہ ہونے اور عدم تحفظ کی وجہ سے اسکولوں کے انضمام کے بعد بچیوں کو دور دراز کے اسکولوں میں نہیں بھیجا جائے گا، جس سے خواتین کی تعلیم میں کمی آئے گی۔ لوگ اپنے بچوں کو اسکولوں سے نکال رہے ہیں، لیکن ان باتوں کو صرف خاندان والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی قدامت پسند ہے اور جانتی ہے کہ پڑھا لکھا شخص سوال اٹھاتا ہے اور تقسیم کرنے والی سیاست کی مخالفت کرتا ہے۔ اسی لیے جتنے کم اسکول ہوں گے، بی جے پی کی مخالفت بھی اتنی ہی کم ہوگی۔ تعلیم یافتہ شخص ملازمت مانگے گا۔ سرکاری ملازمت ہوگی تو ریزرویشن بھی دینا پڑے گا۔ اسی لیے ریزرویشن مخالف بی جے پی کے ایجنڈے میں ملازمت ہے ہی نہیں۔ بچوں کے والدین اور اساتذہ کو جتنی جلدی یہ بات سمجھ آجائے گی کہ بی جے پی حکومت تعلیم، طلبہ اور اساتذہ کے خلاف ہے اور بی جے پی کی وجہ سے ان کے بچوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے، اتنی ہی جلدی تبدیلی کے لیے ماحول تیار ہونا شروع ہو جائے گا۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی طلبہ اور اساتذہ کو احتجاج کی ایسی تحریک شروع کرنے پر مجبور نہ کرے، جس سے ہر شعبے میں جمود پیدا ہو جائے۔ بی جے پی ہمیشہ طلبہ اور اساتذہ کے مسائل کے تئیں بے رخی کا رویہ اختیار کرتی ہے۔ بی جے پی کی حکومت بے حس حکومت ہے۔ جس حکومت میں احساس نہ ہو، ایسی حکومت نہیں چاہیے۔ سب کو یاد ہے کہ ہم نے 'آن لائن حاضری' کی تحریک کے دوران کہا تھا کہ اساتذہ کا احترام کرنے اور ان پر اعتماد کرنے سے ہی اچھی نسل پروان چڑھتی ہے۔ جو لوگ اساتذہ کے ساتھ ناشائستہ زبان استعمال کرتے ہیں اور ان کی توہین کرتے ہیں، وہ ناخواندہ کے برابر ہیں۔ 'تکبر' لوگوں کو اَن پڑھ بنا دیتا ہے، کیونکہ متکبر شخص نہ کسی کی تکلیف اور دکھ کو سمجھتا ہے اور نہ ہی اسے سنتا ہے۔ اساتذہ پر عدم اعتماد ظاہر کرکے اور ان کی بے عزتی کرکے بی جے پی حکومت نے ثابت کردیا ہے کہ وہ نہ تعلیم کا احترام کرتی ہے، نہ اساتذہ کا اور نہ ہی طلبہ کا۔ بی جے پی نے طلبہ اور اساتذہ کا اعتماد کھو دیا ہے۔ اب تعلیم مخالف بی جے پی جائے گی، پھر کبھی واپس نہیں آئے گی۔

☆ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ دہلی میں بیٹھی بدعنوان بی جے پی حکومت جھوٹے اعداد و شمار کی چادر سے آلودگی کی ناقابل برداشت تکلیف کو چھپانا چاہتی ہے۔ آلودگی کی سطح کی حقیقت کیا ہے، یہ ان معصوم بچوں، بیماروں اور بزرگوں سے پوچھیے جو ایک ایک سانس لینے کے لیے زندگی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ بی جے پی جھوٹی تھی، جھوٹی ہے اور جھوٹی ہی رہے گی۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت ہر محاذ پر ناکام ہے۔ بی جے پی حکومت کے تمام دعوے جھوٹے ہیں۔ عام عوام ماحولیات سے لے کر مہنگائی، بدعنوانی اور بے روزگاری تک ہر طرح کے مسائل سے دوچار ہیں۔ بی جے پی حکومت جھوٹے اعداد و شمار کے ذریعے اپنی پیٹھ تھپتھپاتی رہتی ہے۔ بی جے پی کی ڈبل انجن حکومت نے عام عوام کے سامنے صرف مسائل اور پریشانیاں ہی پیدا کی ہیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت عوام کے لیے کوئی کام نہیں کر رہی ہے۔ وہ سرکاری بجٹ میں لوٹ مچا کر اپنی تجوریاں بھر رہی ہے۔ اتر پردیش میں بجٹ کی بڑے پیمانے پر لوٹ جاری ہے۔ یوپیڈا کے لنک ایکسپریس وے کے ٹینڈروں میں چند منتخب کمپنیوں اور کمیشن خور، انتہائی بدعنوان بی جے پی حکومت کی ملی بھگت سے ٹینڈر آپس میں بانٹے جا رہے ہیں۔ یہ دنیا کو دکھانے کے لیے محض 'ٹینڈر' ہے، درحقیقت سارا کھیل میز کے 'نیچے' ہو رہا ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ یہ آپس میں مل بانٹ کر کھانے کی نورا کشتی ہے، جس میں بی جے پی حکومت پیسے کھا کر خاموش بیٹھے امپائر کی طرح آنکھ اور منہ پر تالا لگائے بیٹھی ہے۔ آپس میں ٹینڈر بانٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ کہیں تم کم، تو کہیں ہم، ہر بار اپنا ٹینڈر نکالیں۔ مطلب یہ کہ اوپر سے دکھاوے کی لڑائی ہے۔

معاشی کمزوری اب نوجوانوں کے خوابوں میں رکاوٹ نہیں: اسیم ارون

ابھیودے اسکیم کے تحت 157 مراکز پر مفت کوچنگ جاری



لکھنؤ: 10 نومبر۔ معاشی حالات اب باصلاحیت نوجوانوں کے خوابوں کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔ مسابقتی امتحانات کی مہنگی کوچنگ کا خرچ برداشت نہ کرپانے والے کم آمدنی والے طبقے کے طلبہ و طالبات کے لیے وزیر اعلیٰ ابھیودے اسکیم امید کی نئی کرن بن رہی ہے۔ محکمۂ سماجی بہبود کی اس پہل کے تحت ریاست بھر میں قائم 157 مراکز پر فی الحال 856,19 امیدوار مسابقتی امتحانات کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہاں انہیں ماہرین کی رہنمائی اور امتحانات کے مطابق تیاری کا موقع فراہم کیا جا رہا ہے۔ اسکیم کے ذریعے امیدواروں کو یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی)، اتر پردیش پبلک سروس کمیشن (یو پی پی ایس سی)، نیٹ، جے ای ای اور ایس ایس سی سمیت مختلف مسابقتی امتحانات کی تیاری کرائی جا رہی ہے۔ اس سے ان نوجوانوں کو خاص فائدہ پہنچ رہا ہے، جن کے لیے معاشی تنگی کے باعث نجی کوچنگ اداروں کا رخ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ تجربہ کار اساتذہ کی رہنمائی، مضمون وار مطالعہ اور مسابقتی امتحانات کے مطابق تیاری کے ذریعے نوجوانوں کو اپنے مقصد کی جانب آگے بڑھنے کا موقع مل رہا ہے۔ اسکیم کے نتائج اب کامیابی کی صورت میں بھی سامنے آنے لگے ہیں۔ کانپور میں قائم تین مراکز سے جے ای ای مینس، یو پی پی ایس سی لیکچرر اور جونیئر اسسٹنٹ سمیت اب تک 15 امیدواروں کا انتخاب ہوچکا ہے۔ سماجی بہبود کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) اسیم ارون نے کہا کہ وزیر اعلیٰ ابھیودے اسکیم کا مقصد معاشی طور پر کمزور لیکن باصلاحیت نوجوانوں کو معیاری رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ کوئی بھی نوجوان صرف معاشی وسائل کی کمی کے باعث اپنے خوابوں سے محروم نہ رہے۔

رائے بریلی: دیوالی پر پٹاخے کا دھماکہ مصیبت بن گیا

تین بچے جھلسے، دو کی حالت نازک، لکھنؤ ریفر



مہاراج گنج (رائے بریلی)۔ دیوالی پر پٹاخے جلانے کے دوران پیش آئے ایک حادثے میں تین بچے جھلس کر زخمی ہوگئے۔ حادثہ پیر کی شام تقریباً ساڑھے چار بجے جمراؤں گاؤں میں پیش آیا۔ بتایا جاتا ہے کہ بچے ایک ساتھ پٹاخے پھوڑ رہے تھے، اسی دوران اچانک ایک گولا زوردار دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔ اس کی زد میں آنے سے تینوں بچے زخمی ہوگئے۔ ان میں سے دو کی حالت نازک ہونے پر ڈاکٹروں نے بہتر علاج کے لیے انہیں لکھنؤ ریفر کردیا۔ حادثے میں سوستک (13)، آیوش سنگھ (12) اور نشچے ترپاٹھی (13) زخمی ہوئے ہیں۔ اطلاع کے مطابق، واقعے کے وقت نشچے کے ہاتھ میں گولا داغا جا رہا تھا۔ اسی دوران وہ اچانک پھٹ گیا۔ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ نشچے کا دایاں ہاتھ بری طرح زخمی ہوگیا۔ وہیں آیوش کے ہاتھ اور پیر میں چوٹیں آئیں، جبکہ سوستک کے کان میں شدید چوٹ پہنچی۔ سی ایچ سی میں ابتدائی علاج کیا گیا دھماکے کے بعد موقع پر افراتفری مچ گئی۔ اہل خانہ جلدی جلدی تینوں بچوں کو کمیونٹی ہیلتھ سینٹر لے گئے۔ وہاں ڈاکٹر گن نایک پانڈے نے بچوں کا ابتدائی علاج کیا۔ ڈاکٹر کے مطابق، نشچے ترپاٹھی اور آیوش سنگھ کی حالت نازک ہونے کے باعث انہیں بہتر علاج کے لیے لکھنؤ ریفر کیا گیا ہے۔ وہیں تیسرے بچے سوستک کا بھی علاج کیا گیا۔

مولانا خالد رشید کی اردو کے فروغ پُرزور اپیل

یومِ اردو پر عبدالنصیر ناصر کی کوششوں کو معززین کی سراہنا



لکھنؤ۔ لکھنؤ میں یومِ اردو کے موقع پر ایک اہم پروگرام منعقد کیا گیا۔ یہ پروگرام معروف اردو مفکر جناب عبدالنصیر ناصر کی قیادت میں منعقد ہوا، جس میں کئی ممتاز مہمانوں نے شرکت کی۔ معروف اسلامی عالم دین مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے کلیدی خطاب کیا اور تمام ہندوستانیوں سے اردو زبان کو فروغ دینے کی اپیل کی۔ کانگریس کے سینئر رہنما طارق صدیقی نے ہماری تہذیب اور روایت میں اردو زبان کے عظیم تاریخی ورثے پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے نئی نسل کو اردو بولنے اور لکھنے کے قابل بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ جناب اورنگزیب اور ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی نے بھی ہندوستانیوں کی مجموعی فلاح و بہبود کے لیے اردو زبان کے تنوع کو محفوظ رکھنے کی ضرورت پر مؤثر انداز میں اپنی بات رکھی۔ سینئر مینجمنٹ استاد اور مصنف پروفیسر محمد اسامہ نے کہا کہ ہمیں اردو زبان میں بزنس لیڈرشپ اور مینجمنٹ سائنس کی تعلیم دینی چاہیے اور اسے فروغ دینا چاہیے، تاکہ بڑے پیمانے پر کاروباری صلاحیتوں کی ترقی، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور لوگوں کو بااختیار بنانے میں مدد مل سکے۔ مولانا خالد رشید فرنگی محلی سمیت تمام معزز مہمانوں نے ہندوستان میں اردو زبان کے تحفظ اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے اس کے فروغ کی خاطر جناب عبدالنصیر ناصر کی مسلسل کوششوں کو سراہا۔ شرکائے پروگرام نے اس شاندار شام سے لطف اٹھایا اور اردو کو محبت، مساوات، بھائی چارے اور قومی ترقی کی زبان قرار دیتے ہوئے اس کی ستائش کی۔

نصف سالانہ امتحان سے قبل طلبہ کی تعلیمی استعداد بہتر بنائے گی یوگی حکومت

16 نومبر کو ریاست بھر میں اساتذہ سنکُل کی میٹنگیں ہوں گی

لکھنؤ: 10 نومبر۔ یوگی حکومت کونسل اسکولوں میں تدریس کے معیار اور طلبہ کی تعلیمی استعداد کو بہتر بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ بنیادی تعلیم کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) سندیپ سنگھ کی رہنمائی میں بچوں کی تعلیمی بنیاد مضبوط کرنے، جماعت میں سیکھی گئی ہر بات کو ان کی حقیقی تعلیمی استعداد میں تبدیل کرنے اور نصف سالانہ امتحان میں ان کی بہتر تیاری کے نتائج سامنے لانے کے مقصد سے 16 نومبر کو ریاست بھر میں اساتذہ سنکُل کی میٹنگوں کا انعقاد کیا جائے گا۔ ڈائریکٹر جنرل، اسکول ایجوکیشن مونیکا رانی کی ہدایت کے مطابق ان میٹنگوں کے ذریعے اساتذہ کے تجربات، اختراعات اور مؤثر تدریسی طریقوں کو ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کرتے ہوئے طلبہ کی تعلیمی سطح بہتر بنانے پر خصوصی زور دیا جائے گا۔ تعلیمی سیشن 2026-27 کے نصف سالانہ امتحانات کے پیش نظر 16 نومبر کو دوپہر ایک بجے سے تین بجے تک اسکول کے اوقات میں اساتذہ سنکُل کی میٹنگیں منعقد ہوں گی۔ پرائمری اور اعلیٰ پرائمری سطح کے اساتذہ کے لیے الگ الگ ایجنڈا مقرر کیا گیا ہے، تاکہ دونوں سطحوں کی تعلیمی ضروریات کے مطابق موضوعات پر تبادلۂ خیال ہو سکے۔ میٹنگوں میں اساتذہ کی جانب سے اسکولوں میں تدریس کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے کی جانے والی کوششوں، اختراعات اور طلبہ کی ہمہ جہت ترقی سے متعلق تجربات شیئر کیے جائیں گے۔ فعال بال واٹیکا کے لیے اختراعی کوششوں، طلبہ میں اعلیٰ سطح کی غور و فکر کی صلاحیت (HOTS)، مسئلے حل کرنے اور تنقیدی سوچ پیدا کرنے پر خصوصی تبادلۂ خیال ہوگا۔ پروجیکٹ بیسڈ لرننگ (PBL)، پیر لرننگ اور گروپ پر مبنی سرگرمیوں کے ذریعے بچوں میں سیکھنے کی دلچسپی اور شرکت بڑھانے کے طریقوں پر بھی غور کیا جائے گا۔ ڈیجیٹل وسائل کے ذریعے تدریس کو مزید مؤثر بنانے کی کوششیں بھی شیئر کی جائیں گی۔ 17 سے 21 نومبر تک مجوزہ نصف سالانہ امتحانات کی تیاری کے سلسلے میں اساتذہ کے ساتھ نصاب کی پیش رفت اور تکمیل کا جائزہ لیا جائے گا۔ امتحان سے قبل اہم نکات کی نشاندہی، طلبہ کی تیاری، سوالات کی مشق اور نصاب کی دہرائی پر تبادلۂ خیال ہوگا۔ مقررہ نصاب کو وقت پر مکمل کرنے کے لیے مؤثر حکمت عملی، لائحۂ عمل اور تدریسی طریقوں پر بھی غور کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی پہلے یونٹ ٹیسٹ کے بعد ہر طالب علم کا ہولیسٹک پروگریس کارڈ (HPC) پُر کرنے اور نصف سالانہ امتحان کے بعد اس میں مقررہ اندراجات کو اپ ڈیٹ کرنے پر زور دیا جائے گا۔ میٹنگوں میں نِپُن لکشیا ایپ اور نِپُن ٹیبل کے مؤثر استعمال پر تبادلۂ خیال ہوگا۔ طلبہ کی تعلیمی سطح کے مطابق تدریسی حکمت عملی اختیار کرنے اور اس پر مؤثر عمل درآمد یقینی بنانے پر زور دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ یوڈائس پلس پورٹل پر اسکول، طلبہ اور اساتذہ کے پروفائل سے متعلق اعداد و شمار کو اپ ڈیٹ کرنے اور اس دوران پیش آنے والی دشواریوں کے حل پر بھی گفتگو ہوگی۔ پریرنا پورٹل پر اسکولوں میں منعقد ہونے والی کھیل کود کی سرگرمیوں سے متعلق ضروری معلومات اور تفصیلات بروقت اور درست طور پر درج کرنے کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔ میٹنگوں کے ایجنڈے میں اسکولوں کی دعائیہ اسمبلی کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ پہلے شیئر کی گئی 13 دعاؤں اور ترانہ ترغیب کے باقاعدہ اور ترتیب وار انعقاد کے انتظام پر تبادلۂ خیال ہوگا۔ تمام 13 دعاؤں اور ترانہ ترغیب کی گروپ وار باری مقرر کرنے اور طلبہ کی فعال شرکت بڑھانے پر زور دیا جائے گا۔ میٹنگ کے آخری مرحلے میں اساتذہ کے سوالات اور اشکالات کا ازالہ، آئندہ ماہ کی تعلیمی ترجیحات اور لائحۂ عمل کا تعین اور 'آج کیا نیا سیکھا؟' سرگرمی کے ذریعے تجربات شیئر کیے جائیں گے۔ ساتھ ہی ہر اسکول کو نِپُن اسکول یا گریڈ کمپوزٹ اسکول بنانے کے عزم کے ساتھ میٹنگ کا اختتام ہوگا۔

نگرام میں کنویں سے 55 سالہ کسان کی لاش برآمد، قتل کا شبہ

لکھنؤ: 9 نومبر (پی این ایس) لکھنؤ کے نگرام علاقے کے سمیسی گاؤں میں اس وقت خوف و ہراس پھیل گیا جب ایک 55 سالہ کسان کی لاش گاؤں کے باہر ایک ویران علاقے میں واقع ایک پرانے کنویں سے ملی۔ متوفی کی شناخت جیالل ولد شیودیال کے طور پر ہوئی ہے جو گاؤں کے رہنے والے تھے۔ جسم پر خون کے دھبوں کی موجودگی اور جائے وقوعہ کے آس پاس ہونے کی وجہ سے گاؤں والوں کو قتل کا شبہ ہے۔ متوفی کی شناخت جیالل ولد شیودیال کے طور پر ہوئی ہے جو گاؤں کے رہنے والے تھے۔ لاش ملنے کی خبر پھیلتے ہی گاؤں والوں کی بھیڑ جائے وقوعہ پر جمع ہوگئی۔ اطلاع پر پہنچی نگرام پولیس نے گاؤں والوں کی مدد سے کافی کوشش کے بعد لاش کو کنویں سے نکالنے میں کامیابی حاصل کی۔ جس کے بعد پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ اسٹیشن ہیڈ ناگارم انجنی کمار سنگھ نے بتایا کہ کسان کی موت کی وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی واضح ہو سکے گی۔ رپورٹ کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔ پولیس معاملے کی تمام پہلوؤں سے تفتیش کر رہی ہے۔ اسی دوران کنویں میں کسان کی لاش ملنے اور قریب ہی خون کے دھبوں کی موجودگی سے گاؤں میں مختلف چرچے ہوگئے ہیں۔ فی الحال قتل کا شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے تاہم موت کی اصل وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی واضح ہو سکے گی۔

خواتین کی قرآنی تعلیم و تربیت دراصل ایک پوری نسل کی دینی تربیت ہے: نجیب الحسن ندوی

جامعۃ المومنات الاسلامیہ میں دسواں انعامی مسابقۂ حفظ قرآن کریم منعقد



لکھنؤ، 10 نومبر (پریس ریلیز): جامعۃ المومنات الاسلامیہ دوبگّا لکھنؤ میں جناب حافظ تجمیل احمد صاحب کی یاد میں دسویں انعامی مسابقۂ حفظ قرآن کریم مع التجوید برائے طالبات مدارس نسواں کا انعقاد عمل میں آیا۔ مسابقہ دو زمروں، زمرۂ علیا (سات پارے) اور زمرۂ سفلیٰ (پانچ پارے) پر مشتمل تھا، جس میں طالبات نے اپنی قرآنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ مسابقے کے نتائج کے مطابق زمرۂ علیا میں اول اُمامہ فیصل بنت فیصل احمد، دوم فائزہ بانو بنت جنید احمد، سوم فاطمہ پروین بنت عبدالرحمٰن اور عالیہ ناز بنت محمد سلیم رہیں۔ زمرۂ سفلیٰ میں اول ثنا پروین بنت محمد اسلم، دوم ام حبیبہ بنت تمہید اور سوم عاتقہ خاتون بنت محمد فاروق نے کامیابی حاصل کی، جبکہ ثمرہ بنت سلیم احمد کو خصوصی انعام سے نوازا گیا۔ انعامی تقریب مولانا نجیب الحسن ندوی ناظم مدرسۃ الحرم، رحمٰن کھیڑا کی صدارت اور مولانا نوشاد کی نظامت میں منعقد ہوئی۔ قاری حافظ خورشید عالم نے خطبۂ استقبالیہ اور افتتاحی کلمات پیش کیے۔ حکم کی ذمہ داری قاری اسماعیل، قاری عطاء الرحمٰن ندوی اور قاری تقی احمد ندوی نیادا کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں مولانا نجیب الحسن ندوی نے کہا کہ قرآن کریم کا حفظ اور اس کی درست قراءت و تجوید امت کی اہم دینی ذمہ داری ہے۔ طالبات کو قرآن سے مضبوط تعلق کے ساتھ اس کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے اور آئندہ نسلوں تک پہنچانے کیلئے تیار کرنا ضروری ہے۔ قاری خورشید عالم نے کہا کہ اس طرح کے مسابقات طالبات میں قرآن کریم سے شغف، تجوید کی پابندی اور حفظ کے ذوق کو پروان چڑھاتے ہیں۔ پروگرام آرگنائزر عزیر عالم ندوی نے اپنے تاثرات میں کہا کہ ایک مرد اگر ایک فرد کی تربیت کرتا ہے تو عورت پوری نسل کی تربیت کا ذریعہ بنتی ہے۔

زمین دلانے کے نام پر تاجر سے 50 لاکھ روپے ہتھیائے

عدالتی حکم پر پانچ افراد کے خلاف دھوکہ دہی کا مقدمہ درج

لکھنؤ: 9 نومبر (پی این ایس) امین آباد کے علاقے باط فقیر محمد کچہ کے تاجر محمد عابد نے پانچ افراد پر زمین دلانے کا جھانسہ دے کر 50 لاکھ روپے ہتھیانے کا الزام لگایا ہے۔ 7 نومبر کو عدالتی حکم کے بعد، انہوں نے چھبٹ پولیس اسٹیشن میں دھوکہ دہی اور دھمکی کے لیے ایف آئی آر درج کرائی۔ محمد عابد، اصل میں بسکھاری، امبیڈکر نگر کے رسول پور کا رہنے والا ہے، زمین کا سودا کرتا ہے۔ ان کے مطابق جون 2024 میں انہوں نے عمران خان، ان کے بھائیوں فیضان خان، ذیشان خان، سلمان خان اور ان کی والدہ جنت بیگم سے ملاقات کی جو کہ بھانومنڈی، نظام ڈانڈی، پیلی بھیت کے رہائشی ہیں۔ انہوں نے مبینہ طور پر اسے بی ڈی علاقے میں چھ بیگھہ زمین فروخت کرنے کی پیشکش کی۔ زمین کی قیمت تقریباً 75 لاکھ روپے بتائی گئی۔ اس کے بعد ملزم نے اس سے تقریباً 50 لاکھ روپے مختلف قسطوں میں لیے۔ الزام ہے کہ رقم وصول کرنے کے باوجود ملزمان نے نہ تو پلاٹ کی رجسٹریشن کروائی اور نہ ہی رقم واپس کی۔ عابد نے رقم واپس مانگی تو ملزم ٹال مٹول کرنے لگا۔ بعد ازاں وہ اسے گالی گلوچ اور دھمکیاں دینے لگے۔

آگرہ: ہائی اسکول کے طالب علم نے پھانسی لگا کر خودکشی کی

آگرہ: 10 نومبر (پی این ایس) ہائی اسکول کے ایک طالب علم نے ستیانارائن دھام میں پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ سی آئی ایس ایف میں تعینات اس کے شوہر کی بے وقت موت کے بعد اس کے اکلوتے بیٹے کی موت نے ماں کو تباہ کردیا۔ دیوالی پر امید کی شمع بجھ گئی۔ ماں کی چیخوں نے پڑوسیوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس نے بار بار کہا، میرے شوہر کی موت کے بعد، وہ میرا واحد سہارا تھا، اور پھر بے ہوش ہو کر گر گئی۔ پڑوسی اسے تسلی دینے کی کوشش کر رہے تھے۔ تورا میں ستیہ نارائن دھام کی رہنے والی بھاونا دشواس اپنے شوہر مکل کمار کے بعد سی آئی ایس ایف میں تعینات تھیں۔ اپنے شوہر کی موت کے بعد، بھاونا نے اپنے بیٹے، کرشنا کمار (16) اور بیٹی خوشی (20) کی کفالت کے لیے ڈیپنڈنٹ آف ڈیسیزڈ کوٹہ (DEP) کے تحت کام کیا۔ پولیس کے مطابق دیوالی کی رات کرشنا کمار نے اپنے کمرے میں چھت کے پنکھے سے لٹک کر خودکشی کر لی۔ صبح جب ماں اپنے بیٹے کو جگانے گئی تو اسے لٹکا ہوا پایا۔ بیٹی کے رونے پر پڑوسیوں نے اسے ہسپتال پہنچایا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے پہنچ کر پوسٹ مارٹم کرایا۔ خوشی نے بتایا کہ اس کا بھائی معمول کے مطابق اپنے کمرے میں سونے چلا گیا۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ دوسرے کمرے میں سوتی تھی۔ کرشنا نے یہ قدم رات کے وقت اٹھایا۔ وہ ہائی اسکول کا طالب علم تھا۔ ایکتا تھانہ انچارج نے بتایا کہ خودکشی کی وجہ واضح نہیں ہے اور تحقیقات جاری ہے۔



